رسالہ سدس البحث

یہ ایک نادر مجموعہ انتخاب مفید طلاب

جو چھ بحثون پر منقسم ہے

۱۔ بحث اول مین علم ریاضی و علم ہیئت کے عمدہ عمدہ سوالات ہین۔

۲۔ بحث دوم مین جغرافیہ کتب شہرون کا اور اونکے نام و نشان۔

۳۔ بحث سوم مین سوالات ریاضت ذہنی کا بیان ہے۔

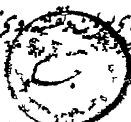
۴۔ بحث چہارم مین بیان ماہیت اشیاء فوائد سیم و زر و جواہرات و تاثیر غلہ جات و تقولات

۵۔ بحث پنجم مین [illegible] صاحب [illegible]

۶۔ بحث ششم مین [illegible] امتحان اور سوالات مغالطہ [illegible] امتحان۔

معہ ہمہ فوائدات کثیرہ جدیدہ [illegible] بخشکرده و نقشہ مدرسے [illegible]

[illegible] ملک حکمای [illegible] کو زمین مرتبہ مندرسان بورپ



اقد ملوم و فنون [illegible] منشی پراد لال صاحب [illegible] قصبہ موہان متعلقہ لکھنو نے مرتب کیا

مرتبہ اول ماہ اپریل [illegible]ء

بمقام لکھنو

مطبع نامی منشی نول کشور مین چھپا

اطلاع

اس مطبع میں ہر قسم کی کتب موجود ہیں اسکی فہرست مطول علیحدہ موجود اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں ... [illegible] ہے ہم صرف کتب رمل و نجوم و مجموعات علم غیرہ کتب نایاب زمانہ کو درج ذیل کرتے ہیں

کتب رمل و نجوم و مجموعات علم و غیرہ کتب نایاب زمانہ

سراج الرمل — فن رمل میں یہ ایک کتاب نادر ہے —

مصداق الرمل — رمل میں از محمد عطا صاحب رمال لاہوری —

سراج العلم احکام نجوم — علم نجوم میں یادگار ... [illegible] علی صاحب —

محبوب الرمل علم رمل میں تصنیف محبوب علی شاہ صاحب رمال لاہوری —

خواص المخلوقات — تمام مخلوقات کی اشکال اور احوال اسمیں مندرج ہیں با تصویرات نایاب عمدہ چھپی ہے —

العقا — [illegible]

مطلع العلوم و مجمع الفنون فارسی — [illegible]

... [illegible] —

ترجمہ اردو مطلع العلوم مجمع الفنون — از منشی ... [illegible] رحیم —

[illegible]

[illegible] —

[illegible] —

رباعی ... [illegible] — مصنفہ مولوی محمد حسن ... صاحب — [illegible]

[illegible] عملیات ... [illegible]

[illegible] — تصنیف حضرت امیر خسرو ...

[illegible]

[illegible]

سیاح ممالک یورپ قابل دید ہے اندرجال اردو — اسمیں ہر قسم کے نقش و شعبدہ و منتر ہیں —

ناسر الاسرار — سید محمد تقی صاحب لکھنوی نے کتاب طلسم فرنگ سے منتخب کیا ہے

اعجاز حیدری مسمی بہ اندرجال — مرتبہ ... [illegible] صاحب —

[illegible] — اردو فارسی ... کی شکلیں ... [illegible] —

[illegible] — محمد ... صاحب —

[illegible]

[illegible] — ترجمہ کیا ہوا مولوی محمد عثمان خان صاحب کا ہے —

رسالہ علم موسیقی — تصنیف مولوی محمد ... [illegible] صاحب —

[illegible] — کل علوم ... [illegible]

[illegible]

[illegible] — نقد و قیاد و شعبدے ... [illegible] — اسکی بعض ... [illegible] کا باب ہے — [illegible] اسرار — [illegible] فارسی ... اسمیں لکھا ہے —

طلسم فرنگ — [illegible] ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

رسالہ سدس البحث

یہ ایک نادر مجموعہ انتخاب مفید طلاب

جو چھہ بحث علمیہ پر منقسم ہے

۱- بحث اول مین علم ریاضی و علم ہیئت کے عمدہ عمدہ سوالات ہین -

۲- بحث دوم مین - جغرافیہ اکثر شہرون کا اور اونکے نام و نشان -

۳- بحث سوم مین سوالات دریافت مذہبی کا بیان ہے -

۴- بحث چہارم مین - بیان خاصیت اشیا فوائد سیم و زر و جواہرات و تاثیر غلہ جات و بقولات

۵- بحث پنجم مین - ذکر راجگان ہندوستان و شاہان ایران صاحب تخت و گیہان

۶- بحث ششم مین - سوالات حسابی نادر و نادر قابل امتحان اور سوالات مغالطہ حسابی امتحانا

باانیہمہ فوائدات کثیر مفید مبتدیان نقشہ کرہ اور نقشہ روے زمین

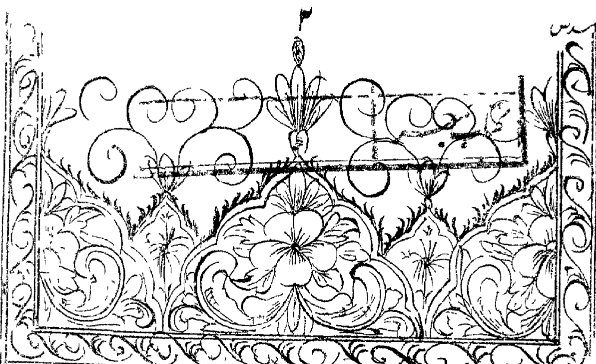
حسب بیان حکماے یونان و نقشہ روے زمین مرتبہ مہندسان یورپ ہے

واقف علوم و فنون منشی رادھے لال صاحب ساکن قصبہ موہان متعلقہ لکھنؤ نے مرتب کیا

مرتبہ اول بماہ اپریل ۱۸۸۰ء

مقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نول کشور مین چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس ایزد بیہمال و صانع بے مثال کی مؤلف ناچیز ذرۂ بیمقدار سے ہونا محال ہے لہذا
اوس سے درگذر کرکے بیان حال ہے یعنی مجھ بندہ خاکسار سراپا انکسار سے رادھے لال
ولد لالہ موہن لال قوم کایتھہ ونائی ساکن قصبہ موہان نے خصوص واسطے فائدہ عام کے
اس رسالہ کو تصنیف کرکے پیش حکام والا مقام کے کیا اور نام اس رسالہ عجیبہ کا سدس البحث
رکھا طالبان علم و شائقان اس فن کی خدمتمیں عرض گذار ہوں کہ اگر سہو و خطا کہ لازمہ
بشریت ہے رسالہ ہذا میں ملاحظہ کریں بنظر اصلاح ترمیم فرماویں ورنہ خموشی عیب پوشی
سے بقدر وسع در اصلاح کوشند ٭ وگر اصلاح نتوانند خموش نشند ٭ یہہ رسالہ منقسم ہے
چھہ بحث پر لہذا اسم سدس البحث نام ہے بحث اول میں ذکر ریاضی علم ہیئت کا ہے
بحث دوم میں بیان جغرافیہ اکثر جا بحث سوم میں سوالات دریافت حالات مذہبی
بحث پنجم میں ذکر راجگان و بادشاہان ماسبق کا بحث چہارم میں بیان خاصیت
اشیا کے تفصیل چار تکرار سے تکرار اول بفوائد سیم و زر وغیرہ تکرار دوم بخاصیت جواہرات
تکرار سوم بہ بیان تاثیر میوہ جات و بقولات اشیاء مستعملہ روزمرہ تکرار چہارم فائدہ
غلہ و شیر و گوشت و شراب وغیرہ بحث ششم بسوالات حساب دانی قاعدہ متفرقہ

بحث اول درسوالات نجوم سوال اہل ہند بیان کرتے ہین کہ اس خشکی پر دیپ
مین کوہ سمیر درمیانی ہے اور اہل یورپ جو ماہران اسکے معقول نہین ہین اسکی کیا
اصلیت ہے شافی جواب ہندوستان مین بوجہ وقوع حادثات مذہبی کے
علم سنسکرت کا مثل پیر صد سالہ کے نہایت ضعیف ہو گیا اور جس حیثیت پر ہے
اسکا بھی کوئی خواہان نہین ہے پس بغیر علم کے جواب کیونکر ہو سکے مذہب ہنود
مین تاویلات بہ نسبت اور مذہبون کے زیادہ ہین مثلاً تاویل مذہب اسلام مین ذکر
معراج مین لکھا ہے کہ آمد و رفت نو طبق آسمان کی اس عرصہ اقل مین ہوئی کہ بستر
کی گرمی نہ گئی و زنجیر دروازہ کی ہلتی رہی اس عرصہ کو عقل کب قبول کر سکتی ہے
کہا بیان منقول علما و فضلا کے البتہ ایجاب عقل ہے بقول سرمد شعر ملا گوید کہ بر فلک
شد احمد پس سرمد گوید فلک باحمد در شد بمثل ہذا خدا کا بیٹا ہونا کب عقل قبول کرتی ہے
مگر تاویل سے البتہ ممکن ہے اونہون بھی ایسا ہی کچھ بیان کیا ہی غرضکہ تاویل جملہ مذاہب
مین واسطے ترقی اشتیاق معتقدان کے مجتہدان نے لکھا ہی اس تاویلات کی جانے والے
لوگ بہت کم ہین آمدم بر مطلب یعنے جواب سوال کا راست براست حسب تحقیقات
صاحب تواریخ تنقیح الاخبار و دیگر زبانی منجمان واقف کار کے یہہ ہے کہ سمیر نام دہرو کا
ہے جو زمرہ ثوابت روشن ہے جسکو قطب شمالی کہتے ہین وجہ تسمیہ سمیر کی
یہہ ہے کہ جسطرح سے جملہ دانہ مالا بغیر تسبیح کے پھرتے ہین اور سمیر جسکو فارسی مین
امام کہتے ہین وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے اسیطرح سے سیارہ مثل دانہ تسبیح
سے گردان ہین اور دہرو بھی سمیر ثابت ہے یعنے اچل ہے ہندی مین اچل پہاڑ
کو بھی کہتے ہین لہذا کمعلمی سے لوگون نے اس اچل یعنے ثابت کے معنی پہاڑ سمجھے
وہی غلطی پیش آئی غرضکہ سمیر نام دہرو کا ہے جسکو قطب شمالی کہتے ہین فقط تصحیف
فیضی سمیر کو پہاڑ بیان [illegible] ستان ہند ہے ورنہ بزبان نجوم مین نہین سوال
اہل ہند کا بیان ہے کہ جملہ سب دیپ ہین معہ اس جنبو دیپ کے جو کہ عالم
انسانی ہے گرداگرد ہر ہفت دیپ کے سات سمندر ہر یک مختلف حسب تفصیل

ذیل واقع ہین اونمین بعض جنبودیپ سے چھوٹے و بعض کلان اون سبکو اسی جنبودیپ پر قرار دئے ہین اسکی کیا کیفیت ہے یہہ نہایت خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے

تفصیل دیپ ہا

کشدیپ محیط دریاے روغن زرد	شالملدیپ محیط دریاے ماست یعنی مٹھا
جنبو دیپ محیط دریاے شور	ساکدیپ محیط نصف دریاے شیر نصف شور
گومیدک دیپ محیط دریاے شراب سرخ	پہکردیپ محیط دریاے شربت

کرونچہ دیپ محیط دریاے شیر و نیشکر

جواب یہہ کہ بیان عام ہے اوسمین بیشک جاے کلام ہے عام بہ تقلید حکماے یونانیان کے ہوتا او رچہہ دیپ کا اسی زمین جنبودیپ پر غلط فہمی سے بیان کرتے ہین وہ تقسیم ارضی اور طرح سے ہے یعنے جسطرح سے حکما نے تقسیم ہفت اقلیم بسابہ سبعہ سیارہ کے کی ہے علے ہذا منجمان ہند نے بھی تقسیم ارضی بسابہ نو گرہ نوکھند یعنے نو حصہ تقسیم کے دو حصہ جو تاریکی کے تھے حکما نے واگذار کیے اہل ہند نے ان دونو حصونکو بسابہ راس ذنب یعنے راہو کیت قرار دیا غرضکہ یہہ تقسیم جنبودیپ کی ہے اور کیفیت دیپونکی جداگانہ تعلق نجوم سے ہے روشنی صداقت علیحدگی دیپونکی اونکے نام سے روشن ہی دیپ یا بتی چراغ کو کہتے ہین جس طرح یہہ چراغ آگ سے روشن ہوتے ہین اسیطرح سے یہہ سبعہ سیارہ یعنے سب دیپ آفتاب سے روشنی پاتے ہین لہذا انکا نام دیپ رکھا گیا یہہ سب دیپ یعنے سبعہ سیارہ جو آفتاب سے روشنی پاتے ہین بقول اہل ہند یقیناً و بقول اہل یورپ قیاساً کسی خلقت سے آباد ہین اور گردش کرتے ہین اپنے اپنے دائرہ معینی پر اور ہر ایک سیارہ مین بوجہ گردش میل اس عالم یعنے دیپ کے ہونا رات و دن کا واجب ہوا لہذا بقول منجمان یورپ قدرت قادر قدیر سے ہر ایک دیپ یعنے سیارہ مین بقدر ضرورت ایک ایک دو دو چاند وقت شب کے روشنی دیتے ہین حسب بیان نظام شمسی

اہل یورپ یعنے جس طرح سے چاند روشنی دیتا ہے زمین کو اسی طرح سے زمین تیرہ حصہ زیادہ چاند سے چاند کو روشنی دیتی ہے عالم مریخ کو دو چاند باہم متبدل نظر آتے ہونگے بقول اہل ہند مثل اس دیپ یعنے جنبودیپ کے کہ جسپر خلقت انسانی آباد ہے ہر دیپ کے گرداگرد سمدر یعنے دریا سے محیط ہے مگر رنگ زمین و مزہ آب مین تفاوت ہے چنانچہ عطارد و زہرہ و ماہ ان تین عالمونکی زمین کی خاک مثل چینی شکر کے نہایت مفید ہے اور اس عالم یعنے جنبودیپ کی خاک زرد ہے عالم مریخ کی خاک سرخ مثل گیرو کے ہے عالم مشتری کی زمین نیم زرد ہے یعنے شربتی ہے عالم زحل کی زمین سیاہ مار ہے لہذا چمک ہر ستارہ کی حسب رنگ زمین اوس عالم کی ہے اور روشنی آفتاب کی حسب مدارج نزدیک و دور کے سبکو حسب رنگ زمین کے چمکاتی ہے اب کیفیت و وجہ ثبوت رکاکت و غلاظت آب بحر محیط ہر دیپ یعنے ہر ستارہ کی بہ تفصیل ہر ہفت ستارہ یعنے سبب دیپ کی بیان کی جاتی ہے واضح ہو کہ پہلا دیپ یعنی عطارد آفتاب سے بہت قریب ہے لہذا بحر محیط اسکا خشک ہے مثل کیچڑ کے جسکو روغن زرد سے تشبیہ دی گئی ہے اور دوسرا دیپ یعنے زہرہ بہ نسبت عطارد کے المضاعف دور ہے لہذا اسکے بحر مین نصف پانی نصف مٹھا کے ہے تیسری دیپ یعنے جنبودیپ مین بالکل پانی ہے اس دیپ پر حرارت آفتاب کی ختم ہے آیندہ چوتھی دیپ یعنے ماہ مین نہایت سردی ہے بحر محیط مابقی اور تینون دیپون مین یعنے سیارون مین بسبب گرمی کرہ نار و گرمی ہوا کی پانی پتلا ہے رنگت وار جیسا کہ لکھا گیا ہے فقط

کیفیت حیثیت سبت دیپ یعنے سبعہ سیارہ اول کسیدیپ

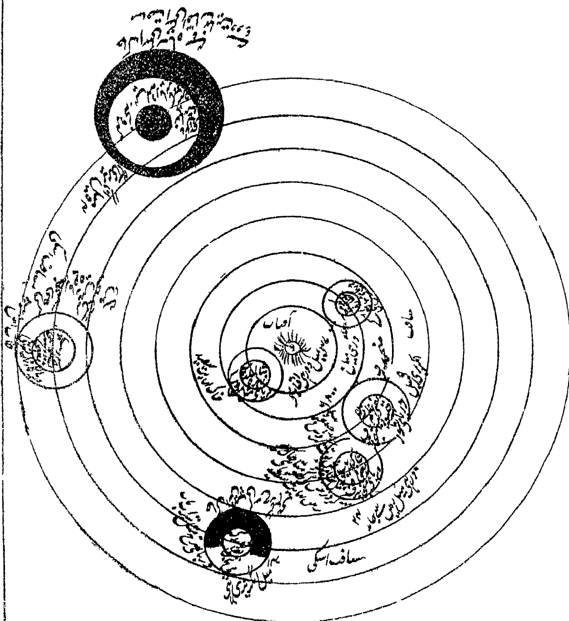
جسکو عربی مین عطارد اور فارسی مین تیر اور ترکی و رومی مین ہارس عبری مین کمان اور ہندی مین بدہ لوک کہتے ہین یہہ دیپ بہ نسبت اور دیپون کی آفتاب سے

نسبت قریب ہے یعنے بقول اہل یورپ تین کرور ستر لاکھ میل ہے لہذا بوجہ قرب
آفتاب کے نہایت حدت سے اس کا محیط ہونا ہی کیک کا اشتعال اسی وجہ
سے زمین اسکی قلت آب سے مثل گیہو یعنے گلابی نہایت سفید رنگ ہے رنگ
زمین کی ہے چونکہ بقول حکما و نیز مابینہ کے پانی مین تموج یعنے سرسبزی ہوتی ہے
اپ وہ مٹی سفید رنگ ہے لہذا مثل گھی یعنے روغن زرد کی تشبیہ دی گئی تشبیہ
عام نہین بلکہ تشبیہ تام ہے فقط وہ سالملی دیپ جسکو عربی مین زہرہ
فارسی مین ناہید مقولی مین عدیان رومی مین افروزہندی مین سکر کہتے ہین
یہہ دیپ نسبت عطارد کے بہت دور ہے یعنے چھہ کرور اسی لاکھ میل
دور ہے چونکہ عطارد سے اشاعت دور ہے لہذا بوجہ کمی حدت آفتاب کے
نصف پانی نصف مٹی آمیز مثل ماست یعنے مٹھا کے ہے اسکی چیک بوجہ
ہونے پانی اور مٹی سفید رنگ لسدار کے زیادہ ہے سوم جنبو دیپ
جنبو دیپ جسکو بہولوک کہتے ہین جہان انسان وغیرہ کی آبادی ہے یہہ بھی مثل
اور ستارون کے تابان درخشان ہے اس وجہ سے نام جنبو دیپ ہے پانی اسکا
زردی مایل حسب رنگ زمین کے ہے گندلا اور شورا و لسدار ہے زمین آفتاب
سے لوکہ و رمیل دور ہے یہہ دریاے شور اتصال رکہتا ہے دریاے محیطہ عالم ماہی فقط
چہارم ساک دیپ جسکو فارسی مین ماہ ترکی مین آئی عبری ولغوی مین ساہارا
رومی قمقما ختائی مین لوچہ ہندی مین چندر لوک کہتے ہین جز محیط اس دیپ کا
زمین نسبت مثل شیر نصف بہ آمیزش دریاے شور شور ہے یہہ دیپ بقول اہل یورپ
دو لاکھ چالیس ہزار میل یعنے ایک لاکھ بیس ہزار کوس زمین سے دور ہے
بقول حکما ایک لاکھ آٹھہ ہزار میل ہوتا ہے اور صحیح معلوم ہوتا بوجہ قریب ہونے کے
زمین سے چونکہ زمین اس دیپ کی سفید ہے اور آفتاب سے بہ نسبت زمین کی
زیادہ دور ہے لہذا پانی اسکا نہایت سردی سے منجمد مثل شیر کے ہے برفی ہے
لہذا شیر سے تشبیہ دی گئی اور وجہ شور ہونے النصف دریاے محیطہ شاک دیپ

یعنے عالم ماہ کی یہہ ہے کہ چاند وقت گردش گرد زمین کے جب کہ عروج پر اکثر نقطہ
قریبی زمین کی قرب ہوجاتا ہے اوسوقت قوت جاذبہ زمین کی کہ بہرہ حصہ قوت
جاذبہ ماہ سے زیادہ ہے عالم ماہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے اوس حالت مین
نصف دریاے محیطہ عالم ماہ کا اس دریاے شور سے ملجاتا ہے وقت آمیزش
کے نہایت آواز زور شور کی ہوتی ہے اور پانی سمدر کا بڑہ جاتا ہے جسوقت
ماہ نقطہ وسطی سے دور ہوتا ہے یعنے نزول مین جاتا ہے اوس وقت مین پانی
سمدر کا بدستور سمٹ کر اپنے مقام پر ہوجاتا ہے اس حالت عروج و نزول
کو ہندی مین جوار بہاٹا فارسی جزر و مد کہتے ہین لہذا نصف دریاے عالم ماہ کا
شور و نصف مثل شیر کے برف ہے اسی آمیزش بحرین سے شاید اہل یورپ
نظام سمشی مین لکھتے ہین کہ حق تعالے نے اس عالم ماہ کا راستہ مقرر کیا ہے
رسالہ ہیئت محقق طوسی و رسالہ فخر رازی مین لکھا ہے کہ کرہ قمری مثل کرہ ارضی
کے ہے سب طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہے جو نشانات سیاہی کے معلوم
ہوتے ہین وہ خشکی زمین و پہار وغیرہ کی ہے روشنی آفتاب کی عکس ہے یہی پانی [illegible]
واللہ عالم بالصواب فقط کومیدک دیپ جسکو عربی مین مریخ فارسی مین بہرام
ترکی و رومی مین آرس عبری مین ہقعہ ہندی مین منگل و بھوم لوگ کہتے ہین مسافت
اسکی آفتاب سے چودہ کرور میل ہے لہذا بوجہ دوری آفتاب کے قلت حرارت
سے پانی بحر محیطہ اس دیپ کا نہایت شفاف بلا کدر ہے اور رنگ زمین
مثل گیرو مٹی کے سرخ ہے لہذا پڑنے خفیف عکس آفتاب [illegible]
بحر محیطہ اس عالم کا مثل شراب ناب کے سرخ نظر آتا ہے لہذا شراب سے
تشبیہہ دی گئی فقط پشکر دیپ جسکو فارسی مین برجیس اور عربی مین مشتری
اور ترکی رومی مین ریوس عبری مین ہروم ہندی مین برہسپت و گور لوگ
کہتے ہین یہہ دیپ آفتاب سے چون کرور میل دور ہے اور اسمین زمین کا
رنگ نیم زرد ہے لہذا شربت سے مثال دی گئی کرونچہ دیپ

اسکو عربی مین زحل فارسی مین کیوان رومی مین افرقس عبری مین سطبز ہندی مین
سنیچر کہتے ہین [illegible] یہہ دیپ آفتاب سے نہایت دور ہے لہذا اس دیپ کے
رہنے والون کا پانی بوجہ دوری آفتاب اور رنگ زمین کے نہایت تنقافی سے سیاہی
دکھلاتا ہے لہذا اشارہ شیرہ نیشکر سے کیا گیا غرضکہ ہر سیارہ کو سیت دیپ
کہتے ہین بیان بتمام کا بوجہ [illegible] دریافت حال تاویلات سے جو کہ ثابت نہین ہوسکتا
سراسر غلط بیانی ہے سوال اہل یورپ نے چھہ سیارہ جدید بذریعہ دوربین
دیکھے ہین جنکو اہل رصد سابقین نے نہین دیکھا اسکی کیا کیفیت ہے فی التحقیقت
نہ دیکھنے کی وجہ سے [illegible] دوسرے کی غلط بیانی ہے فقط جواب فی الحقیقت منجمان
[illegible] نے چھہ سیارہ نہین دیکھا مگر منجمان ہند نے بقوت اشراق دریافت کیا
[illegible] ہے ماسبق سے بھی وہی اہل ہند اکثر حالات جو مرجا رصد ومعمورہ
کی تقریب سے دیکھے ہین [illegible] حالات بقوت اشراق بیان ہین یعنے جوک
ابھی پاس ہے [illegible] حکما لکھتے ہین کہ آبادی خراب ہے اہل یورپ برفستان لکھتے ہین
[illegible] اہل ہند نے بیان ان عالمون کا یعنے ستارہ جدیدہ کا بھی مختصر حال
حکایت [illegible] کیا یعنے وہ ہوتا ایک ہے جس کو حکماے سابقین نے
[illegible] اہل غضب الہی سے چار ٹکڑے کیے گئے لکھتے ہین اور اون عالمون کو
[illegible] کے لکھتے ہین کیفیت مفصل یہہ ہے کہ جو چھہ
ستارہ جدید اہل یورپ نے بذریعہ دوربین دیکھے وہ ستارے اب اونہین
دیکھنے والون کے نام سے مشہور ہوے نام اون ستارون کے یہہ ہین سیریس
[illegible] وسٹا جونو ان ستارون کے بارہ مین حکما کا قول ہے کہ اس
ایک ستارہ نے بغضب الہی چار ٹکڑے کیے گئے جسکو اہل ہند نے اپنے
بیان مین دو [illegible] سے قائم کیے ہین اور جو دو ستارے اور سواے انکے اہل یورپ
نے دیکھے ہین ہرشل و نپچون یہہ بھی دونون معمول عالم وستال یعنے جنتیان
کے ہین اب کیفیت کہکول کل صورت اس سوریج مندل کی متعلقہ کی بموجب

نقشہ سبت دیپ یعنی سبعہ سیّارہ



چوتھی سورج سدھانت کے بیان کیجاتی ہے جس سے کیفیت شمس واضح ہو
یعنی اوسکی قدرت لا انتہا مین سے اس برہمانڈ یعنی اس گیت مین دو
سورج قائم کیے ہین اہل یونان بحشمت آفتاب ہزار ثوابت قرار دیتے ہین اہل یورپ
نے بذریعہ دوربین کرور ثوابت بحشمت آفتاب دیکھے کہ قدرت لا انتہا
شخص نے علی قدر عقولہم دریافت کیا مگر کسینے دریافت کلی نہین کی ہے

کیفیت اس سورج منڈل کی حسب چوتھی سورج

اس سورج منڈل کی حد و انتہا ہے جہان تک سورج کی روشنی پہونچتی ہے جو تعداد مسافت
یہ ہے ایک مدہ آٹھ انت سات جلد و ایک سنکھ بیس کھرب ستاون اٹھارہ پدم چھ کرور چالیس لاکھ
جو جن ہے اس منڈل مین چودہ بھون قرار دیے گئے ہین بدین تفصیل چھ بھون سکونت دیوتان
اور چھ بھون سکونت دیتیان یک بھون سکونت انسان و یک بھون قیام موجد
کل یعنی برہما یہہ چودہ بھون اکاس منڈل کے مدہ ہوا پر اپنے اپنے دائرہ پر بتقدیر
صانع مطلق گردش کرتے ہین فقط سوال وضعی یہہ جملہ سیارہ جو گرد آفتاب
کے گردش کرتے ہین یہہ کوئی جاندار چیز صاحب تمیز ہین جو اپنی اپنی خواہش سے
گرد آفتاب کے طواف کرتے ہین یا انکو ہوا بطور خود چکر دیتی ہے مگر یہہ خیال مین
آتا ہے کہ اگر ہوا کے اختیار مین ہوتے تو کبھی کسی طرف کبھی کسی طرف چلی جاتے
باہم ٹکرا جاتے ایک معمولی دائرہ پر گردش کرنے کا باعث کیا ہے فقط
جواب قیاسی قادر مطلق و صانع برحق نے اس نظام شمسی کو اپنی قدرت
کاملہ سے ایسا وزن مناسب حسب حساب کے قائم کیا ہے کہ اپنی حد سے کوئی
ہل چل نہین سکتا اور تا قیامت ایسا ہی رہیگا قیاسا اس وزن سے ہوگا مثلا
وزن آگ ہوا کا بوزن کامل اور دو عنصر خاک و آب کے چودہ حصہ بہ کم و بیش عناصر
ترتیب فرمائے منجملہ چودہ حصہ چھ حصہ آبادی فرشتگان یعنی دیوتاہا اور چھ حصہ
آبادی دیتیان یعنی جنیان یک حصہ عالم انسان مابقی یک حصہ حصہ باقی ماندہ مین
اکثر چھوٹے چھوٹے سیارہ دم دار وغیرہ ترتیب دیے گئے یہہ سیارہ و مدار

غیر آباد و ویران مطلق ہین لہذا سبکی سے تیز رو اور آزاد ہین بوجہ ویرانی کی منحو
قرار دیے گئے یہہ چودہ حصے آب و خاک کے بوجہ قلت قوت کے اپنے وزن
کے موافق جذب آفتاب سے کھنچ گئے ہین جسمین جس قدر سردی و وزن ہے
وہ اوسیقدر دور ہے اور اپنے وزن کے موافق اپنی حد پر قائم ہے سوال وقت
صبح کے آفتاب باوجود قربت کے چھوٹا و کم روشن نظر آتا ہے جب کہ وقت
بارہ بجے کے وسط مین بہت بلندی پر آتا ہے اوسوقت باوجود دوری کے
صبح کے وقت سے المضاعف روشن اور کلان نظر آتا ہے اسکی کیا وجہ ہے
جواب جوکہ دور زمین کا چوبیس ہزار میل ہے وقت طلوع آفتاب کے
بارہ ہزار میل کا فاصلہ ہوتا ہے زمینون سے وقت بارہ بجنے کے زمین بمقابلہ
آفتاب چھ ہزار میل نشیب مین ہوجاتی ہے اور آفتاب چھ ہزار میل بہ نسبت اول کے
نزدیک ہوجاتا ہے لہذا کلان و روشن معلوم ہوتا ہے سوال سبعہ سیارہ بقول
منجمان ہند و حکماے یونان و اہل فرنگ زمین سے کس کس قدر فاصلہ پر ہین
جواب بہ تفصیل اول ماہ بقول اہل ہند تین لاکھ چوبیس ہزار
جوجن جسکے پچیس لاکھ چھیانوے ہزار میل پوری ہوتی ہین و بقول حکماے یونانی
پچیس ہزار فرسخ ہے جسکی ایک لاکھ ہشتت ہزار میل انگریزی ہوتے ہین و
بقول اہل یورپ دو لاکھ چالیس ہزار میل ہے مولف تینون قول کی اوسط
کی رو سے مسافت ماہ نو لاکھ ستر ہزار میل ہوتی ہے مولف کو قیاس
حسابی حکما بمعاینہ حال جزر و مد یعنے ابر بحرین ماہ زمین زیادہ تر اعتماد دیتا ہے واللہ علم
دوم زہرہ کا بیان بقول اہل ہند چھبیس ۲۶ لاکھ چونسٹھ ہزار جوجن جسکی
دو کرور تیرہ لاکھ سولہ ہزار میل ہے و بقول حکماے یونان پانچ لاکھ اکاون
ہزار دو سو اٹھاون میل انگریزی ہے بقول اہل یورپ دو کرور بیس لاکھ میل
ہے مولف اوسط ان تینون اقوال کی ایک کرور نتالیس لاکھ باون
ہزار چار سو اٹھارہ میل ہوتی ہے مریخ کا بیان بقول اہل ہند چھ کرور اکاون لاکھ

چھوہتر ہزار میل و بقول حکما ایک کرور تیس لاکھ میل بقول یورپ پانچ کرور
پچاس لاکھ میل ہے **مولف** اوسط ان تینون کی چار کرور تینتالیس لاکھ
اکانوے ہزار میل ہوتی ہے **مشتری کا بیان** بقول اہل ہند
پانچ کرور بارہ لاکھ چھتیس ہزار سات سو چونسٹھ جوجن جسکے اکتالیس کرور دس لاکھ
چھ ہزار میل انگریزی ہوتے ہین و بقول حکما پانچ کرور تنتانوے لاکھ چھیانوے ہزار
چھ سو پینسٹھ میل و بقول اہل یورپ اکتالیس کرور میل ہے **مولف** مشتری کا اوسط
انتیس کرور تین لاکھ تینتیس ہزار دو سو بائیس ہے **زحل کا بیان**
بقول اہل ہند بارہ کرور چھہتر لاکھ اٹھسٹھ ہزار دو سو پانچ جوجن جسکے ایک ارب
دو کرور تیرہ لاکھ چھیالیس ہزار میل ہوتے ہین بقول حکما دس کرور چھہتر لاکھ
پچاسی ہزار میل بقول اہل یورپ اکاسی کرور میل ہے **مولف** اوسط انکا تینتیس
کرور چھیانوے لاکھ دس ہزار میل ہوتا ہے **سوال** باہمی تفاوت بیانی کی
کیا وجہ ہے **جواب** یہ علم حساب پیمایش قیاسی ہے لہذا تفاوت واجب ہوا
سوال سبعہ سیارہ کا قطر کس کس قدر ہے **جواب** بہ تفصیل یہ ہے
عطارد کا **قطر** تین ہزار دو سو چوبیس میل ہے زہرہ کا **قطر** سات ہزار
چھ سو ستاسی میل ہے ماہ کا **قطر** دو ہزار چالیس میل ہے زمین کا **قطر**
آٹھ ہزار میل ہے مریخ کا **قطر** چار ہزار میل ہے مشتری کا **قطر**
نوے ہزار میل ہے زحل کا **قطر** اٹھتیس ہزار میل ہے **سوال** سبعہ سیارہ
جو عالم آباد قرار دیے گئے ہین انمین بوجہ گردش کے رات دن کا ہونا واجب ہوا
پس ان عالمون کی رات کی روشنی کی کیا کیفیت ہے **جواب** بقول اہل یورپ
جس طرح سے زمین کو چاند روشنی دیتا ہے اسی طرح سے تیرہ حصہ زیادہ زمین ماہ کو
روشنی دیتی ہے اور عالم عطارد و زہرہ کو بوجہ قرب آفتاب کے احتیاج دوسری
روشنی کی نہین ہے عالم مریخ کو دو چاند متبدل باہم نظر آتے ہونگے یعنے
زمین وچاند عالم مشتری کو چار چاند اور زحل کو سات چاند روشنی دیتے ہین

اسی طرح سے بقدرت صانع بیمثال انتظام ہے یقیناً ان عالمون مین آبادی ہے فقط
سوال ان دُمدار سیّارون کی کیا کیفیت ہے کس مقام سے آتے ہین اور
کس مقام تک جاتے ہین اور منحوس کس وجہ سے کہے جاتے ہین **جواب**
یہ دُمدار سیارہ چھوٹے چھوٹے عالم کم آباد خلقت آتشی کے ہین بوجہ کشش کی
بضابطہ جذب قرب تمام سورج منڈل کی حد تک جاتے ہین اور پھر کھینچ آتی ہین
اسطرح سے ہر طرف پھرا کرتے ہین نہایت سرعت سے جوکہ عالم کم آباد و آتشی
ہے لہذا حسب دورہ جس ولایت پر سایہ انکا پڑتا ہے وہان کچھ نقصان عظیم
ہوتا ہے لہذا منحوس گردانے گئے واللہ اعلم بالصواب فقط **سوال** یہ
آسمان جو نیلا سا نظر آتا ہے کیا شئے ہے اور کسقدر دور ہے **جواب** یہ
آسمان خلاے محض یعنے شون ہے اسمین ہوا بھری ہے ہوا کا رنگ
سبز ہے یہہ سبزی ہوا کی اور تاریکی بُعد مسافت کی ملکے نیلا معلوم ہوتا ہے
اور مسافت لا انتہا ہے قدرت خدا سے

بحث دوم در سوالات جغرافیہ مع حالات

سوال زمین کس شئے پر ہے **جواب** ہونا زمین کا ہوا پر آخر کو ہر مذہب کی
رو سے ثابت ہے مگر قیام و حرکت مین زمین کے البتہ باہم گفتگو ہے مگر غلبہ کلام
اہل یورپ کا ہے اور زمین بصنعت صانع مطلق قوت جاذبہ عناصر سے وسط مین
ہے وجہ مقام کی وسط مین یہہ ہے کہ دو عناصر یعنے باد و آتش اوپر کو کھینچتے ہین
اور دو عناصر یعنے آب و خاک کی قوت طرف اسفل کے یعنے نیچے کو رجوع ہوتی ہے
جوکہ قوت ہر چہار عنصر کی مساوی ہے لہذا اوسط واجب ہوا بوجہ کشا کشی کے
چنانچہ قول حکما کا ہے کہ انسان اور حیوان کو دو قوت باد و آتش اوپر کو کھینچتی ہین
اور دو قوت آب و خاک کی نیچے کو بوجہ ہر چہار قوت مساوی کے حضرت انسان
و حیوان نہ اوپر جا سکتے ہین اور نہ نیچے تسپر بھی زمین وقت چلنے کے پیرون مین
چپکتی ہے لہذا انسان و حیوان کثرت رفتار مین تھک جاتا ہے فقط

سوال کیفیت شاہان ماسبق یعنے ابتداے ملک یورپ کی کہ ایسا جامع تہذیب وتعلیم ہین ازروے تواریخ کس طرح پر ہے جواب بہ تفصیل

ولایات مع حکایات انگلینڈ یعنے انگلستان

جزو دوم برطانیہ سے ہے مشرقی اسکے بحر جرمن وغربی چارس کینل و جنوبی انگلش کینل شمالی اسکاٹ لینڈ قدیم رہنے والے یہانکے قوم گال تھے مذہب اونکا بت پرستی تھا نام اونکے بتونکے یہہ ہین کرسٹن مانند بصورت دائرہ کی ہے اوسمین چہرہ ذی شعاع آدمی کا مین رنی یعنے آفتاب ڈی کرسن مردی طویل قامت اوسکے ہاتھہ مین دائرہ اوس مین یعنے چہرہ آدمی کا شکل صورت مرد ضعیف باریش بروت سربرہنہ ہاتھہ مین ایک حربہ اوڈن مرد سے تاج برسر باریش بروت پاپوش بصورت شاخ حیوان ہاتھ ز ر صورت باریش بروت در لباس عابدان تاج طلائی برسر اور حربہ ہاتھہ مین شامیانہ کے نیچے بیٹھا ہے وفرنگارنے یعنے بشکل عورت ملک فرنگ بدست راست شمشیر وبدست چپ کمان بے زہ پا بہاے او مثل شاخ حیوان سیاطر پیر مردی لاغر سر برہنہ جامہ پوشیدہ ڈالی پھولونکی ہاتھہ مین یہہ سب شکلین اونکی پرستش کی تھین غرض کہ باون برس قبل حضرت عیسے کے جولیوس قیصر روم نے اس ولایت پر قبضہ کیا بعدہ سنہ ۴۳ عیسوی مین کلاودیس نامے قیصر روم قابض ہوا اسنے کراکٹوس حاکم اول کو قید کرلیا اور سپہ اگری کولا سپہ سالار اپنے کو وہان متسلط کردیا اوس زمانے تک سکناے ولایت کی وحشی صفت تھے سنہ ۴۲۷ عیسوی تک حکومت اگری کولا کی بدستور رہی اس عرصہ مین اہل برطانیہ نے رسم عادات تہذیبی سیکھی اور طرف تحصیل علم کے مصروف ہوے سنہ [illegible] عیسوی سے دین عیسوی تو ایجاد ہوا بت پرستی موقوف ہوئی

بیان سلاطین قدیم بہ تعداد تن وسن وتعداد سال

سلاطین

سلاطین کنت ابتداے از انگلند ۴۵۵ء
سے تا ۸۲۳ء سترہ پادشاہ
موب بادشاہ
سابب سال

سلاطین ہڈل سکس ابتداے ۴۷۷ء
تا ۸۲۳ء چودہ بادشاہ
مہب بادشاہ
سا سال

سلاطین نور تھمبرلیا و متعلقہ وغیرہ ابتداے
۵۴۷ء تا ۸۲۵ء
سک بادشاہ
باہب سال

سلاطین سکس غربی و کرنوال وغیرہ ابتداے
۵۱۹ء تا ۸۰۰ء اسی ۸۰۰ عیسوی میں
بعد ترتیب رنگ کے الیٹ بچاے
بزرگان سے اجلاس کرکے جملہ ولایات پر
متسلط ہوکے انگلستان کو آباد کیا
۸۰۰ء میں رواج دین جدید عیسوی کا
ہوا اس ۱۸۷۴ء تک ۱۰۷۴ سال ہوے
اور انتظام سلطنت انگلش کو عرصہ
۱۰۷۴ سال ہوے
عب بادشاہ
باالہ عب سال

سلاطین سکس متعلقہ انگلنڈ ابتداے
۵۲۷ء سے تا ۸۲۸ء آٹھ بادشاہ
سے بادشاہ
باسولو سال

سلاطین مرک سرحد و دربام ۵۸۲ء
تا ۸۲۸ء مکا سطر و اسطر لینڈ و بکر لینڈ
و پاریم آئر لینڈ لہب بادشاہ
باہب سال

سلاطین انگلشیہ غربی وغیرہ ابتداے
۵۷۵ء تا ۷۹۲ء
سوع بادشاہ
باسے سال

اسماے سلاطین انگلستان ابتداے آبادی سنہ ۸۰۰ع

ایکربٹ سنہ ۸۲۷ع	اتھیل وولف ۸۳۶	اتھیل بالڈ ۸۵۷	اتھلبرٹ ۸۶۰
اتھیل برڈ اول سنہ ۸۶۶	الفرڈ کلان سنہ ۸۷۱	ایڈورڈ خرد ۹۰۱	اتھیل اسٹن ۹۲۵
ایڈمنڈ ۹۴۱	ایڈرڈ ۹۴۶	ایڈوی ۹۵۵	ایڈر ۹۵۹
ایڈورڈ ۹۷۵	اتھیل برڈ دوم ۹۷۸	کنوط ۱۰۱۷	فرد بو ۱۰۳۵
ہارڈی کنوط ۱۰۳۹	ہرلڈ پہلا ۱۰۶۵	ولیم اول ۱۰۶۶	ولیم دوم روفس ۱۰۸۷
ہنری اول ۱۱۰۰	اسٹیفن ۱۱۳۵	ہنری دوم ۱۱۵۴	رچارڈ اول ۱۱۸۹
جان ۱۱۹۹	ہنری سوم ۱۲۱۶	ایڈورڈ دوم ۱۲۷۲	ایڈورڈ سوم ۱۳۰۷
ایڈورڈ چہارم ۱۳۲۷	رچارڈ دوم ۱۳۷۷	ہنری چہارم ۱۳۹۹	ہنری پنجم ۱۴۱۳
ہنری ششم ۱۴۲۲	ایڈورڈ پنجم ۱۴۶۱	رچارڈ سوم ۱۴۸۳	ہنری ہفتم ۱۴۸۵
ہنری ہشتم ۱۵۰۹	ایڈورڈ ششم ۱۵۴۷	ملکہ میری ۱۵۵۳	جیمس اول [illegible]
چارلس اول ۱۶۲۵	چارلس دوم ۱۶۴۹	جیمس دوم ۱۶۸۵	ولیم سوم ۱۶۸۸
ملکہ انّی سنہ ۱۷۰۲ ۸ مارچ	جارج اول ۱۲ اگست ۱۷۱۴	جارج دوم ۱۱ جون ۱۷۲۷	جارج سوم ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۷۶۰
جارج چہارم ۲۹ جنوری ۱۸۲۰	ولیم چہارم ۲۶ جون ۱۸۳۰	وکٹوریہ کوئین یعنی ملکہ معظمہ شاہنشاہ انگلینڈ و ہند ۲۰ جون ۱۸۳۷	

روم یعنی مقدونیہ شرقی ثغور روم و بحیرا سود و غربی یونان جنوبی بحر روم و شمالی ابتدا مین سکنا یہان کے مذہب فلاسفر رکھتے تھے بعد زمانہ عیسوی و زان بعد دین محمدی رواج پایا اب مخلوط ہے

تفصیل امتداد سلطنت سلاطین معہ سنین سلطنت گرانیوس

اولاد ہرقل مسمے گرانیوس سنہ ۲۳۰۵ طوفان سے تا سنہ ۲۷۸۹ طوفان عہد سکندر مقدونیہ اٹھارہ پادشاہ ہوئے چار سو چوراسی سال قیاصرہ روم بعد سکندر کے

ہوے ابتداے سنہ ۱۳ عیسوی سے تا سنہ ۶۰۲ ع پانسو نواسی سال قیاصرہ
یونان سنہ ۶۰۲ عیسوی سے تا سنہ ۱۲۶۰ ع چھہ سو اٹھاون سال سلطنت دین
محمدی سنہ ۶۹۹ ہجرت محمدی عہد عثمان طغرل تا سنہ ۱۲۹۴ ہجری عہد عبد المجید خان
دوم پینتیس ۳۵ بادشاہ ہوے پانسو پچانوے سال ہوے یونان جسکو
گریس و گرنیگ سے کہتے ہین شرقی روم جدید جنوبی بحر روم غربی
جزائر ارکیلاگو شمالی ہنگری یونان عجب جای مردم خیز تھی اقوال یونانیان
ابتداے عالم کی دو ہزار چار سو پانچ سال پیشتر طوفان نوح سے ہے
بیان حکما ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ عالمی مین مسمے نافوس نے بلدہ ارغاص آباد کیا
چار پشت سلطنت رہی سنہ ۲۴۵۵ عالمی مین مسمے تاتولین بادشاہ مالک مصر نے
اپنی دختر کی شادی ساتھہ اخیطوس کے کردی بعد اخیطوس کے لین سیوس
بعد اوسکے ہیرد طوس زان بعد اکریسیوس بادشاہ ہوا اوسنے دانا نام اپنی
دختر نیک اختر کی شادی ساتھہ جوپیطر یعنے مشتری کے کردی مشتری سے
جو لڑکا ہوا اوسکا نام پرسیوس ہوا اوسنے اپنے نانا یعنے اکریسیوس کو
مار کر بادشاہ ہوا سنہ ۱۳۴۸ قبل مسیح کے بلدہ مسینا آباد کیا بعد اوسکے
سطالوس زان بعد پورسطوس و پورنسطوس حسب فرمودہ مشتری کے
بادشاہ ہوا اور ہرقل سی جو بارہ کار نمایان وقوع مین آئی وے جملہ بہدایت مشتری ہوے
بعد پولیسطوس کے اطرلوس و طنطوس بعدہ آغامنان و اخطوس و ارسطیس و طسانیوس بعدہ
لاکرس واضع شریعت یونان بعدہ کرنیوس و کمندر فردا لکمیس و پولندروس
و طویم بعدہ الگزندر و اگریدیموس بعدہ فراکو سنہ ۶۳۲ قبل مسیح کی بادشاہ ہوا
بعدہ ثولون و سو برس تک باخود ہا واسطے عورات حسینہ کے جنگ و
جدل رہا زان بعد صلح ہوئی بعدہ سنہ ۳۶۰ قبل مسیح کے فیلقوس بادشاہ ہوا
بعد اوسکے سنہ ۳۳۶ قبل مسیح سے سکندر تخت نشین ہوا خلاصہ یہہ کہ قبل سنہ
عیسوی سے پانسو برس سلاطین اس ملک کو قیاصرہ تھے بعدہ اہل یونان

غالب ہوے سنہ ۱۲ عیسوی تک حکمران رہے بعدہ سلطنت عثمانیہ ہوئی جو اس سنہ تک قائم ہے

فرانس

شرقی روم قدیم جنوبی بحر روم و اسپین و غربی خلیج برطانیہ شمالی بحر فرنگ دار الملک پیرس سکناے اس ملک کے قوم غول تھے مسمے جولیوس قیصر روم نے سنہ ۵۳ قبل مسیح سے اونکو فتح کیا سنہ ۹ میں رواج انتظام اوس ملک مین جاری ہوا سنہ ۹۹ تک قبضہ قیاصرہ روم کا رہا سنہ ۸ مین اکرلیمان بادشاہ جرمن کا قبضہ ہوا اوسنے اپنی اولاد کو تقسیم کردیا سنہ ۹ تک قبضہ ماروی و دنمرک کا رہا زان بعد سنہ ۹ سے تا سنہ ۹۹۵ سات بادشاہ ہوے سنہ ۹۹۶ مین رابرٹ بادشاہ ہوا اس بادشاہ کی خاندانین سنہ ۹۹۶ سے سنہ ۱ عہد سلطنت لوس تک تیس پشت آٹھہ سو چہتر سال سلطنت رہی بعد شکست پانے جنگ جرمن کے اب سلطنت جمہوریہ ہے فقط

اٹلی یعنی روم قدیم و رومیہ کبرے

شمالی ملک اسٹریا و سویزر سہ جانب دیگر بحر روم سے ابتداے سکناے اس دیار کے قوم یوری جنس تھے پہلا بادشاہ جیوس نام اوسکے عہد مین شاطرن یعنے زحل نے معہ اپنے فرزند جوپطر یعنے مشتری کے اٹلی مین آئے تھے بعد مدت دراز کے اینیاس لیرونیس یعنے زہرہ سر پیرا راہوا سنہ ۶۶ قبل عیسوی سے حکمران رہا بعد اینیاس کے اسکانیوس و غولیوس بادشاہ ہوے بعدہ گیارہ بادشاہون نے چارسو سال سلطنت کی سنہ ۳ قبل مسیح سے رومیہ کبرے کی آبادی ہوئی اور یونا بجلیوس بادشاہ ہوا

تفصیل [illegible] اولاد یونا بجلیوس قیاصرہ روم

نو پشت سات سو پندرہ سال و کنطیطران ابتداے سنہ ۳ عیسوی سنہ [illegible] چہتیس پشت پانسو پچیس سال قیاصرہ یونان ابتدای سنہ [illegible] سے سو [illegible] مین ملکہ خسرو پرویز بادشاہ ہوا بعدہ سنہ ۱ ء وروفس نام بادشاہ ہوا [illegible] یا یعنی خلیفہ نے مسیحی [illegible] اسپین شرقی بحر بد نظر [illegible]

بحر روم غربی بحر مغرب شمالی بحر روم مقام دار السلطنت بلدہ مدراوسکنا ی قدیم
قوم غول تھے ایک مدت تک یہہ ملک بقبضہ کرطھیان اور رومیان کے رہا
۵۰۱ عیسوی مین قبضہ قوم کاث کا ہوا بعدہ ۶۳۶ مطابق ۹۸ ہجری محمدی
عبد اللہ بحکم خلیفہ عرب بحکومت اندلس مقرر ہوا اسی طرح سے تا ۳۵۰ ہجری سے
محمدی تیرہ حاکم مین سو دس سال حکمران رہے بعدہ ۸۰۰ عیسوی مین ہنری
برکندی بادشاہ ہوا ابتداے ۸۰۵ ع جلوس برکندیسی تا عہد سلطنت چارلس
سوم تینتیس ۳۳ پشت سات سو چون سال حکومت رہی ۱۸۰۸ ع مین چارلس مذکور کو
بونا پارٹی نے قید کیا خود قابض ہوگیا بعد مرنے بونا پارٹی کے پھر قبضہ خاندان
چارلس کا ہوگیا فقط جرمن شرقی پروس جنوبی دریاے فارس واٹلی وغیرہ
غربی بالنڈ وغیرہ شمالی بحر بالطیق ودنمرک وبحر شمالی یہہ ملک ابتداً زیر قبضہ قیاصرہ
روم کے رہا ازان بعد قبضہ قوم کاٹ کا ہوا اسکے اگر لیمان مستقل بادشاہ ہوا ابتداے
۸۰۰ ع عہد تخت نشینی اگر لیمان سے تا ۱۸۰۶ عہد سلطنت فرانسیس دوم چھپن ۵۶
پشت ایک ہزار چار سال رہے فقط ہنگری شرقی وغربی وجنوبی جرمن وشمالی پولنڈ
سکناے قدیم یہان کے قوم ہبس تابع قیاصرہ روم کے تھے مگر ۹۰۰ عیسوی مین
ابی غورس بادشاہ ہوا اوسکی آخری اولاد سے لوس تھا ۱۵۲۶ ع مین لوس مسمے
سلیمان عثمانی کے ہاتھہ سے مارا گیا سنہ مذکورہ بالا سے قبضہ شاہان روم کا ہی فقط
سویڈن ۱۱۶۰ ع مین ککنس بادشاہ ہوا ۱۱۶۲ ع سے ۱۶۵۹ ع تک عہد بادشاہ
الادس ۱۶ ولہ پشت پانسو ارٹھہ سال سلطنت رہی فقط پولنڈ شرقی دارسا
جنوبی آگی ال پروسیا غربی مسودیا شمالی دارسا سکنا سے قدیم یہان کے قوم واتلہ
ہین ۵۵۰ ع مین سے کراکونیک وہان کے بادشاہ تھے ۵۵۰ عیسوی عہد کراکونیک
سے ۱۷۹۵ عہد استالی سلاس تک بائیس پشت ایک ہزار ستانوی سال ہوی فقط
روس شرقی استرغان وکوہستان سرحد تاتار جنوبی وبحر اسود وجرمن وغربی
پروشیا وبحر بالطیق وسویڈن شمالی اور شمال اوسکے بحر برف اس ملک کی [illegible]

بقول محمدیان سکونہ مین تھی مگر حال وہانکی سلاطین کا معلوم نہ ہوا سنہ ۱۲ عیسوی مین
چنگیز خان تاتار روس پر فتحیاب ہوا سنہ ۱۴۶۳ع تک اوسکی اولاد کا قبضہ رہا اس زمانہ
تک روسی بہت قلیل البضاعت تھے اور وحشی مزاج تھے سنہ ۱۴۶۳ سے فساد شروع ہوا
سنہ ۱۵۹۷ع مین فوریس غوردون بادشاہ ہوا سنہ ۱۶۱۳ تک قبضہ پولنڈ والون کا رہا بعدہ
میخائیل بادشاہ روس سنہ ۱۶۱۴ع النگوس سنہ ۱۶۳۴ع ہودر سنہ ۱۶۷۶ع پطر دیوال
سنہ ۱۶۸۲ع گرین سنہ ۱۷۲۳ع پطر دوم سنہ ۱۷۲۷ع آنی سنہ ۱۷۳۰ع جان سنہ ۱۷۴۰ عیسوی
الیزبث سنہ ۱۷۴۱ع پطر سوم سنہ ۱۷۶۲ع گرین دوم سنہ ۱۷۶۳ع پال سنہ ۱۷۹۶ع
الگزنڈر سنہ ۱۸۰۱ ابتداے سنہ ۱۶۳۴ع عہد النگوس سے تا سنہ ۱۸۰۱ع عہد الگزنڈر بادشاہت
ایک سو چھیاسٹھ سال مدت سلطنت فقط اسکاٹ لنڈ شرقی اسکے
بحر جرمن جنوبی انگلنڈ غربی بحر برطانیہ شمالی بحر دیوکلند و نیان سکناے قدیم
یہان کے اقوام مختلفہ تھے مثل کال و اسکاٹ حال سلاطین سابق کا معلوم نہین
قیاصرہ روم مین مسمی اگری کولا سپہ سالار روم نے اسپر قبضہ کیا یہہ ملک ابتدا کے
سنہ ۸۳۳ع مین کراکطوس نامے بادشاہ ہوا کراکطوس تا جمس ششم ستاون پشت تا سنہ ۱۵۶۷ع
بعدہ شامل انگلنڈ ہوا فقط سوال ۳۰ چین کہ نہایت ولایت وسیع و قدیم ہے اسکی
کیا کیفیت ہے جواب چین یعنے ختا شرقی بحر شور و جنوبی کوچین غربی پیکو و
آوا یعنے برہما و تبت بزرگ و کاشغری و شمالی سے حد فاصل میان چین و تاتار کے
جسکو مہاچین کہتے ہین تاتار مشتمل ہے بہت ملکون پر مثل پیکن و اکسیس و طاکطا کا
وسوچین و ددوان و کوچین و قومس و جالطن و ہو قوام و کیمس و فوکن و حلم و تن بالکن
و ہانن و کم تن و اکس طوم حکماے چین مثل اہل ہند کے عالم کو قدیم جانتے ہین
واسطے شمار کے ایک زمانہ قرار دیا ہے تعدادی اٹھارہ ہزار سال کا اوسکا ون نام
قرار دیا ہے اور ہزار دن تک قیام اولاد ایک آدم کا ہوتا ہے چنانچہ اہل چین کے
اس زمانہ تک آٹھہ ہزار آٹھہ سو پچاس دن گذرے یہہ زمانہ مطابقت کرتا ہے
زمانہ لیسوت منو آدم ہفتم ہندیان سے اہل ہند چین و مہاچین کو ناگ لوک قرار دیتے

اور بیان کرتے ہین کہ پہلا راجہ یہان کا باسوک نام تھا اور بادشاہ وہی یعنے پیغمبر
یا اوتار سے سیس ناگ تھے انھون نے شریعت برہما کی جاری کی بقول تاریخ
رشیدی غار اسخانی اول انبیا یہان کا فو کے نام تھا جسکو ہندو سیس کہتے ہین
حسب بیان تاریخ مذکور و تنقیح الاخبار کے شروع آفرینش سے چھتیس ۳۶ خاندان مین
چین کی سلطنت رہی بعدہ ستائیسوین خاندان مغول مین رہی ابتداے سات
خاندان تک سلاطین بشکل ناگ رہے یعنے سر آدمیون کے متعدد اور دھڑ سانپ کا
اور زردپر ہوتے تھے طاقت پرواز کی تھی یہی نشان اب بھی شاہان چین اپنے لباس مین
ظاہر کرتے ہین یعنے صورت ناگون کی قبا مین اور زرد پر لگے اور ٹوپی سیاہ فام
دیتے ہین غرض کہ سات خاندان ناگون کے ساتوین خاندان کا آخر راجہ مسمی یودشی
نسل آدناگ سے تھا اسنے بسبب لاولدی کے مسمے شیالودن کو اپنا متبنے کیا
فرزند قرار دیا صورت انسانی رواج پائی یہہ بادشاہ سیالودن ہمعصر راجہ جدہشٹر
بادشاہ ہندوستان کا تھا اون دونون باہم ہندیون او چینیون نے رسم شادی کی بھی
چنانچہ دختر راجہ چین کی ارجن برادر راجہ جدہشٹر کے ساتھہ منسوب تھی اوس سے
ببرباہن نامے لڑکا ہوا نہایت بہادر ہوا تا نہالی ورثہ سے حکومت برہما یعنی زنجبور
کی اوسکے قبضہ مین تھی غرضکہ اب بیان مختصر ابتدائی حسب تاریخ تنقیح الاخبار
بہ بیان تاریخ رشیدی یعنے اول انبیا مسمے فوکی جسپر علم نجومی یعنے فال وطریق
شادی بیاہ و حساب کتاب خط و نامہ وغیرہ وطریق نواخت ساز وغیرہ ایجاد کیے
بعد پانچہزار آٹھہ سینتیس سال کے شنی دن نام ایک شخص پیدا ہوا اوسنے تیر و کمان ایجاد کیا
اور ایک دیو کو مارا اور پچاس دفعہ پر کتاب شریعت کی ترتیب دی بعد اوسکے
فوکادناگ شنی پیدا ہوا بہت عابد و عاقل تھا بعدہ بعد ہزار سال کے لوتارناگ شنی
بعد عمل چار سالہ کے پیدا ہوا یہہ شخص صاحب کرامات تھا دو فرشتہ جانب راست
وچپ بیٹھے رہتے تھے نیکی بدی ہر ایک امر سے اطلاع دیتے تھے بعدہ سوسال گذری
تھے کہ چین مین بارہ ۱۲ سال تک علی التواتر بارش رہی چین عالم آب ہوگیا سنہ ایکہزار

چھہ سو تیس قبل ہجری سے ساکمونی پیغمبر ختا پیدا ہوی ماں اونکی حالت بکری مین نور سے آبستن ہوئی جسوقت ساکمونی پیدا ہوے اوس وقت نوا ردھا یعنے ناگ آسمان سے اوترے ہونے کے تھال مین ساکمونی کو نہلایا ساکمونی نے سات قدم چل کر فرمایا کہ مین اوتار ہون بعدہ تین سو اڑتالیس برس کو ناسی سانگ لادکون باریش سفید بعد حمل ہشتاد سالہ کے کہ نور سے تھا پیدا ہوا یہہ شخص ساڑھی چار گز لنبا تھا بعد اونسٹھہ سال گاوکون غوری نام ایک شخص ساڑھے نو گز کا لنبا پیدا ہوا

اب تفصیل خاندان چینیان کا مفصل نقشہ لکھا جاتا ہے

نقشہ خاندان شاہان چین حسب تاریخ رشیدی عازانخانی

نمبر خاندان	حالات خاندان معہ اسما	پیشتر از طوفان
	پہلا بادشاہ دوسرا آدمی اورتن ما کا تھا تن خوان شنی بادشاہ دوسرا او تیسرا مثل اول کے دوسرے کا تھا چوتھا بادشاہ نو سر کا تھا بعد اسکے چھہ بادشاہ او اسی صورت کے ہوے	پیشتر ایام طوفان
۲	نو کے بادشاہ دوسرے خاندان کا گیا رہوان یک سر آدمی تن مارا اسکے زمانہ مین کچھہ کچھہ اوصاف انسانی آغاز ہوے بائیس اس خاندان کے	ایضاً
۳	ششتن دن سرآدمی تن مار بادشاہ بست و پنجم سات شخص اسکی اولاد مین ہوے	بعد طوفان
۴	کس دن واضع شریعت خطا بادشاہ سی و دوم ہوا اٹھارہ شخص اس خاندان مین ہوے	
۵	سوخواس لم تن تشی نور سے پیدا ہوا اسکی خاندان مین بیس ۲۰ بادشاہ ہوے	

سنوات	حالات خاندان معہ اسما	نمبر
	حول فوکادناگ اٹھتیس شخص اسکی اولاد میں بادشاہ ہوئے فقط	۶
	دی نو ناگ شی چار سال ماں کو حمل میں رہا دو فرشتہ اس بادشاہ کے پہلو میں بیٹھے رہتے تھے نیک و بد سے خبر دیتے تھے فقط	۷
سنہ ۹۹ قبل طوفان	بودشی ناگ از نسل آدناگ شی نے بسبب لاولدی کے سبب سیالودن کو متبنی کیا اور تخت نشین کیا شی ہفت پشت یا پنجہار چھہ سو سال تا سنہ نوسو ننانوے ۹۹ قبل طوفان	۸
سنہ ۱۰۹ بعد طوفان	سیالودن ہمعصر راجہ جد ھشٹر بادشاہ ہندوستان تھا اسکے زمانہ میں بارہ سال علی التواتر بارش باران چین رہی تمام ختا تہ آب ہو گیا سولہ شخص اس خاندان میں صاحب سریر ہوئے فقط	۹
ایضاً	سینگ ناگ اس بادشاہ کے وقت میں سات سال تک امساک باران رہا بالکل پانی نہ برسا اونتیس ۲۹ شخص اس بادشاہ کی نسل میں ہوئے فقط	۱۰
سنہ ۳۰ بعد طوفان	خوردا ناگ بر تخت نشست در سنہ دوہزار طوفان	۱۱
سنہ ۲۶۷ طوفان	شاک موتی پیغمبر ختا از نور پیدا شدہ در کشمیر عبادت ہا کرد	ایضاً
سنہ ۳۱۴ طوفان	دین دانگ نوزدہم از نسل خوردا ناگ تخت نشین ہوا اسکے عہد میں اونابی ساناک لاؤکون پیغمبر بعد حمل ہشتاد سال کے پیدا ہوا اسکی [illegible] فقط	۱۲
سنہ ۳۷۱ صبا ۲	ظہور کون فوز [illegible]	ایضاً
	طوائف الملوکی	۱۳

نمبر شمار	حالات خاندان معہ اسما	سنوات
۱۴	سن وانگ معہ پسر کے دو شخص بادشاہ ہوے	
۱۵	مانگ وانگ یہہ بادشاہ طاقت نوبیل کی رکھتا تھا	
۱۶	جن کا در بادشاہ ہوا اسکی اولاد چھہ شخص ہوے	
۱۷	پانچ بادشاہ متفرق ایک بعد دوسرے کے ہوے	
۱۸	تن کا در نامی امارت سے بادشاہ ہوا بیس شخص اسکی اولاد مین ہوے	
۱۹	لن نا پردار امارت سے بادشاہ ہوا سوسش لوکی کے ہاتھہ سے مارا گیا فقط	
۲۰	خولن جی فراخنای سات شخص اسکی اولاد مین ہوے مدت سلطنت دوسواوتیس سال فقط	
۲۱	اکو دامی والی چورجہ	
۲۲	تن خون زو	
۲۳	سشن کا در داسکی جلوس کے تیسرے سال بادشاہ فراخنا نے خروج کیا	
۲۴	جن کا در دامارت سے بادشاہ ہوا دو شخص اسکی اولاد سے بادشاہ ہوے	
۲۵	کودی جوقا نیز و بعد اسکے شیرون بادشاہ ہوا	
۲۶	قوم خوے	
ایضاً	جونا برون بادشاہ ہوا نو شخص اسکی اولاد سے بادشاہ ہوے بعدہ قوم چورجہ خروج کرکے تمام چین پر قابض ہوئی اکودا سے	

نمبر خاندان	حالات خاندان مع اسما	سنوات
۲۷	توحق پسر قبیل خان معروف بہ التاخان مغولستان سے آ کے بادشاہ چین ہوا و شوخر آخر بن سلاطین چین ماچین کو بھاگ گیا	سنہ ۱۴۰۸ طوفان
۲۸	چنگیز خان نے سنہ ۶۰۹ ہجری میں ملک چین کو فتح کیا بعد تیرہ سال کے دوسرا بادشاہ اوکتائی خان ۳- بادشاہ مسوکا قاآن ۴- قوبلا قاآن ۵- تیمور قاآن ۶- خنشان قاآن ۷- باتیبو قاآن ۸- انندہ قاآن ۹- قلی قاآن ۱۰- تولک قاآن ۱۱- نوشیروان دارا ۱۲- لاقو تیمور ۱۳- بسودار ۱۴- ایکہ قاآن ۱۵- الملک قاآن ۱۶- ایلچی تیمور ۱۷- تاری قاآن ۱۸- تیفو قاآن اس بادشاہ نے مسلمانان جتا کو بے خطا غرق آب کیا اور خود آتش صاعقہ سے خاک ہوا سلطنت مغول کی بعد دو سو سترہ سال کے ختم ہوئی ۱۹- اتمہ خان اولاد سلاطین قدیم سے بادشاہ ہوا	سنہ ۲۵۸۸ طوفان
۲۹	خان جی تاتاری در سنہ ۱۶۴۴ع بادشاہ ہوا	سنہ ۴۷۵۵ طوفان
۳۰	کانکسی سنہ ۱۶۶۱ع میں بادشاہ ہوا	سنہ ۴۷۱
۳۱	کنگ سنہ ۱۷۲۶ع میں بادشاہ ہوا	۳۶ ۴۸
۳۲	کاہنگ در سنہ ۱۸۳۰ مسیحی بر سلطنت نشست	۱۳ ۱۹

اب چین و تاتار کی دونوں سلطنت ایک ہو گئی ہیں چینی سورج بنسی و تاتاری چندر بنسی اپنی کو قرار دیتے ہیں تمام شاہان جہان سے اپنی کو کلان تصور کرتے ہیں لہذا ملاقات غیر کفو کی ناجائز جانتے ہیں چنانچہ سنہ ۱۶۳۰ع سے تین سو برس پیشتر

بادشاہان ملک غیر نے چین کو سفیر بھیجنا مقرر کیا سب سے اول شاہ پرتگیز نے
اپنا سفیر تھوم پیریرا نامے چین کو روانہ کیا چنانچہ سفیر مذکور سنہ ۱۵۱۷ء مین مقام کنٹین
واقع چین مین پہونچا جب تک وہ پیکن مین رہا بخوبی خاطر اور مدارات رہی جیسا کہ
سفیرونکو چاہیے لیکن سلطان ملاکا جو شہنشاہ چین کا باج گذار ہے اوس نے
شہنشاہ سے شکایت کی کہ پرتگیز جو جزایر ہندوستان پر قابض ہین بہت بدعت
و زیادتی کرتے ہین اور جو لوگ سفیر بنکر آتے ہین وے جاسوس ہین اونکی آنے سے
اس بدشگونی کا احتمال ہے کہ تلوار اور آگ سے چین تباہ کردی جاوے شہنشاہ نے
یہہ بات اُسنکر پیریرا اور اونکے ہمراہیون کو قید کرلیا اور مقام کنٹین کو بھیجدیا
چھہ برس کے بعد سنہ ۱۵۲۳ء مین حکم قتل کا دیا شاہ پرتگیز نے جو دوسرا سفیر بھیجا وہ
چین تک نہ پہونچ سکا شاہ پرتگیز کو خیال ہوا کہ چین کے باشندونکو عیسائی کرنا چاہیے
چنانچہ فرانسیس زاویر صاحب اور ڈان دیگو پیرین صاحب کے ہمراہ کچھہ تحائف
دیکر شہنشاہ کے پاس روانہ کیا دونون سفیرونکو شاہ سوم پرتگیز نے بھیجا تھا جب
یہہ لوگ ملاکا مین پہونچے تو گورنر ملاکا سے نااتفاقی ہو گئی اس وجہ سے وہ لوگ
واپس آئے اسکے بعد شاہ پرتگال نے پھر سفیر بھیجے جو سنہ ۱۶۶۷ء مین بمقام
پیکن پہونچے الفاسو ششم کی طرف سے بھی کچھہ پیام دربارہ تجارت مقام بکوا کی
لیگئے تھے سنہ ۱۷۲۱ء مین شہنشاہ چین نے جان پنجم شاہ پرتگیز کے پاس سفیر بھیجے
اور یہہ شکایت لکھی کہ مذہب رومن کیتھلک کی جو پادری یہان آئے ہین اور
جن لوگون کو اونھون نے اپنے مذہب مین داخل کیا ہے وہ پادری چاہتے ہین
کہ وہ لوگ چین کے قانون سے پابند نہوں اسلیے شہنشاہ چین چاہتے ہین
کہ آپ ممانعت کرین کہ وہ لوگ ایسی کارروائی سے باز رہین دو سال کے بعد
چین مین جدید بادشاہ تخت نشین ہوا اوسنے قطعی حکم دیا کہ عیسائی مذہب کا کوئی
پادری چین مین نہ آنے پاوے اور نہ کوئی شخص اپنا مذہب تبدیل کرے اسکے بعد
پھر یورپ سے سفیر روانہ ہوے جنکا نام الکزنڈر مٹلو ڈسوزا مسٹر فارد مگلین تھا سنہ ۱۷۲۷ء

۱۷۲۶ء بمقام مکوا پہونچے اگرچہ شہنشاہ کو عرصہ تخت نشینی کا تھوڑا گذرا تھا
مگر اونھون نے گورنر کنٹین کو اس بیان سے حکم بھیجا کہ مین چاند سورج کا
حکم دیتا ہون کہ پیکن مین بہت دور سے سفیر آگئے ہین اونکو بہت اچھی طرح سے
یہان آنے دینا اور تواضع کرنا اور جب تک وہ وہان رہین رہنے دینا
جو اسطرف آنا چاہین تو اونکو بہ آرام تمام روانہ کرو چنانچہ ۱۷۲۷ء مین یہہ سفیر
پیکن مین داخل ہوے ۱۸ مئی ۱۷۲۷ء کو اونکا سلام شہنشاہ سے ہوا
سات صندوق محمولہ تحایف سفیرون نے شہنشاہ کے روبرو پیش کیے
شہنشاہ نے وہ تحفہ قبول کیا اور کہا مین نہایت خوش ہون شاہ پرتگال مجھسے
دوستی کا برتاؤ کرتا ہے میری دلی خواہش ہے کہ باہم دوستی قایم رہے
شاہ چین نے سفیرونکی دعوت کی اور اپنے ساتھ اونکو کھانا کھلایا شاہ
چین نے اپنے ہاتھہ سے سفیرونکو شراب دی اور حکم پینے کا دیا اونھون نے
پی لیا اور یہہ شاہ نے کہا کہ مین شاہ پرتگال سے خوش ہون یہہ کہکر رخصت کیا
پھر ۱۷۵۲ء مین شاہ پرتگال نے پیکن کو سفیر روانہ کیے شہنشاہ چین نے جب
سفیرون کی آنے کا حال سُنا تو فوراً مندرجہ ذیل کے حکم جاری کیے مین حکم
جاری کرتا ہون کہ سلطنت پرتگال اب خراج گذار نہین رہی وہانسے سفیر آئے ہین
فی الحال مقام کو ہین مین وہان کے بادشاہ نے سفیرونکو مع تحفہ کے اس
غرض سے بھیجا ہے تاکہ دوستانہ طور ٹکر مار کے میری مزاج پرسی کرین ایک
منڈارن گورنر کو اونکے استقبال کا حکم دیا اور ملازمون سے سمجھا دیا کہ شور
غل نہ مچانا اور یہہ نہ کہنا کہ خراج دینے آئے ہین جسمین وہ سفیر ناراض ہوجاوین
۲۰ اپریل ۱۷۵۳ء مین گورنر مذکور نے سفیر اعظم کو ہوادار پر جسمین چینی کہار
لگے تھے سوار کراکے اور بہت سپاہی ہمراہ کرکے پیکن کو بھیجدیا دوسرے روز
شہنشاہ چین نے دربار عام مین سفیرون سے ملاقات کی تحایف گذرانیدہ
سفیران قبول فرمایا اور اپنی طرف سے عمدہ تحائف دیکر رخصت کیا پانچ برس کے بعد

پیروسے گریٹ شہنشاہ روس نے ایک سفیر چین کو بھیجا شہنشاہ نے نہی اوسکا
استقبال مثل اور سفیرون کے کیا بروقت ملازمت کے سفیر نے تین بار سجدہ
نو بار سلام کیا سفیر نے قبل سجدہ وسلام کے شہنشاہ روس کی چٹھی کو پیش کردیا
اور کہا کہ اگر اس چٹھی کو لیکر سجدہ وسلام کرونگا تو میرے شہنشاہ کی توہین ہوگی
بعد اسکے شاہ ہالنڈ نے ۱۷- جولائی ۱۶۵۶ء مین اول سفیر بھیجا پیکن مین داخل ہو
۱۶۵۶ء مین بعد تحریرات باہمی شاہان کے شاہ چین نے حاضری سفیر کی دربار مین
قبول فرمائی بذریعۂ اخبارات معلوم ہوا کہ جب سب سفیر دربار مین حاضر ہوے
اور سفیر انگلستان نے شہنشاہ کی صورت دیکھی تو شہنشاہ چین کی جاہ وجلال
اور دربار کا جلوس دیکھکر زبان بند ہوگئی غش آگیا اور سفیرونکا سلام ہوا کسی سے
ہمکلام ہونے کا موقع نہ ہوا شاہ چین ملاقات سفیر مین توہین سمجھتے ہین لہذا
ہمیشہ انکار رہتا ہے اب جو حال دربار چین کا ۱۶۷۶ء مین سفیر روس نے لکھا ہی
لکھا جاتا ہے شہنشاہ کے تخت کی دونو طرف ایکسو بارہ سپاہی کھڑے تھے ہر شخص
کے پاس جھنڈی تھی اپنی اپنی وردی پہنے ہوے تھے ہر شخص کی ٹوپی سیاہ تھی
اور زرد پر اوسمین لگا ہوا تھا تخت کے پاس بارہ معزز شخص کھڑے تھے
ہر شخص کے پاس زرد چھاتا تھا اونکے نزدیک دس آدمی اور کھڑے تھے ہر ایک کے
ہاتھہ مین ایک ایک گردہ مثل سورج کے تھا اونکے قریب دس آدمی
اور کھڑے تھے اونکے ہاتھہ مین گردہ مثل چاند کے بعد اونکے سولہ آدمی اور کھڑے تھے
جنکے پاس سولہ برچھی تھی اونکی برچھی مین رنگ برنگ کی چٹھی لگی تھی اونکی بعد
ایکسو چھتیس ۱۳۶ آدمی شاہی نشان کو تھامے ہوے کھڑے تھے ان نشانون مین
طرح طرح کا کپڑا تھا اوسمین شاہی علامتین بنی ہوئی تھین سواے ان لوگونکے
شہنشاہ کے تخت کی گرد چینی سردار کھڑے تھے سب کی پوشاک یکسان تھی
تخت کے زینہ کی دونو طرف چھہ چھہ گھوڑے سفید رنگ کے کھڑے تھے
ہر ایک گھوڑا جواہرات سے سجا ہوا تھا اس عرصہ مین آواز ایک گھنٹہ کی آئی

یہہ آواز ختم نہین ہوئی تھی کہ وزیر اعظم تخت کے پاس مع تنیس سرداروں کے
جاکے ادب سے نہایت جھک کر آداب بجالایا اونکے بعد تیس معزز اور آئے آداب
بجالائے اونکے بعد مقام زدا زن کے سفیر آئے اونکو وزیر دوم نے تخت کے
پاس لیجا کر سجدہ کرایا بعدہ مقام لوما کا سفیر آیا او سکے ساتھہ وزیر سوم گیا اور
سلام کرایا یہہ دونون سفیر بڑے جلوس سے تخت کے پاس گئے تھے بعد
اوسکے وزیر درجہ اوّل نے کا آیا اور گورنر کنٹین سے پوچھا کہ تمہارا درجہ کیا ہے
علی ہذا الملک چین کے سفیرون سے بھی اسیطرح استفسار کیا جب سب کا درجہ
اوسکو معلوم ہوگیا اوسوقت اوسنے سبکو درجہ بدرجہ کھڑا کیا جس جگہ شہنشاہ کا
تخت تھا وہان پر ہشت پہلو حصار بنا ہوا تھا اوسکے اندر زمین ۲ پتھر پتر سے
جڑے ہوئے تھے جس شخص کا جو درجہ ہوتا تھا اوسکو اون پتھرون پر کھڑا کیا جاتا تھا
اور ہر ایک پتر پر ہدایت لکھی ہوئی تھی بعض پتھرون پر کھڑے ہونے والیکو
ہدایت تھی کہ گھٹنو نکے بل کھڑا ہو اس طرح سے ہر ایک کو ہدایت مختلف تھی
جب وزیر نے ہر ایک سفیر کو درجہ بدرجہ کھڑا کر دیا اور اوسنے علیحدہ کھڑا ہوکر بہ آواز
بلند کہا کہ اے سفیرو دسوین پتھر تک تم لوگون کا درجہ ہے تم جاؤ جب سفیر گئے
تو نقیب نے آواز دی کہ تخت کے روبرو کھڑے ہو جب سفیرون کو نقیب نے
آواز دی لہ ٹھہرو پھر نقیب نے کہا کہ تین دفعہ سجدہ کرو جب سفیر سجدہ کر چکے
تو اسیطرح پھر نقیب نے سفیرونکو تین مرتبہ سجدہ کرایا اور اوٹھایا بعدہ نقیب
نے کہا اپنی اپنی جگہ پر واپس جاؤ چنانچہ سب سفیر واپس آئے اور اونھین
پتھرون پر کھڑے ہوئے بعد اسکے سفیر ہالنڈ اور سفیر شاہ مغل کو ایک وزیر تخت
کے قریب ہمراہ لیگیا جس جگہ ایک شامیانہ تنا ہوا تھا جو بین شامیانہ کی
چاندی کی تھین اور تخت جسپر شہنشاہ بیٹھے تھے وہ تخت ایک عمدہ نہایت
سنگ مرمر کے تخت پر رکھا تھا جب یہہ دونون سفیر وہان پہونچے تو پھر اونسے
سجدہ کرایا تھا اوسکے بعد بیٹھنے کا حکم ہوا اور لکڑی کے پیالون مین چاء پینے کو

ہلی اور جو لوگ وزیرون کی ہمراہ تھے وہ علیحدہ کھڑے دیکھا کیے بعد اسکے
پھر گھنٹہ کی آواز آئی اوس آواز کے سنتے ہی سب لوگ پھر سجدہ مین گر پڑی
سفیرون نے چاہا کہ شہنشاہ کا جمال دیکھین لیکن شاہ چین کو سردار و وزیر
اسطرح پر گھیرے ہوے تھے کہ شاہ مطلق نظر نہ آتے تھے جس تخت پر
اجلاس شاہ تھا وہ سونیکا تھا جواہرات جڑے تھے نظر نہین ٹھہرتی تھی
شہنشاہ کے پس پشت خاندان سلطانی کے لوگ کھڑے تھے اور اور
ملکون کے والیبر اسے کھڑے تھے اوسوقت سبھون نے حسب حکم کاٹھ کی
پیالے مین چای نوشی کی اور سب لوگ عمدہ عمدہ پوشاک پہنے ہوے تھے
اونکی پوشاک پر زردوزی سے شاہی علامتین اژدہا سانپ وغیرہ بنے ہوے
تھے اونکی ٹوپیان بھی زردوزی کی جواہرات سی مرصع تھین جسکا جیسا درجہ تھا
مطابق اوسکے جواہرات ٹکے تھے کم و بیش علی قدر مراتب چالیس سپاہی گرد
شہنشاہ کے تیر کمان لیے کھڑے تھے اس جلوس سے پون گھنٹہ تک
شہنشاہ نے تخت پر اجلاس کیا بعدہ برخاست ہوئی حکم تھا کہ جب شہنشاہ
برخاست کرین اوسوقت سب لوگ سجدہ مین گر پڑین مگر جوزف ڈی کیمبر
جو ایک سفیر تھا اوسنے سجدہ سے سر اوٹھا کر شہنشاہ کو دیکھا اوسوقت شاہ چین
نے بھی اوسکو دیکھا تو معلوم ہوا کہ شہنشاہ بہت خوبصورت اور کم سن ہین
شہنشاہ سر سے پیر تک سونے اور جواہرات سے مغرق تھے اوپر نگاہ نہین ٹھہرتی تھی
شاہ نے کسی سے کچھہ کلام نہین کیا تشریف لیگئے شاہ اکثر محلسرا کی اندر رہتے ہین
بعد برخاست کے سفیرون کی دعوت ہوئی ایک بڑا عہدہ دار واسطے انتظام
دعوت کے مقرر ہوا اوسنے ایک گوشہ مین میز بچھوائی اور اوسکے اوپر آکے بیٹھہ گیا
اور سب خانساماں لوگ پوشاک زری کی پہنے ہوے تھے مگر کھانا سب نیم خام تھا
جب سب لوگ کھانا کھا چکے اور اوٹھنے پر ہوے تو جو شخص واسطے کھانا کھلانے کی
مقرر تھا سفیرون سے اوسنے کہا کہ ہمارے ملک کا دستور ہے کہ جسقدر کھانا بچے

آپ لوگ اپنی اپنی جیبون اور پتلونون مین بھرلین اوسوقت عجب کیفیت تھی
ہر شخص کی جیب اور پتلون سے شوربا و شراب اور پانی ٹپکتا تھا کھانی مین
بجاے گھی کے چربی تھی اوسوقت جملہ سفیر جیبون سے تنگ و عاری تھے
گھر تک پہونچنا دشوار تھا شاہ ڈچ نے ۱۶۶۶ء مین پھر سفیر بھیجے وہ لوگ
بہ سہولت تک پیکن مین رہے اونکی نہایت حقارت ہوئی اونسے لاانتہا سجدے
کرائے گئے اور کسی مقدمہ کی گفتگو بھی نہین ہوئی ۱۷۹۲ء مین لارڈ میکارٹنی صاحب
سفیر شاہ انگلستان پیکن مین داخل ہوے جس روز یہہ سفیر روبرو شاہ چین کے
پیش ہوے اوس روز شہنشاہ مع اپنے اہالی خاندان کے دربار مین آئے تھے
اور بوجہ اعزاز سفارت انگلستان کے شہنشاہ نے حکم دیا کہ کل سردار انگریزی
کپڑے پہنین سفیر مذکور نے اسطرح حال لکھا ہے کہ شہنشاہ چین اوس روز
مخملی پوشاک پہنے ہوے تھے اور زردوزی اوسپر کام تھا اور انگلستان کا
تمغہ لگائے ہوے تھے شہنشاہ کا وزیر یونیورسٹی اکسفرڈ کا تعلیم یافتہ ہے
یہہ سفیر شاہ انگلستان کی طرف سے چٹھی اور ایک بکس جواہرات کا لیگئے تھے
حسب ہدایت کے بکس اور چٹھی کو سر سے اونچا کیے ہوے شہنشاہ کے روبرو
لیگئے جب زینہ پر چڑھے آداب بجالا کے بکس و چٹھی شہنشاہ کے نذر کیا
شاہ چین نے خوش ہوکر دونون ہاتھ بڑھاکر بکس کو لے لیا اور سفیر کو ایک
شاہی عصا جو جواہر سے مرصع تھا عنایت کیا اسطرح کے عطیہ کی چین مین
بڑی منزلت ہی سفیر انگلستان کی بہت اچھی ملاقات ہوئی گورنمنٹ انگلش کو
خیال ہوا کہ شاہ چین نے ہمسے دوستی کا برتاؤ کیا اور شاہ نے اپنے سردارون
اور امیرون سے سفیر کو انعام دلوایا شاہ چین نے فرمایا کہ تمھارے ساتھ
ایک شخص ایسا چاہیے جو تمھاری چٹھی کا ترجمہ زبان چینی مین ہمکو سناوے
چنانچہ سفیرون کے ساتھ ایک لڑکا جارج اسٹنٹین تھا جسنے سفیرون کی باتکا
ترجمہ شاہ کو سنایا شہنشاہ اوس لڑکے سے نہایت خوش ہوے اور ٹھوہ مجملہ

اشرفیون کا جو شاہ کے پاس ہروقت رہتا ہے لڑکے کو مرحمت ہوا سفیر
انگلستان کی شاہ چین نے دعوت بھی کی اپنے ساتھہ میز پر کھانا کھلایا شراب
اپنے ہاتھہ سے دی اور خود شراب پی اور کہا مین جام تندرستی شاہ انگلستان کا
پیتا ہون اور یہہ کہتا ہون کہ وہ بھی میری برابر بڑھے ہون شاہ چین کی عمر
۴۳ سال کی تھی لعد اسکے ۱۸۱۶ع مین گورنمنٹ انگلستان نے لارڈ املہرسٹ صاحب
کو پھر سفیر مقرر کر کے چین کو بھیجا پھر وہ بات نہ ہوئی بلکہ اہانت ہوئی فقط

سوال اہل یورپ بوجہ مجاز ہونے جزیرہ سرندیپ سیت بندہ رامیسر سے لنکا قرار دیتے ہین
اوس لنکا کو اہل ہند سونے کی لکھتے ہین اور یہہ سرندیپ تو ویسا نہیں ہے پس
اسکی کیفیت کیا ہے فقط جواب لنکا جسکا نام ہے وہ بگواہی حکماے یونانی
زرینہ ہے یعنے سونے کی ہے وہ باون درجہ عرض معمورہ جانب جنوب زیر
خط استوا ہے جسکو حکما مقام دیوزادان کہتے ہین و زان بعد مقام پریان وبعدہ فرشتگان کا
قیام ہے اس مدارج تک جہازران نہین جا سکتے یہہ کیفیت اہل ہند و حکماے
یونان نے بقوت اشراق دریافت کی اہل یورپ پر منقول نہین ہین اہل ہند لکھتے ہین
کہ چارون حدود معمورہ چارون سمت پر چار شہر سونے کی دیوارون سے بنے آباد ہین
اوتر سدھ پور جنوب لنکا مشرق مین جمکوٹ مغرب مین رومک ہے یہہ چار شہر
بہ چار دیواری زرینہ آباد ہین حکماے یونان بھی گواہی دیتے ہین چنانچہ مشرق
ہند و جمکوٹ سونے کا لکھتے ہین حکما کنگ دژ زرین خشت کا حصار قرار دیتے ہین
اور ہند و لنکا اردہ ریکھا یعنے استوا کے نیچے قرار دیتے ہین اور حکیم ابو ریحان
بھی کتاب تفہیم مین لکھتا ہے کہ خط استوا ابتدائے جزائر و قواق سے شروع ہوکر
جزیرہ کلہ و دیوہ و سراندیپ و جزیرہ ضراوہ سے کہ زمین زرین ہے گذر کر بحر ظلمات مین
منتہی ہوتا ہے غرضکہ لنکا جسکو حکما قبۃ الارض کہتے ہین اور جسکو حد جنوبی آبادی عالم کی
اہل ہند نے قرار دی ہے وہ یہہ سراندیپ نہین ہے کہ جسکے نام کی معنی سے خلاف
پایا جاتا ہے شہر مندری مین سکونت دیوتا کو کہتے ہین پھر راون کیونکر رہا اگر

راون دیت اسمر رہتا ہوتا تو اُس سرندیپ نام ہوتا غرضکہ سرندیپ وہ لنکا سونے کی جسپر سے دُھروا معمورہ عالم کا باندھا ہے نہیں معلوم ہوتا مگر اسکے ساتھ یہہ بھی ہے کہ اب سونے کی لنکا کا پتہ بھی نہیں معلوم ہوتا اب قیاساً دو گمان ملتی ہین ایک تو یہہ ہے کہ جس وریعہ سے حد آبادی اہل ہند نے قرار دی ہے اوس حد تک بوجہ کثرت برف کے اب لوگ نہ گذر سکے لہذا درگذر کی یا آنکہ بقول حکما چھبیس جزایر بقولی چوبیس جزایر نا اوات جو بہشت آسا تھے وے طوفان بحر محیط مین غرق ہوئے عجب نہین کہ اونھین مین وہ لنکا ہو غرضکہ جو حد و دعالم کے اہل ہند و حکما نے لکھے ہین وے نشان کل حکما کے حال کو اب تک ملے نہین لہذا اونپر عمل نہین اہل یورپ ابتک تلاش انتہائے معمورۂ عالم سے غافل نہین ہین تلاش ہوتی جاتی ہی اور آبادی معلوم ہوتی جاتی ہے عجب نہین کہ تحقیقات بیانات حکمائے سابقین بھی ہوجاے فقط سوال ہفت اقلیم کی تقسیم حکما نے سایہ سبعہ سیارہ مین کسطرح سے کی ہے کون کون ملک کس کس اقلیم مین بیان کیا ہے جواب تقسیم ہفت اقلیم حکمانے بہ تفصیل ذیل کی اقلیم اول کا نام اردہ ہے یہہ ولایت سایہ زحل مین ہے مسافت اسکی جملہ اقالیم سے زیادہ ہے ابتدا جزایرہ فواق و بلاد چین و ہند و جزایر سرندیپ اور چھوٹے جزیرے اور بڑے جزیرے بحر ہند و جزو ولایت حضرموت و عدن و دیگر بلاد یمن و قمر و جزیرہ سرب بحر قلزم و ولایت بربرہ حبشہ و دریاے نیل و مصر وو و بحر فرنگ و شہر غانہ و معدن الذہب انتہا تا بحر مغرب اقلیم دوم کا نام سعرب ہے بقول پارسیان تعلق بمشتری بقول ابوالمعشر بسایہ آفتاب ہے ابتداے بلاد چین و ہند و جبال وامرون و دیار مفتوح دارین و منصورہ و نا بہ و نیل و بحر فارس و ولایات عمان و حجاز و یمن و بحر یثرب و تہامہ و بحر قلزم و حبش و بربر و مرارات نیل ولایت سبا و نوبہ و افریقہ و بلاد ضعید و عبدالمومن انتہا بحر مغرب اقلیم سوم کا نام اورجین تعلق مریخ کے ہے بقولی عطارد ابتداے بلاد چین

وقندھار وکشمیر وسندھ ومکران وکابل ولایت افغانستان وزابلستان و
کرمان وسبالکارہ وفارس وخراسان واصفہان وعراق وعرب وشام و قسطنطنیہ
وبیت المقدس و ولایت مصر وبرھما وافریقہ وقروان وطرابلس وقطیجہ ہے انتہا
بحر مغرب اقلیم چہارم کا نام بدرجیس ہے یہہ تعلق مشتری سے
یا آفتاب سے ہے ابتداے مشرق بلاد چین سے وہی یعنی ہرات
وتبت وختنا وختن وصفانیان وکشمیر وبدخشان وماوراالنہر وخراسان و قہستان
وقومس ومازندران وختلان وعراق وعجم وکردستان وآذربایجان ارمینیہ کبیر
وبعضے دیار کبیر روم وارمینیہ اصغر ودربین روم ولایت اندلس وجدہ اومجمع البحرین
خلیج فارن ہین منتہی ہے اقلیم پنجم کا نام آذرپرست ہے تعلق زہرہ
سے ہے ابتداے مشرق ولایات خطا وقراقرم وسکت وکاشغر وجاج وسنجاب و
دیار الفور وبلاد قوسان وماوراالنہر وبخارا وسمرقند وبہر وسرو فرغانہ وخوارزم
وجہ جابنیہ وحرزہ ولایت ارزن وگرجستان ارمینہ اکبر روم خلیج قسطنطنیہ ولایت
فرنگ وطلنطہ انتہا بحر مغرب اقلیم ششم کا نام خرست ہے تعلق
بہ عطارد بقولی بمریخ ابتداے مشرق دیار یاجوج ماجوج و ولایت قاقون
وکیتمال وفرخار ومرغر وسعین وبلغار وسلیکا وشت جزر وبحد اسکندر و ولایت
قسطنطنیہ وبلاد فرنگ وحد معادن فضہ انتہا بحر مغرب اقلیم ہفتم کا نام
قمر ماتین ہے تعلق قمر سے ہے ابتدا مشرق دیار یاجوج ماجوج ولایت
کیمال وتوربہا واتراک وصحرا اشینان صقالیہ وبحر طالطیفون بحر فرنگ انتہا
بحر مغرب سوال رو سے زمین کی تقسیم اہل ہند نے کس طریق پر کی ہے
جواب منجمان ہند نے تقسیم اقالیم کی ابسا یہ نو گرہ یعنے نہ ستارہ کے
نو کھنڈ یعنے نو حصہ قائم کیے ہین جو کہ دو حصہ تاریکی کے حکما نے واگذار کیے
وہی دو حصہ تاریکی اہل ہند نے ابسا یہ راہو وکیت یعنے راس و ذنب کے قائم
کیے نام کھنڈون یعنے حصون کے یہہ ہین بہرت کھنڈ کیر کھنڈ ہر کھنڈ

کر کھنڈ ہرن مئی کھنڈ رمنیک کھنڈ بھدراسو کھنڈ کیت مال کھنڈ الاورت کھنڈ
تقسیم بھرت کھنڈ خاص کی پچاس دیس پر قرار دی ہے انگ دیس
بیجناتھ سے بھونیسر تک اندھر دیس ازانروے جگناتھ تا بھرامبیک
اونتی نامر بدر نی سے سلادر تک آبھر دیس مابین کوکن سے دریای پتی تک
اندرپرست ازغرب تا شمال کورچھیترا و کفل دیس اوڑیسہ بنگ دیس
بحر اگر سی برہمپتر تک پانچال اب کنپلا مشہور ہے بیرابھ دیس
ندر نتھ دیس سے جنوبی اندرپرست تک پانڈ دیس جنوبی کام لوج سے
غربی سراتھ تک بھوناننت کشمیر سے جانب غرب کامروپ تک بدر دیس
میان نیرانتھ و بیدم پر بر دیس مایاورت سے سب سنگ تک بدیہہ دیس
ایک حصہ نزہت کا بلبھدر دیس حد نامعلوم ترپر دیس کولپیر سے
سب گرد ارالریاست تیراتبلنگ دیس سری ہٹ سے چوبی ناہبیسر تک
چول دیس مابین دراوڑ و تیلنگ سوراشٹر دیس جنوب ماگدہ سے
بندہیاچل تک سنگھ لاٹھ دیس شرقی مرودیس جنوبی کاماور تک
سندھ ہپ یعنے سندھ حد نامعلوم سوسٹر حد نامعلوم سری ہٹ
تنیسر سے مہودوہ تک کلنگ دیس جانب شرقی جگناتھ سے دریاے
کرستا تک کیرل دیس برہمپتر سے جنار دن تک کشمیر سارداستھ سے
زعفران زار تک کرنانٹ دیس رام ناتھ سے رنگناتھ تک کام لوج
پانچال سے شرقی ملیچھ دیس تک کوشل دیس شرقی گوکرن سے شمالی
آریاورت و تپر بھیکا کنکنٹ گرنار سے گروہر کوٹ تک کوکن دیس
مشہور کیکئی دیس برہمپتر سے کامروپ تک گور دیس ہستناپور سے
جنوبی کورچھیتر شرقی پانچال گوڑ دیس بنگالہ سے نہوس تک کنتل دیس
حد نامعلوم گولاپور مشہور معروف لاٹ غربی اونتی جنوبی بیدربھ
ملی مو کا پین سے ملیبا گر تک مرو دیس شرقی گرنار سے لیکر غربی دوارکا تک

ہاروادیش اونتی سے گوداوری تک کچھہ دیس شرقی گنیسر سے جنوبی
سمدر تک مالکدہ بیاسیسر سے تپت کنہ تک متسیر دیش جنوبی بلندھر
غربی کچھہ منگلا کچھہ غربی کوکن سے سمدر تک ہونلیش جنوبی کامگر شمالی
کوہستان شمال نیپال کچھہسر سے جوگنی تک آریاورت گنیس کر سے
مارجار تک تیرتھہ راج یعنی پراگ اسی مین ہے نام نامعلوم بھدرکالی سے رام درگا تک
نام نامعلوم کامگر سے دوارکا تک فقط سوال شہر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی
حدود و آبادی کی کیا صورت ہے فقط جواب مکہ معظمہ داخل ولایت حجاز ہے
شرقی اسکے کوہ ابوقبیس ہے اور کوہ قیقعان غربی کوہ منا ما و کوہ شروان مشرف ہے
باسم منا ومزدلفہ و کبش قربان حضرت اسمعیل کا اس منا پر ہے اوپر تھا
اس زمین پر زراعت نہین ہوتی سکتا ہے مکہ کو جو کچھہ ضرورت ہوتی ہے تو شہر طایف سے
منگوا لیتے ہین طائف چوبیس کوس کے فاصلہ پر ہے یعنے آٹھہ فرسنگ سے ہے
آبادی طایف کی نزدیک کوہ غزوان کے ہے اس کوہ پر کثرت برف بہت ہوتی ہے
آب و ہوا طایف کی مکہ سے بہتر ہے ابتدا تو طایف مین بجز آب زمزم سے کوہ چاہ ہیں
گہرا عمیق ہے اور پانی تہ تھا اور وہ بھی شور تھا باشندے لوگون کا یہ بیان ہے
کہ ابتدا مین آب زمزم سفید تھا اب ناپاکی دست کفاران سے سیاہ ہو گیا بعدہ
زبیدہ خاتون ملکہ ہارون رشید نے نہر جاری کرائی اور مکہ میں پہونچائی اب بھی
موجود ہے آدمی سیاہ فام ہوتے ہیں مدینہ منورہ اس شہر کا ابتدا مین یثرب نام تھا
محمد صاحب نے مدینہ نام رکھا یہ شہر متعلقہ ولایت حجاز یعنے عرب ہے یہ شہر
زیر کوہ احد کے واقع ہے شرقی اس شہر کے رود عقیق ہے و غربی و شمالی
کوہ احد ہے مدینہ سے دو فرسنگ یعنے بارہ میل انگریزی کوہ احد ہی محمد صاحب نے
بتدبیر سلمان فارسی کے گرد اس شہر کے خندق کھدوادی یہ شہر مکہ سے چھوٹا ہے
ہوا یہان کی نہایت گرم ہے آدمی سیاہ فام ہین جو کہ خوابگاہ محمد صاحب کی حضرت
عایشہ رض کے محل مین تھی لہذا اتفاق رحلت حضرت محمد صاحب کا اوسی محل مین ہوا

اب وہ مقام داخل مسجد ہے اور روضہ منورہ بھی اسی شہر مین ہے دونون جانب قبر محمد صاحب کے
راست وچپ قبر حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کی واقع ہے اول مین یہہ زمین افتادہ
تھی اسکو محمد صاحب نے خرید کرکے اوسمین مسجد وگھر خام وپختہ تعمیر کرا کر حضرت
عمرؓ وحضرت عثمانؓ نے افزونی عمارت کی ولید بن عبد الملک مروان نے بہت
عمارت بنوائی محمد بن عبد اللہ العباسی نے اور فراخ کیا ماموں خلیفہ نے
اوسپر بھی اضافہ کیا اب تک قائم ہے مشرق شہر کے مقابرے وہان پر قبر
ابراہیم بن محمد صاحب و دیگر بنات حضرت مصطفےٰ و اصحاب امیر المومنین حسنؑ و عباسؓ عم النبی
و امام زین العابدینؑ و امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ و عثمان بن عفانؓ و اکثر صحابہ عظام مدفون ہین

بحث سوم در اذکار مذہبی

سوال عقائد مذہبی اہل ہند کے کسقدر ہین جواب اہل ہند کے عقائد
مذہبی کل آٹھ ہین عقیدہ اول برہمہ واجب الوجود تمام و کمال فوق و اتم
تمام جہات سے ہے اور عالم ہے بہ کلیات وجزیات وحدہ لاشریک جملہ
اشیا وجود و علم و سرور عین ذاتش ہے عقیدہ دوم بید قدیم ہے
انکار اوس سے کفر ہے عقیدہ سوم تناسخ یعنی مکرر پیدا ہونا انسانوں کا
صحیح تا وقتیکہ سلسلہ جزاے اعمال کا انجام کو نہ پہونچے اور جملہ نفوس انسانی
اپنی کلیات مین نہ ملجاوین اسکو لگہہ پیرے کہتے ہین عقیدہ چوتھا مکت
یعنی نجات آمد و رفت سے بغیر معرفت خداوند حقیقی وبدون شناخت ذات
اپنی کے حاصل نہین ہوتی عقیدہ پانچوان افعال انسان کے تین طرح کے
ہین ایک سنچت جو کہ پیدایش اول مین کرچکا ہے نتیجہ اوسکا اب دیکھتا ہے
دوسرا پرالکام یعنی جواب کرتا ہے نتیجہ اوسکا پیدایش آیندہ مین دیکھیگا
تیسرا پراربدھ یعنی مشیت ایزدی تقدیر عقیدہ چھٹوان نفس ناطقہ انسانی
عکس جمال آفتاب یزدانی کا ہے سرور محض ہے بری موت سے معرفت
اوسکی معرفت رب موجود کی جملہ موجودات اوس مین موجود ہین بمقتضاے

اعمال کے فرشتہ سے لیکر جمادات تک سیر کرتا ہے یعنے پیدا ہوتا ہے اور
بعد تزکیہ نفس یعنی ریاضت سے پھر اپنی اصل کی طرف رجوع ہوتا ہے یعنی
مکت ہوجاتا ہے عقیدہ ساتوان جو کہ ذات اوس یگانہ بیمثل کی فہم و ادراک
سے باہر ہے لہذا واسطے پہونچنے اوس مرتبہ اعلے کے تصور مظاہرات نورانیہ
یعنی دیوتاؤن کا زینہ قرار دیا تا بتوسط اوس مظاہر کی صورت وصال لازوال کی
حاصل کریں عقیدہ آٹھوان انسان کو بباعث تعلق بدن کی تین طرح کا
دین واجب ہے ایک دین دیوتاؤن کا جگ وغیرہ سے ادا ہوتا ہے دوسرا
قرض عابدون کا اور علما کا ادا ہونا تحصیل علم و تعلیم علم سے ہوتا ہے تیسرا
قرض بیاکان یعنی پترونکا بعد حصول اولاد کے ادا ہوتا ہے فقط سوال
بید و شاستر و پران و اسمرت وغیرہ اور چودہ بدیا کے کیا نام ہین۔
جواب بید چار ہین رگ و سام و ججر و اتھربن شاستر چھہ ہین
نیاے میمانسا پاتنجل بیدانت بیسیکھک سانکھہ شاستر پران اٹھارہ
ہاں کتھلے پران بھوکھہ پران سری مت بھاگوت جمہہ بیورت برہمانڈ پوران
باے پوران بامن پران ناردی پران باراہ پران لنگ پران برہمہ پران
اگن پران پدم پران اسکند پران کورم پران لنگ پران گرڑ پران سنتی پران
اسمرت اٹھارہ ہین منو اسمرت جاگ والک اترا انگرا اشٹا گوتم پراسر
سنکھہ لکھت بس ہاریت بشسٹ جم شاتاپ اپستنب کاتیاین برہسپت
دچھہ فقط اپ بید چار ہین جو چارون بید سے نکلے ہین آیر بید علم طبابت
از بید اول دھنر بید علم تیر اندازی از بید دوم کاندھرب بید از بید سوم ارتھہ شاستر
از بید چہارم
اور بارہ حاصلات دنیا
اپ پران بھی اٹھارہ ہین جو بعد ان اٹھارہ کی ایاجون کی تالیف کیے
سورج پران ناردی پران نارسنگھہ پران سیوادھرم پران رودر اس پران
کابیل پران مانو پران سوکر پران اسکو اوسیس کبھی کہتے ہین وارن پران

برھمانڈ پران[۱۵] کالی پران ماہیسر[۲] پران مانڈ پران[۳] شاست[۱۴] پران ادوتی پران[۵] بھاگوت[۱۶]
اسکو پارم ہنس سنگھتا بھی کہتے ہیں کو[۷]م پران[۸] پار[۹]اتھری

اُپ اسمرت بھی اٹھارہ ہین تالیف متاخرین

انگرا[۱] جاپال[۳] ناجکت[۳] سانکھیہ[۴] لوکاکش[۵] کسپ[۶] بیاس[۷] سنت[۸] کمار[۹] شنتر[۱۰] جنک[۱۱]
بیاگھر[۱۲] کا[۱۳]یاپن[۱۴] جات کرانی[۱۵] کپنجل[۱۶] بودیاین[۱۷] کناد[۱۸] بسوامتر[۱۹] سمنت

چودہ ودیا کے نام

شکشا[۱] کلپ[۲] بیاکرن[۳] نرکت[۴] جوتش[۵] چھند[۶] بید[۷] اونتر[۸] میمانسا[۹] اگم[۱۰] بدیا[۱۱] ورچہ[۱۲] الشاستر
سوال خلاف بید کے او تین شاستر ہین اونکے کیا نام ہین جواب جین بودھ
و چارباک یہہ طریق پاستک سے یعنے دہریہ ہین سوال اہل ہند نے اپنی
پوتھیوں مین چار برن قائم کیے ہین فی زمانا دو برن چھتری و بیس بوجہ قبول
مذہب بودھ کے خراب ہوگئے ہین انکی کیا کیفیت ہے اور دو برن برہمن و شودر
جو باقی رہے انکی کیا حیثیت رہی جواب فی الحقیقت جو ترتیب برن ابتدا مین
ہوئی تھی وہ زمانہ منقلب مین نرہی کیفیت تواریخی یہہ ہے کہ مابین مذہب برہمنان
و جینیان و چارباکان و بودھیان کے مخاصمت مذہبی بہت رہی ہمیشہ کشت و خون
جدل و قتل ہوتا رہا جب زمانہ بودھیون کا آیا سمی ساکے سنگھ گوتم فرزند راجہ
راجہ سدھودن والی پٹنا بہار کا اوتار ہوا اونکا دین رواج پایا مذہب برہمنون کا بالکل
غایب ہوگیا بودھیون نے ہزارون پوتھیان مذہبی برہمنونکی پانی مین ڈبودین
یہہ کیفیت دو ہزار برس تک رہی پھر عروج برہمنون کا ہوا اوس حالت مین
بار دوم بوجہ خراب ہونے دو برن کے یعنی چھتری و بیس کی ترمیم کی گئی
یعنی برہمنون نے واسطے درستی اصالت کے عورات دونون برن کی اپنے
تصرف مین لاے جو اولاد چھترانی اور برہمن سے ہوئی اوسکا نام مورد ھاشکت
رکھا وہ اصل چھتری ہوا اور جو اولاد بیسانی اور برہمن سے ہوئی اوسکا نام
امشٹ ہوا وہ اصل بیس قرار پایا پیشہ چھتری کا تعلق موردھاشکت کے پیشہ

بیس کا تعلق اشٹ سے اس زمانہ مین پیشہ بیس کا کایستھی یعنی طبابت ہے کایستھ سے
مراد دریافت حال کایا یعنی بدن کا کرے اور علاج کرے اوسکو کایستھ کہتے ہین
غرض کہ بیس کایستھ ہین اور جو اولاد شودرانی اور بیس سے ہوئی اوسکا نام کرن ہوا
وہ اصل شودر ہے یہ کیفیت بیان ایلوم وبرت یوم میت اچھر ابین مفصل ہے
علاوہ تین برن کی زمانہ حال مین یعنی بارہ سو سال کا عرصہ ہوا زمانہ راجہ بلو کچہ مین
برن برہمنون مین بھی تصرف ہوا یعنی چند لقب بہ تلوک چندی قائم ہوے
غرض کہ کیفیت اصلی کسی مین نہ رہی اب اصلی چھتری مورد بھا بشنکت ہین جو نطفہ
برہمون سے ہین چنانچہ قوم بیس چھتری اپنے کو مورد بھا بشنکت کہتے ہین اسطرحکی
ولادت جسکی ہو وہ چھتری ہے مابقی پرانی نسل شنکر برن ہین علے ہذا کایستھ
بیس برن ہین اور کایستھی پیشہ ہے جسکو بید وطبیب کہتے ہین سابق مین
شودر حجام واہیر قرار دیے گئے تھے اب قوم کرن اصل سودر ہین اور سب
شنکر برن ہین کوئی برن ٹھیک نہ رہا لہذا ترمیم ہوے فقط وہ ترمیم بھی چلی
ہزارون اقوام پیدا ہو گئی وہی یودھی لوگ فقط سوال انسان کی کیا بزرگی ہے
جس سے اشرف المخلوق شمار کیا گیا جواب انضباط حواس خمسہ ونیت صالح
وزہد وعبادت وریاضت سے اشرف ہے معرفت جو جسطرحسے حاصل انسانی مین ہے
ایسی کسی دوسری خلقت مین نہین ہے حتے کہ انسان بزور عبادت فرشتون سے
سبقت لیگیا فی الحقیقت حضرت انسان ایسے ہی ہین ظاہر وباطن انکا بقول
مولانا رومی بیت ظاہرش را پشہ آرد بچرخ ٭ باطنش باشد مقام ہفت
چرخ ٭ غرض کہ حضرت انسان کی نسبت دانشمندون نے نیمہ فرشتہ نیمہ خر
کہا ہے حسب رباعی حضرت انسان طرفہ معجون نیست ٭ از فرشتہ سرشتہ وز حیوان ٭
چون کند میل این شود بدازین ٭ چون کند میل آن شود بہ ازان ٭ فقط سوال
پوتھیان سنسکرت کی جملہ تصنیف زمانہ سابق کی ہین کہ جنکی سنوات نہین
لکھی گئی یا کچھ تصنیف حال زمانہ ہزار یا نسو سال کی بھی ہین جواب جو پوتھیان

اہل ہند کی مذہبی ہین وے پوتھی تصنیف سے لی الآن ویسی ہی ہین کسی طرح کی
ترمیم و تحریف مثل بعض مذاہب کے نہین ہوئی مگر ان علم رسمی ہین یعنی نجوم و
کبتا کی جسکو نجوم و شاعری کہتے ہین انمین پوتھیان تالیف ہوئی ہین بیدیا راجہ
بکرما دت مین حالات راجگان و صفت راجگان مین رگھبنس و میگھ دوت وغیرہ
وغیرہ تصنیف ہوئے جسکو ستر کم دو ہزار سال ہوئے سمت ۱۲ بکرماجیت مین
بیدا صرف پوتھی علم بیدک کی تالیف ہوئی جسکو تین سو اٹھتیس ۳۳۸ برس ہوئے
مہورت چنتامنی ڈلور رائند پنڈت نیلکنٹھ نے اکبر شاہ کے وقت مین
تصنیف کی ہین رتن پوتھی جہانگیر عہد شاہ شجاع مین تالیف ہوئی جسکو
دو سو چھیالیس سال ہوئے نرسنگھ پنڈت کملاکر بھٹ نے
سمت ۱۶۸ مین تالیف کیا جسکو دو سو اکتالیس سال ہوئے دسا چنتامنی گرہ لاگھو
پنڈت گنیش دیوک نے سمت ۱۴۸ مین بنائی جسکو دو سو اکسٹھ سال ہوئے
سدھانت سرومن کا مرچ بینکا سمت ۱۶۴ مین بنایا گیا مہورت گنت ۱۷۴
بنائی گئی جسکو ایک سو اٹھاسی سال ہوئے شکھہ بودھ کا سمت ۱۷۶ مین بنی
جسکو عرصہ ایک سو ستر سٹھہ سال کا ہوا فقط سوال دنیا مین کون کون سے پیدا ہوئے
کون کون شخص پیدا ہوئے جنکی ولادت بے پدر و بے مادر ظاہری مشہور ہے
جواب مذہب ہندو مین ولادت مہاراجہ منو آدم ہند کی بے مادر و پدر و ولادت
ست روپا زوجہ منو کی ولادت بے مادر ہے ولادت راجہ جدہشٹر وغیرہ
پانڈوان راجگان دہلی بے پدر ہے اور مذہب عیسائی و دین محمدی مین ولادت
حضرت آدم بے مادر و پدر ولادت حوا بے مادر ولادت حضرت عیسیٰ بے پدر
اور مذہب یہود مین فقط ولادت آدم و حوا یہ مضمون صحف توریت مین
ولادت آدم و حوا بدستور ولادت نور سجر خان فرزند بلکہ النقوا کی بے پدر ہے فقط
سوال قرآن شریف جو کہ کتاب آسمانی دین محمدی کی ہے یہ کتاب بتقول اہل اسلام
بہیئت مجموعی نازل ہوئی یا کسطرح سے فقط جواب حضرت جبرئیل قرآن لیکے

مدت تیئن سال مین بدفعات نازل فرماتے رہے اور احکام اوامر و نواہی کے
اور تمثیلا قصص انبیا موافق واقعات کے گوش گذار سید ابرار کو فرماتے رہے
صحابہ کبار نے آیات کو مجتمع کر کے شیرازہ بند کیا اور رواج دیا ابتدا قاری
قرآن کے چار شخص تھے عبد اللہ بن مسعود ابی کعب معاذ بن جبل سالم بن اسلم
سوال دین محمدی مین ابتدا کس کس نے اقبال کیا اونکے کیا نام ہین جواب
بزرگون مین حضرت صدیق اکبر اور خوردون مین حضرت علی اور عورتون مین بی بی
خدیجۃ الکبری غلامون مین بلال یہہ چار شخص ابتدائے اقبال کنندگان دین اسلام
ہین سوال قرآن شریف مین سورتین اور رکوع اور سجود اور عشر کسقدر ہین
اور آیات کا شمار کیا ہے اور کسقدر انبیاؤن کا ذکر ہے اور سورتہای مکی و مدنی
کسقدر ہین اور کلمات و حروف کسقدر ہین اور ہر حرف پر کیا ثواب ہے اور ان سوالات کا
کیا جواب ہے جواب سورتین کلام الہی مین ایک سو چودہ ہین منجملہ اونکے
ہفتاد مکی ہین اور چوالیس مدنی ہین اور عشر اوسکی چھہ سو تیئیس ۶۲۳ ہین اور رکوع
پانسو چالیس اور آیات چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ اور کلمات چھہتر ہزار چار سو تیس
اور حروف تیئیس لاکھہ دو ہزار چھہ سو سترہ ہین اور ہر حرف پر دس نیکی کا
ثواب ہے اور سجدہ چودہ ہین اور پچیس نبی کی تعداد ثبت کا فرونکے ہے
اور پچیس اسم نبی اسلام کے یہہ ہین آدم نوح ابراہیم اسمعیل اسحاق یعقوب
یونس یوسف لوط صالح ہود الیسع شعیب داؤد سلیمان ذوالکفل
ادریس الیاس یحیی ذکریا ایوب موسی ہارون عیسی محمد فقط سوال
قرآن شریف مین کون آیت و سورہ افضل ہے جواب سورہ البقر اور
آیۃ الکرسی فضیلت رکھتی ہے فقط سوال مذہب اسلام مین جو مقرری امر ہین
اونمین ایک سی بیس ۱۲۰ تک سوال ہی مثلاً ایک کیا ہے دو کیا علی ہذا مذہب ہنود بھی جواب دیجیے
جواب اسلامیہ اللہ ایک کراماً کاتبین دو ۲ طلاق عورت فرض نماز ثبوت
ایام حیض تین ۳ اصحاب رسول اطراف و عنصر و کتاب الٰہی اور دست و پا چار ۴

وقت نماز پانچ شش جہت ہفت آسمان ہشت بہشت ہشت ہفتا
رجال الغیب نہہ محل محمد صاحب عاشورہ اعتکاف گیارہ برادر یوسف
و گیارہ فرزند لوطا بارہ فرزند یعقوب کے بارہ مہینے سال کے بارہ یوم وفات
محمد صاحب حرف بے نقط تیرہ ہین چودہ طبق و چودہ علم پندرہ حروف نقطہ دار
سولہ مہرہ چوسر سترہ کتاب فرائض نماز اٹھارہ فرزند موسیٰ اونیس حصہ حسن یوسف
اونیس دروازہ دوزخ بیس رکعتین تراویح کی بیس دروازہ بہشت جواب ہندیہ
برہمہ ایک ادوبیتہ اسوٹی کمار و مرد عورت دو گن تین رجو گن ستو گن تمو گن
انتحہ کرن چار پنچ تت گھٹ کرم سات ییپ آٹھہ جام یعنی پھر انھہ اتار نو گرہ
و نورات دشا برہماند دس دسا گیارہ اندری گیارہ رودر بارہ کلا سورج کی
بارہ بھو کھن تیرہ استری کسب کی چودہ رتن چود بھون پندرہ تتھہ مہینے کی
سولہ کلا سولہ سنگار سترہ تت سوجھم اٹھارہ پران و اسمرت پرمان سنکھیا
یعنی سما اونیس سن یعنی صفر تک ہیں بیس بھو جا بیس ادہین بیس بسوہ بیکھہ بیس موتی کی لڑی نقطہ
سوال فریمیشن کی کیفیت کسطرح پر ہے **جواب** یہ مقدمہ بہت مشکل تھا مگر فی زمانہ
روایت شاہزادہ روم جو اخبار اودہ نے طبع کیا ہے بیان کیا جاتا ہے روایت ہے
کہ جب شہر سلطنت روم فریمیشن کا کارخانہ جاری ہوا اسوقت سلطان کا
بھی جی چاہا لہذا پہلے جس شخص کو بھیجا اوسنے آکے کچھہ نکہا بادشاہ نے
وزیر کو بھیجا وزیر نے بھی چھپایا بادشاہ نے قتل کیا ولیعہد کو بھیجا اوسنے بھی
سکوت کیا بادشاہ مجبور ہو کر چپ ہو رہا غصہ مین آکر کے فریمیشن کے گھر کو
کھودوا کے سمندر مین ڈال دیا بعد تھوڑے دن کے شاہزادہ از خود حضور بادشاہ کی
حاضر ہو کے منظر ہوا کہ قبلہ عالم جو سبب میرے بیان کرنے مین مانع تھا
وہ اب نہین ہے یعنی وہ فریمیشن گھر مسمار ہو کے بے نشان ہو گیا لہذا اب بیان کرتا ہے
جو مین افشای راز کرتا تو وہ ہلاک کرتا اب شاہزادہ بیان کرتا ہے کہ اول
مجھکو ایک مکان مین لیجا کے غسل اچھی طرح پر دیا اور دوسری مکان مین پوشاک ... کی

پھنائی پہلی پوشاک اوتار ڈالی گئی جب مکان مین داخل ہوا تو وہان طرح طرح تکلف کی
سامان رکھے تھے اچھے اچھے باجے بج رہے تھے جنسے دل کو ترنم ترنم سے مزہ آتا تھا
مکان مین خوب روشنی کا سامان تھا جا بجا میز بچھے خوب صورتی سے ہر طرح کے رنگین
جام شراب رکھے تھے کسی مین شراب کسی مین شیر کسی مین شربت جب اس کمرہ مین
شاہزادہ آیا تو فرمیشنون نے شاہزادہ سے کہا تمھارا جو جی چاہے اسمین سے پیالہ
اوٹھا لو چنانچہ شاہزادہ نے پیالہ شیر کا اوٹھا لیا پانچوین مکان مین گیا وہان کوچ
بچھا تھا اوسپر ایک نعش مردہ آدمی کی دس گز کی لمبی لیٹی ہوئی تھی شاہزادہ کی
ہمراہی فرمیشن نے شاہزادہ کو کچھہ عمل بتایا کہ وہ کچھہ دانہ ماش پڑھہ کر اوس نعش پر مارے
جب شاہزادہ نے یہہ عمل کیا تب وہ نعش ایک مرتبہ حرکت مین آئی دوسری مرتبہ
پھر عمل پڑھا وہ نعش اوٹھہ بیٹھی تیسری مرتبہ عمل پڑھا اوس نعش نے ہاتھہ بڑھایا
اوسوقت فرمیشن نے کہا کہ وہ پیالہ دودھ کا حوالہ کرو شاہزادہ نے وہ پیالہ دے دیا
وہ لے کر سو رہا چھٹے کمرہ مین شاہزادہ گیا دیکھا کہ ایک نعش پہلی نعش سے بھی بڑی
نظر آئی جو کوچ پر لیٹی تھی اسکو بھی شاہزادہ نے مثل پہلی نعش کے جگایا جسوقت
یہہ نعش اوٹھہ بیٹھی اوسوقت فرمیشن نے پیالہ شراب کا مجھکو دیا یعنی شاہزادہ کو دیا
شاہزادہ نے اوس نعش کو دیا اوسنے لی لیا اور سو رہا اب ساتوان کمرہ نہایت تیرہ و تار تھا
بالکل اندھیرا وہان فرمیشنون نے شاہزادہ کو ایک شمعدان دیا اور کہا کہ اوس کو
لیکے اسکے اندر جاؤ شاہزادہ جرأت کر کے اندر گیا جاکے ایک دروازہ کے قریب پہونچا
اوس دروازہ سے تھوڑی دور آگے ٹھیک سامنے ایک طاق شاہزادہ کو نظر آیا
اوسمین کچھہ چیز نہایت روشن نظر پڑی اوس روشنی نے ایسا جذب کیا یعنی کھینچا
کہ شاہزادہ اوس روشنی تک کھنچ گیا جب شاہزادہ طاق تک پہونچا جسکا مشتاق تھا
اوسوقت ایک صورت نہایت سیاہ فام خوفناک تلوارین دونون ہاتھہ مین برہنہ شمشیر شاہزادہ کی
[illegible] پر سوار ہو کے کہا کہ مین تمھارا دوست ہون ہر طرح سے تسلی و تشفی کی اور تم مجھسے ڈرو نہین
نیام [illegible] نکل اسکے کندھے سے اوتر گئی شاہزادہ دروازہ کے پاس آ کے باہر نکل آیا جب بھی

ارادہ کھنے کا کرنا تو وہی صورت مستعد قتل پر ہوتی تھی یہ کیفیت مقام روم کی ہی فقط
سوال تحقیق سنا گیا کہ دخمہ یعنی مقابر شاہ گشتاسپ شاہ ایران و سام و نریمان
وغیرہ کی قنوج واقع ہندوستان مین ہی ہین اسکی کیا وجہ ہے کیا راجگان قنوج
بھی مذہب ساسانی رکھتے تھے یا آنکہ رسم دوستانہ تھا اسکا باعث کیا ہے فقط
جواب مقابر شاہان ایران ساسانی مذہب کا قنوج مین ہونا صحیح ہی ازروے
تواریخ کے کیفیت مفصل اسطرحپر ہے کہ مذہب ایرانیون کا اون دنون ساسانی تھا
اس مذہب مین بھی رواج دفن مردہ کی تھی چنانچہ جاماسپ کاہن نے اپنے علم سے
کیفیت آیندہ کی خبر دی کہ بعد چند مدت کے دین بھی آشکارا ہوگا زردشت اسکا
موجد ہوگا اور بہمن اسکا ممد و معاون ہوگا اور رواج دین بھی کریگا طریقہ دفن مردون کا
موقوف ہوگا اور گڑے مردے اوکھاڑے جائینگے اور جلاے جاینگے دریافت
اس حال سے ہر ایک نے دخمہ اپنا ہندوستان مین مقام قنوج بنایا اور احتیاطاً
ہر دخمہ پر کتبہ سنگی لکھکے لگا دیا اوس مین کھودنے والے دخمہ کی نسبت بہت
کچھہ صفت اور ممانعت نکھودنے دخمہ کی لکھی تھی اور واسطے پیشکش کے
کھودنے والیکی نودس من الماس سبھون نے رکھہ لیا تھا جب وہ زمانہ آیا اور بہمن نے
رواج دین کیا مقبرے کھودے گئے لاشین جلائی گئین جب بڑے مقابر کی
تلاش ہوئی خبر ملی کہ قنوج مین ہین بہمن سیستان ہوتا ہوا ہندوستان مین
ہو نکلے قنوج مین آیا دخمون کو دیکھا کتبہ پڑھے رحم کھایا تحفہ لیا چلا گیا **سوال**
سکندر مقدونیا کا کیا مذہب تھا اور کس روز وفات پائی **جواب** سکندر نے
بعد فتح دارا کے مذہب پارسی اختیار کیا بروز نوروز وفات پائی فقط **سوال**
تعمیر خانہ کعبہ کا زمانہ کسقدر ہوا یہ بیان تواریخی فقط **جواب** ازروے حساب کی
اس سنہ ۱۲۹۱ ہجری تک تین ہزار سات سو سال ہوے **سوال** طوفان نوح آدم کے
کسقدر عرصہ سے بعد واقع ہوا **جواب** بقولے دو ہزار چار سو تینتالیس سال کے بعد اور بقولی
دو ہزار تین سو پچھتر سال بعد آدم کے طوفان آیا فقط **سوال** طوفان نوح کو کسقدر

عرصہ ہوا اس ۱۲۹۱ہجری تک **جواب** ازروی تواریخ کی اس ۱۲۹۱ہجری تک چار ہزار نوسو اڑتالیس سال ہوے
سوال ہبوط آدم کا بہشت سی کس مقام پر ہوا ہی **جواب** ہبوط آدم مین بہت اختلاف ہی
ہر مذہب کا بیان مختلف ہی چنانچہ سریانیان کا قول ہی کہ قبل آدم صفی کی بہت
آدم ہو گئے ہین پہلا آدم یزد طوس تھا اور اونکی زوجہ کا نام آوان تھا اور حدیث
اہل اسلام سی ثابت ہی کہ پیش از آدم صفی بہت آدم ہو گئے ہین اور حضرت
موسیٰ کا قول یہ ہی کہ آدم و حوا باغ فرادیس یعنے زمین عدن مین بہشت سے اوترے
مورخین کو لفظ فرادیس پر گمان ہے لہذا یہ بیان ہی بعض کہتے ہین آسمان سوم
بعض کہتے ہین وسط ہوا مین بعض کا قول ہی کہ لبنان مین و بعض بیان کرتے ہین
کہ تاتار روس و دیار بکر و عراق و اناتولیا اور بہت لوگ سویڈن و امریکہ مین کہتے ہین
مگر حضرت موسیٰ کا قول نسبت نزول آدم کے نزدیک تحقیق ہے اور قرآن شریف سے
بھی ثابت ہوتا ہی جنات عدن تجری من تحتہا الانہار و بعض کہتے ہین کہ میان دجلہ و
فرات کے ہی اور نزد متاخرین زمین فرنگ پر ما بین ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ ۲۸ ثانیہ
و ربع جنوباً و میان ۱۵ درجہ ۵ دقیقہ شمالاً و ۲۵ درجہ غرباً و شرقاً اہل اسلام ہبوط آدم
کوہ رہو واقع سرندیپ و نزول حوا جدہ مین اور دونونکی ملاقات عرفات مین اور
نزول آدم کا بہشت سے بقول اہل اسلام روز جمعہ ہم محرم ہے دو ہزار بیانوے
سال قبل طوفان بقول مولوی محمد رفیع الدین دہلوی عمر آدم کی نوسو اٹھائیس سال کی تھی
غرضکہ نزول آدم کا بیان مختلف ہے اور طوفان نوح کا تمام عالم کی نسبت بھی غیر ثبوت
اول یہ کہ تعزیر واسطے گنہگار کے واجب ہی گنہگار آل قابیل تھی پس عدالت خداوندی
کب گوارا کرتی کہ بجرم آل قابیل کے تمام جہان سخط الٰہی مین مبتلا ہوتا دوسرے یہ کہ ذکر
طوفان کا کسی تاریخ پارس و ہند و ختا مین نہین ہی اور ایسے ذکر حادثہ اہم کا نہونا تعجبات
سے ہی تیسرے یہ کہ ایک شخص کی اولاد نے اتنے تھوڑے عرصہ مین تمام جہانکے خبر ہونکو
آباد کر دیا اور ابھی تک حد آبادی کا پتہ نہین ملا اور بلا جہاز کے جزایر مین کیونکر پہونچے
چوتھے یہ کہ اگر تمام جہانی اولاد نوحی ہوتی تو واجب تھا کہ ابتداے زبان جملہ جہانکی سریانی ہوتی

اور محدثین اسلام کا بیان ہی کہ یہ سخط الٰہی آل قابیل پر ولایات عرب و سام و مصر و ولایات فرنگ دعاد و پارس تھوڑا ہند سے نازل ہوا چنانچہ جناب سری کرشن مہاراج نے ہفت روز پیشتر طوفان سے سبکو خبر دی تھی یعنی فقط غرق دوارکا اور ٹھوس دیو ہند نے بھی اطلاع دی تھی لہذا وسنے کتب حکمت و ملت کو شہر سارونہ میں دفن کیا تھا بقول اہل اسلام چالیس روز دن رات بارش رہی فقط سوال ابتداے پیدایش عالم مین یہان مذاہب مختلف کا کس کسطرح پر ہے

جواب اول بیان فلاسفہ علماے ختا و ہند و یونان و ایران

یہ زمانہ جیسا کہ ہے ازلی و ابدی اور ادراک ہوتا ہے حرکت سے اوسکو زمانہ کہتے ہین اور اوسکے مجرد کو دہر کہتے ہین بیان برہمنان ہند عمر برہما کی سوسال تعداد ایک روز برہما کی ہزار چوجگی مدت چوجگی کی تینتالیس لاکھ بیس ہزار سال ہی تعداد ایک روز برہما کی تینتالیس ارب سال حساب صدرسی ہوتی ہی اور ایک سال کی پچیس کھرب بانوی ارب ہوی اس حساب سے سو برس کی پچیس نیل سال کی عمر برہما کی مقرر کی ہی اور برہما کی ایکدن کا کلپ نام ہے اس ایک کلپ مین چودہ منو یعنی آدم پیدا ہوے ہین چنانچہ اتبک عمر برہما میں پچاس سال گذرے ہین اکاون سال مین پہلا دن اور پہلا پہر ہے سات منو یعنی آدم اتبک گذر چکے ہیں آٹھوین کی اب اولاد ہے عمر منو کی ستر چوجگی ہی فقط بیان اہل ختا قیام دنیا کو ہزارون قرار دیتے ہین اور تعداد ہر دن کی دس ہزار سال شمسی قرار دی ہی اس حساب سے ایک کرور سال ہوے چنانچہ اتبک آٹھ ہزار آٹھ سو انسٹھ دورہ یعنی دن ہو چکے ہین دورہ شصتم یعنی ساٹھوین مین پہلے دن مین چھ ہزار سات سو ستائیس سال خلاصہ یہ کہ اتبک آٹھ ارب اسی کرور پچاس لاکھ تین ہزار سال گذر چکے ہین اب دورہ ساٹھوین مین چھ ہزار سات سو ستائیس سال گذرے ہیں بیان قدماے ایران اول رواج دین مہ ابادیک اسپار یعنی ایک ارب دوم دین ساسانیان یک شمار یعنی یک کرور سوم دین یاستانیان نو دسالام یعنی تین لاکھ چھ ہزار تیس سال اتبک ایک ارب یک کرور تیس لاکھ چھ ہزار تیس سال ہوے

قول مصریان کہ شروع آفرینش سے منطقۃ البروج معدل النہار تک
زوایاے قایمہ پر متقاطع ہوتا ہی سو سال مین یک دقیقہ مائل ہوتا ہے
جب دونون باہم ملجاتے ہین عالم معدوم ہوجاتا ہی چنانچہ پیش از طوفان نوح چار مرتبہ
منطقہ منطقہ سے منطبق ہوچکا ہی یعنی چار کرور چھیاسی لاکھہ سال گذرے
بیان حکماے بابل کا ہی کہ عمر عالم کی نو لاکھہ اسی ہزار سال ہے
تا روز طوفان نصف گذری تھی **بیان علماے دین محمدی** حدیث
مین ہی کہ کسینے پیغمبرؐ سے سوال کیا کہ پیش از آدم صفی کون تھا جواب دیا کہ آدم
سایل نے چند بار یہی سوال کیا جواب پایا کہ تیس ہزار مرتبہ کہا جائیگا **بیان بودھ**
وچین مذہب کا بیان کرتے ہین کہ زمانہ دو طریق پر ہی ایک اوسرپنی دوم اوت
سرپنی دونون کے چھہ حصہ کیے ہین جسکی تعداد لاانتہا ہے **اہل یورپ کا**
بیان پیدایش عالم کی پانچ ہزار سال خواہ سات ہزار سال ہے باستثناے اہل یورپ
کثرت زمانہ پر اور سب کی کثرت راے پر ہے فقط

بحث چہارم در ذکر فواید اشیا و تاثیرات ہواے ہر چار طرف

سوال ہر چار طرف کی ہوا کی تاثیر کیا ہے اور نام کیا ہی **جواب** چارون ہوا کے
نام یہ ہین شمال جنوب صبا دبور واضح ہو جانب مشرق کے راست وچپ
کرہ خاک و آتش کا ہی لہذا گرم و خشک ہی ہواے دبور اور جانب شمال
بوجہ ہونے راست چپ کرہ ہاے خاک و باد و کثرت آب بسبب نشیب سرد و خشک ہے
اور جانب جنوب بوجہ ہونے راست چپ کرہ ہاے آب و آتش کے گرم تر ہی
اور جانب مغرب بوجہ ہونے کرہ ہاے باد و آب کے سرد و تر ہے فقط تاثیر
شمال کی بوجہ کوہستان و نشیب کے و دوری آفتاب سرد و خشک ہی تاثیر اسکی
تقویت دماغ و بدن و صفاے رنگ و درستی حواس و غلبہ شہوت و زیادتی دریابا
فقط تاثیر جنوب گرم تر فایدہ سستی بدن و غلبہ نوم یعنی نیند گرانی گوش
و خیرگی چشم و سیاہی رنگ و کدورت حواس کمی شہوت و زیادتی توالد اناث

یہ ہوا خاصکر بارش لاتی ہی فقط تاثیر صبا معتدل ہی آغاز اس ہوا کا
نمود سفیدہ صبح سے ہی اور اختتام تا بلندی ایک نیزہ آفتاب اوس وقت
غلبہ نیند کا ہوتا ہی مریضونکو قوت صحت و آسایش طبیعت کو وہ چہرہ
صاف کرتی ہی تاثیر مین اس ہوا کی بہ نسبت گرمی کے تری زیادہ ہی تاثیر دبور
معتدل ہی گرمی و خشکی سے آغاز اس ہوا کا غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ رات تک
تاثیر اس ہوا کی بخلاف باد صبا کی ہی بیمارونکو نہایت تکلیف ہوتی ہے فقط
سوال سونا و چاندی و قلعی یعنی رانگہ کی تاثیر کیا ہی اور کس مرض کو مفید ہے
جواب سونے کی تاثیر گرم تر ہی درجہ دوم مین فائدہ فرحت دل و ترقی روشنی چشم
قوت مزاج دافع خفقان و رطوبات دہن مونھہ مین رکھنے سے مونھہ صاف
رہتا ہے بدبو نہین آتی فقط چاندی کی تاثیر معتدل ہی سردی و خشکی سے
دافع رطوبات منجمد و خفقان و اوا سیر و مقوی دل اور زخم قرحہ و خارش کلان کو
مفید ہے رانگہ ہرن کھری سرد و تر ہی درجۂ اول مین آماس معدہ
و خایہ و پستان اور مرض سرطان کو صحیح اسکا بہت مفید ہی اور خاصیت اسکی
پاس رکھنے سے احتلام نہین ہوتا اور اکثر آفات سے محافظت کرتا ہی اور جس
درخت میوہ دار پر باندھا جاوے المضاعف حاصلات میوہ ہوتی ہی یعنی میوہ
رایگان نہین ہوتا تانبا کی تاثیر گرم و خشک ہی بدرجہ دوم مرض پھلکا
یعنی نزول چشم و اجراے خون زخم و افزونی گوشت کو مفید ہی آہن کی تاثیر
خشک ہی بدرجہ چہارم پانی بجھایا ہوا آہن کا واسطے مرض طحال کی بہت مفید ہی
اور واسطے نکالنے جمی ہوئی ریم کہنہ کان انسان سے لہسون و سرکہ بہت مفید ہی
سرکہ مین لہسون ملا کے کان مین ڈالنے سے سبب ریم کہنہ منجمدہ نکل جاتا ہے
سیسا یعنی سرب کی تاثیر سرد و تر ہے درجۂ اول مین امراض خنازیر
و قروح کو مفید ہے اگر مریض بواسیر روغن گل و آب کشنیز کو سیسی یعنی
سرب کے ہاون مین خوب کھرل کرکے اوس پانی سے آبدست لیوے

تو بہت مفید ہی اور ورم خایہ کو بھی فائدہ کرتا ہے **سوال** خاصیت و فوائد
جواہرات کے کیا ہین **جواب الماس یعنی ہیرا** چھ طرح کا ہوتا ہے
ایک نہایت سفید شفاف اوسکو فرعونی کہتے ہین دوسرا زردی مائل اوسکو
تبتی کہتے ہین تیسرا مائل بہ کبودی اسکا نام سیمابی ہی اور لکھا ہی کہ سرخ و سیاہ بھی
ہوتا ہے حامل اسکا آسیب برق سے محفوظ رہتا ہی **مروارید یعنی موتی کی**
تاثیر گرم ہی درجہ اول مین و خشک ہی بدرجہ دوم دافع خفقان خوف وسوداوصافی خون دل و نافع براند
خون از حلقوم اور بصارت کو قوت دیتا ہی دافع برص و خون حیض کو بند کرتا ہی اور دانتونکو جلا دیتا ہی
تاثیر زبرجد یعنی زاوڈی مرض صرع یعنی مرگی کو پاس رکھنے سے بہت
فائدہ ہوتا ہی اگر سم خوردہ کو بقدر تین جو زبرجد گھسکر پلایا جاوے نہایت
مفید و حکم کسیر رکھتا ہی اور زبرجد مین اکثر نظر کرنے سے بصارت کو قوت
ہوتی ہی اور سانپ کی نظر اسپر نہین پڑتی اور خوف شیاطین سے حامل اسکا
محفوظ رہتا ہی **بلور کی تاثیر** دانتون کو حامل کے مستحکم کرتی ہی **مونگا یعنی**
مرجان کی تاثیر مونگا مع شاخ و بیخ خون کو بند کرتا ہی مقوی نگاہ دافع بستگی بول
و معین رطوبات مرض صرع ہے طحال بزرگ کو دفع کرتا ہی **صدف یعنی**
سیپ جس مین موتی پیدا ہوتا ہی تاثیر اسکی طفل خورد سال کو
برآمدگی دندان مین تکلیف نہین ہوتی استعمال اسکا وجع مفاصل و نقرس و زخمہای
چشم و مژہ افشانی چشم کو مفید ہے **سوال نقولات و میوہ جات مستعملہ**
روزمرہ کی کیا کیا فائدہ و تاثیر ہی جواب انگور گرم تر ہے
فربہی تن و دافع اخلاط بدن سریع الہضم و مشتہی و مبہی و مولد نطفہ بکثرت استعمال سے
مادہ جذامی ہوجاتا ہی شراب انگوری نہایت مفید ہے اسکی بھی کثرت رعشہ
و مرگ مفاجات پیدا کرتی ہی **خربزہ شیرین** گرم تر ہی مقوی مثانہ اور زود ہضم ہی
جلد اثر اسکا عروق پر پہونچ جاتا ہی اور جو خلط معدہ مین ہوے اوسکا
معین ہوجاتا ہے صحیح مزاج کو مفید ہی **تربوز** سرد تر ہی جسقدر شیرین ہو بہتر ہی

امراض حارہ کو بہت مفید ہی دیر ہضم ہی بعد غذا کے کھانا اسکا منع ہی **پیاز**
بدرجہ اول گرم بدرجہ سوم تر فائدہ دافع خفقان و خون فاسد و بواسیر و ناسور ناشتہ
یک ہفتہ استعمال اسکا نطفہ کو زیادہ کرتا ہی اور رنگ چہرہ کو سرخ و صاف کرتا ہی
نارجیل ہندی گرم تر ہی فائدہ ترقی نطفہ روغن اسکا بواسیر اور درد سرین
و پشت کو فائدہ دیتا ہی **خرما** گرم تر ہی فائدہ فربہی تن و سرخی بدن اور معدہ کو
قوت دیتا ہی اور اخلاط کو پاک کرتا ہی کثرت استعمال مین درد مثانہ پیدا ہوتا ہی اور دانت
ہلجاتے ہین فقط **تمر ہندی** درجہ اول مین خشک ہی درجہ دوم مین تر دافع صفرا
و تشنگی اور شکم کو نرم کرتی ہے **انجیر** گرم تر ہی مگر پختہ اور نیم خام سرد و خشک ہی
ہاضم غذا ہی تاثیر اسکی عجوبگی یہ ہی کہ جس درخت مین کیڑے نقصان کرنے ہون اس
درخت پر لکڑی انجیر کی پانی مین گھس کر وہ پانی چھڑک دے سب کیڑے مرجاوینگے
جوز بویا یعنی جایپھل گرم خشک ہی بدرجہ سوم قابض ہی امراض باردہ کو نفع دیتی ہے
بوے دہان کو خوش کرتا ہی سنگ مثانہ و گرفتگی بول کو مفید ہے **کشنیز یعنی
دھنیا** سرد و خشک ہی کثرت استعمال سے ضعف بصارت و سستی باہ و کمی
نطفہ تاثیر درخت کشنیز مع بیج کی جس عورتکو کہ دردزہ مین مبتلا ہو درخت کشنیز کو
عورت کی ران پر باندھ دے فوراً اولاد پیدا ہووے **انار شیرین** گرم تر ہے
اور انار ترش سرد و خشک دافع صفرا و مقوی جگر و جالیس خون ہی شیرین بہت مفید ہی
با استعمال اعتدال ترقی باہ مرض طحال کو مضر ہی فقط **بقولات** بین ترکاری ہر دل
درجہ اعلے مریض کو فائدہ مند ہے اور ساگ پالک کا مولد خون ہی بتھوا کا ساگ
گرم ہی اور سب ترکاریان رطوبات کو ترقی دیتی ہین اور ریاح کو پیدا کرتی ہین
سوال غلہ جات سے کیا کیا فائدے ہین جواب گندم و ماش و نخود
یہ تینون غلہ گرم تر ہین جملہ اشیا سے مفید تر ہین **جو** سرد و خشک گرم مزاجونکو
نہایت مفید ہے **ارہر** بقول حکماے یونانی گرم و خشک و بقول [illegible] سرد
و خشک ہی **مسور** سرد و خشک ہی خون سوداوی کو ترقی دیتا ہے اور معدہ کو خراب کرتی ہی

ضعف بصارت کرتی ہے مرض نقرس کو مفید ہی استعمال دوام مادۂ جذامی پیدا کرتا ہی
بیج کا مزاج سرد و خشک ہی بعد غذا کے تشنگی لاتا ہی سوال شبر کا کیا فائدہ
جواب گرم مزاجون کو دوام شام و بیگاہ اور مرطوب مزاجون کو گاہ گاہ اعلیٰ ہی
سید الطعام نام ہی استعمال عام ہی سوال گوشت طیور و حیوانات
حلالی مین کیا کیا فائدے ہین جواب در ابیات گوشت بکری کا
سرد ہی لاریب ٭ بھیڑ کا گوشت ہی سراسر عیب ٭ معتدل گوشت ہی وہ
بھیڑ کا ٭ اوس سے نقصان نہین ہے کچھہ اصلا ٭ سرد ہی اور غلیظ لحم شتر
گوشت بکری کے بچہ کا بہتر ٭ اور آہو برہ کے گوشت کو کھا ٭ لیکن اوسمین
تره و سرکہ ملا ٭ زود ہضم و سبک ہی وہ لاریب ٭ کھاوے اوسکو نہین ہے
اوسمین عیب ٭ گوشت خرگوش کا ہی خشک و گرم ٭ گو کہ ہوتا ہی وہ ملایم و
نرم ٭ چشم و سر کو نہ دیوے کچھہ نقصان ٭ اوس سے ہووے نہ آدمی کو زیان ٭
گوشت پاڑھے کا ہے غلیظ مگر ٭ گورخر ہی مگر قوی یکسر ٭ مرغیان اور تدرو اور
تیتر ٭ اور بھی کبک جو ہی خوش منظر ٭ گرم اور خشک لحم ہی انکا ٭ حق نے
نعمتین ہین کیسی پیدا ٭ ہین قوی دیر ہضم بھی بسیار ٭ یعنی ہین طایران آبی یار ٭
انکے پینا شراب کا ہے فلاح ٭ جسکے مذہب مین ہو شراب مباح ٭ گرم تر بچہ کبوتر کا
کوئی کھانا نہ اس سے بہتر ہی ٭ بادانگیز فاختہ کو جان ٭ اور کبوتر ہی اوس سے کیا
کم ہان ٭ چونکہ چڑیا چڑے کو کھاتا ہے ٭ لطف شہوت کا وہ اوٹھاتا ہے ٭
سوال زعفران کا کیا فائدہ جواب اول درجہ مین گرم دوم درجہ خشک
مفرح دل و دماغ و مولد نطفہ و مقوی باہ استعمال شمول دوا کے فائدہ مند ہی
سوال تخم کرفس یعنی کشمسے کے بیج کا کیا فائدہ ہے جواب گرم خشک ہی
مردونکو ترقی باہ عورتونکو خواہش مرد طلا اسکا مرض رعشہ کو بہت مفید ہی سوال
مشک کی تاثیر جواب مشک گرم و خشک ۔ بستگی بول کو فائدہ مند ہی
اور قوت دہ دل و دماغ ہے دافع خفقان اور سفیدی آنکھہ کو زایل کرتا ہی

بحث پنجم در ذکر قدیم راجگان ہندوستان و شاہان ایران و تطبیق ازمنہ ہر دو کسان پہ سوال

زمان قدیم مین راجگان ہندوستان و سلاطین ایران سے باہم بہت کچھہ معاملہ رہا تطبیق زمانہ راجگان و شاہان کی کسطرح ہے جواب مع مختصر بیان صورت ولایت کی ہو

جواب ہندوستان آٹھہ درجہ سے پینتیس ۳۵ درجہ اُتر عرض اور ۶۷ درجہ سے ۹۲ درجہ پورب تک طول چلا گیا ہے جانب دکھن سمدر اُتر ہمالہ پہاڑ پچھم دریاے سندھ کی پار کوہ سلیمان اور پورب میں پور کی جنگل و پہاڑ ونسے آگے بڑھکے برہما کا ملک لمبان کشمیر سے لیکر راس کماری تک جو بیت سندھ راہبشر کے بھی آگے دکھن مین ہی قریب ایک ہزار آٹھہ سو میل اور عرض ملک برہما سی راس منج تک جو کراچی بندر سے بھی آگے بڑھکر پچھم ہی جسکو وہانکے لوگ راس مقری کہتے ہین تخمیناً ۱۶۰۰ میل ہی وسعت اسکی کچھہ کم و بیش ۱۲۰۰۰۰۰ میل مربع ہی سرزمین ہندوستان مین حصون پر تقسیم ہی جو حصہ کہ ہمالہ کے پہاڑون مین ہی وہ اُترا کھنڈ کہلاتا ہی اور جو نربدا اور مہاندی کے دکھن ہے اسکو ملک دکھن کہتے ہین اور دونوںکے بیچ مین جو سرزمین ہی وہ خاص ہندوستان جسکو اریاورت یا مدھیم دیش کہتے ہین حصہ جنوبی ہندوستان کا جزیرہ نما ہی عہد اسلام مین بائیس صوبون پر تقسیم تھا اب عہد انگریزی مین تین حاطے مقرر ہین بنگال حاطہ مندراج حاطہ بمبئی حاطہ بنگال حاطے کے اندر ندی کرمناسا تک کی ضلعجات بنگالے کے لفٹننٹ گورنر کے تحت مین ہین اور جمنا تک کے علاقجات ملک مغربی کی لفٹننٹ گورنر کے تابع ہین جمنا کے پار اوتر لاہور والے لفٹننٹ گورنر کا اختیار ہی اور گنگا پار اودھ کے علاقجات وہانکے چیف کمشنر کے تعلق ہی منجملہ بائیس صوبے کی کابل و قندھار و غزنی حکومت انگریزی سے باہر ہین **ایران کا بیان** ۲۵ درجہ سے ۴۰ درجہ اوتر عرض اور ۴۴ درجہ سے ۶۵ درجہ پورب تک طول چلا گیا ہی اوتر اسکے روس اور توران اور بحر خضر ہی دکھن ایران کی کھاڑی یعنی دریاے عمان

پورب افغانستان پچھم الشیاء روم وسعت ٥٦٠٠٠٠ میل مربع ہی آمدنی
تین کرور روپیہ کی ہی یہ ملک بارہ صوبوں مین تقسیم ہی اول صوبہ آذربائیجان شہر بڑا اسمین
تبریز کردستان شہر کلان کرمانشاہ لورستان مین خرم آباد خوزستان مین دزفل
فارس مین شیراز عراق مین طہران اصفہان لارستان مین لار بڑا شہر ہے
مازندران مین سیار ہے نام شہر کرمان مین کرمان شہر گیلان مین رشد خراسان مین مشہد
استرآباد مین استرآباد شہر کلان ہی اور ہرمز و کرک وغیرہ کے جزیرہ جو ایران کے
کھاڑی مین ہین اسی حکومت مین شمار ہین دار السلطنت شہر طہران
٣٦ درجہ ٤٠ دقیقہ اتر عرض اور ٥ درجہ ٥٢ دقیقہ پورب طول مین ہی اصفہان
قدیم بیت السلطنت ہے وہانسے ڈھائی سو میل دریاے زندرود کی کنارے ہی
اور شیراز پانسو میل دکھن ہی شیراز تیس ٣٠ میل گوشہ شمال و مغرب اگلے زمانہ کا
پرانا دار السلطنت استخر جسکو انگریز پرسیپولس کہتے ہین اب تک نشان اگلی زمانہ کی موجود ہین

اب بقیت زمانہ راجگان و بادشاہان ہندوستان و ایران حسب بیان تاریخ تنقیح الاخبار

جواب بتفصیل کیومرث ہمعصر راجہ ہستی جسنے ہستناپور آباد کیا ہی طہمورس
ہمعصر راجہ دلیپ جمشید بعمر سہ صد سال ہمعصر راجہ جد ہشٹر و سہسر ارجن بن
جنمیجی جمشید بخوف بادشاہ ضحاک فراری ہوکے عہد راجہ سہسرابن مین بوضع سیاہیان بنگالہ مین آیا
چندے پوشیدہ رہا جب اسنے جانا کہ راز افشا ہوا اوسوقت براہ چین کی لی تشا راہ تین
بمقام کوہستان شمال مجران شاہ ضحاک نے خبر پاکے قتل کیا قدرت خدا انتقام
عبرت ہی کہ ایسا شاہ ذیجاہ بحالت تباہ بعمر سہ صد سالہ بمقام بیکسی مین جان بہ حق
تسلیم کرے ضحاک ہمعصر راجہ سرون فریدون ہمعصر راجہ بھیکھم پور و سلم ہمعصر
راجہ دھتوان ایرج بعہد وندیان مینوچہر بعہد راجہ بسرو اجیستی آراجہ کھیمی ولادا جمر
پانڈوان کو قتل کرکے آپ راجہ ہوا نودر بعہد راجہ انیگ دیو افراسیاب بہ عہد
پرتھیت زاب ہمعصر درمہہ درین گرشاسپ بعہد راجہ سودیال کیقباد ہمعصر راجہ
سورمل کیکاوس ہمعصر سن سبجے کیخسرو ہمعصر راجہ ہرباہ لہراسپ ہمعصر راجہ جچات

گشتاسپ ہمعصر سکندر کن بہمن ہمعصر راجہ مہابل دارا شاہ ہمعصر راجہ بیرسین
اس زمانہ مین سلطنت دہلی نہایت ضعف مین تھی اس وقت مین زمانہ رائیگان
ٹینا کا ترقی پر تھا چندر گنت وغیرہ حاکم تھے سوال سکندر شاہ مقدونیا کس سنہ
طوفان مین ہندوستان آیا اور کس راجہ سے معرکہ کیا جواب سکندر شاہ
۲۶۷۲ طوفان مین کہ اس ۱۸۶۸ عیسوی تک دو ہزار ایک سو پچپن سال ہوے
ہندوستان مین تا کنار دریای اٹک آیا دہین اٹک رہا آگے نہ بڑھا وہین پر
راجہ پور والی سندھ سے معرکہ کرتے غالب آیا بعد معرکہ کے راجہ کو پھر بحال کیا
اور قصد وسط ہندوستان سے فوج نے انکار کیا لہذا واپس گیا سوال
حکومت ملک برھما کی کیا کیفیت ہی جواب یہ ملک یعنی برھما ایشیا کی گوشہ جنوب
ومشرق مین ہندوستان کے پورب ۹ درجہ سے ۲۶ درجہ تک عرض اور ۹۲ درجہ سے
۱۰۴ درجہ تک طول چلا گیا ہی پچھم مین ہندوستان پورب مین کمبوج و چین اتر
چین دکھن مین سیام اور سمدر اور ملا کا وسعت اسکی ۱۹۴۰۰۰ میل مربع ہی دریا
بڑا ایراوتی ہی تبت کے پورب سے نکلکر ۱۸۰۰ میل بہ کر کے دھارا ہوکے سمدر مین
ملتا ہی اس ملک کا نام وہانکے لوگ مرنما کہتے ہین قدیم زمانہ مین اسکا نام مینی پور تھا
اوس زمانہ مین یہ ملک تحت حکومت والی ختا کے تھا حاکم ختا نے حکومت اس ملک کی
اپنے نواسے مسمے بیرباہن بن ارجن برادر راجہ جدھشٹر والی ہستناپور کو دی تھی سابق مین
چینیون اور ہندوں مین رسم شادی کی تھی غرض کہ اولاد راجہ بیرباہن کہ جسکا نام بہادری مین
ابتک ضرب المثل یادگار ہے تمام ولایت برھما مین قابض رہے وہانکے اکثر لوگ
اپنی کو اولاد بیرباہن قرار دیتے ہین پانسو برس پیشتر سنہ عیسوی سے ایک شخص نام
شاکمونی نبی پیغمبر ختا کی طرف سے یہان آکے مذہب بودھ جاری کیا جسکو اب انکے لوگ
شکیا مینی کہتے ہین انکا اصلی نام شاکی سنگھہ گوتم زاد و بعم انکی مینا یعنی مائلی ہر واقع سنہ مین ہے
انھون نے تمام دنیا مین اپنا مذہب جاری کیا تھا اکثر حکما آپ ہی کی پیرو ہوے ہین
بعدہ اوسی احاطہ ملک برھما سے کہ اولاد ایک جدا علاقہ کی ہین بدقعات باہم جنگ کرکے

ہو غالب آیا اوسنے حکومت کی چنانچہ کیفیت زمانہ قریب کی لکھی جاتی ہی کہ بعد خراب ہونے
پینی پور کے ملک برہما مین تین مقام تختگاہ مقرر ہوے یہ تینون مقام کنارے
دریاے ایراوتی کے واقع ہین ان تینون شہرون کے درمیان چند میل کا فاصلہ ہی
اول ۱۳۶۴ء عیسوی مین تختگاہ رتن پور قرار دی گئی عام نے بخلاف اسکے اسکا نام انگوا کہا
ہندوستانیون نے مخفف اوا کہا سے بعد ڈوفینگ نے اسکو آباد کیا اور بوجہ نزاع قوم
اپنی سے تختگاہ قرار دیا آبادی اسکی دو شہر چھوٹے چھوٹے ایک پینیا سرم دوسرا سگین
او جاڑ کر کے ہوے تین بادشاہ اس خاندان سے کے ہوے ۱۵۲۶ء تک بعدہ
دوسری قوم سیام نے حملہ کر کے اپنی نسل قائم کی ڈیڑھ سو برس نسل سیام کی
قائم رہی بعدہ تیسرے خاندان پیگو سے آکے حملہ آور ہوے ۱۶۰۱ء عیسوی تک
آخری بادشاہ بھورن نام نے وفات پائی وارث نالائق تھا سلطنت ٹکڑے ٹکڑے
ہوگئی بڑے بیٹے نے ہانکون تختگاہ قرار دی دوسرے لڑکے نے اوا تختگاہ قرار دیکر
تمام ملک پر متصرف ہوگیا ۱۷۵۲ء تک اس خاندان مین حکومت رہی بعدہ ۱۷۵۲ء مین
اولنگ بھورانی کہ جسکی نسل ابتک ہی حکمرانی کی ۱۷۸۳ عیسوی مین قوم ٹیلینس نے
ملک برہما پر حملہ کیا کل ملک پر باستثناء منسوبون کہ ایک ضلع ہی قابض ہوگئے
جب مقابلہ منسوبوسی ہوا اوسنے مار ہٹایا ۱۸۲۵ء عیسوی مین جبکہ والی برہما نے
انگریزون سے لڑائی کی تھی تب ملک دریاے ایراوتی یونان وچین وکوچین اور
سیام تک شاہ برہما کے قبضہ مین تھا ایک بڑا حصہ ملک آسام کا اور روے ضلع
ملک اراکان ٹینا سرم وغیرہ جو دریا کے کنارے ہین ملک برہما مین شامل تھے
جو ملک برہما سے چٹگانون اور برہمسر کی گھاٹی سے اتصال ہے یہی لڑائی انگریزی کا
باعث ہے ۱۸۵۳ء عیسوی مین شاہ منترگی نے شہر اوا کو چھوڑ کے امرپور آباد کیا
پانچ کوس کے فاصلہ پر چھتیس برس تک رہا ۱۸۱۹ء عیسوی مین نندگی اسکا پوتا جب
تخت نشین ہوا تو بمشورہ نجومیان کے پھر اوا کو دار السلطنت بنایا اسی سی انگریزون سے
لڑائی ہوئی بعد اسکے پونگ دکائی نے پھر بمشورت نجومیان امرپور تجویز کیا ۱۸۵۷ء تک

تختگاہ رہا شکستہ ابین اس بادشاہ نے بمشورت نجومیان منحون مقام یعنی اوا امرپور
ترک کرکے حسب ہدایت اپنے مرشد کے ابنی زاد بوم مسمے منڈالی کو تختگاہ قرار دیا
اسّی ہزار آدمیونکی آبادی ہے مکانات چوبی ہین جب بادشاہی مکانات مرمت ہوتی ہین
تب رعایا کو بھی ترمیم اپنے مکانات کی کرنا پڑتا ہی اب پورانی سلطنت یعنی پیگو اوا امرپور
ویران جنگل ہو گئے ہین مشرقی حصہ ملک برہما کا چٹگانو سے لیکر ملاکا تک انگریزی
قبضہ مین ہے ابین تین کمشنر رہتے ہین اراکان کا کمشنر آوا سے ۲۰۰ میل گوشہ
جنوب و مغرب اکیاب مین دوسرا کمشنر مولمین آوا سے ۴۰۰ میل گوشہ جنوب و
مشرق تیسرا کمشنر پیگو آوا سے ۳۰۰ میل دکھن ہے پیگو سے ۶۰ میل دکھن اراوتی
ندی کے داہنے کنارے پر رنگون کا بندر ہے فقط

سوال ہندوستان کی جمع تحصیل وصول اکبرشاہ کی کسقدر صوبجات مین تھی جواب
اول اودھ مین پانچ سرکار اکالیس محال تحصیل وصول ایسٹھ لاکھ تیس ہزار ۶۸۳ الہ آباد مین
سولہ سرکار دوسو اکسٹھ محال جمع ۹۴۹۵۳۰۰ روپیہ دہلی مین آٹھ سرکار
دوسو بائیس ۲۲۲ محال جمع ۱۲۰۵۰۰۰۰ روپیہ اجمیر مین نو سرکار
دوسو بیس محال جمع ۲۰۳۴۵۰۰۰ روپیہ ملتان مین چار سرکار
چھیانوے محال جمع ۶۶۴۰۰۰ روپیہ اوڑیسہ گیارہ سرکار
دوسو پچانوے محال جمع ۹۷۷۵۰۰۰ روپیہ لاہور مین پانچ سرکار
تین سو چوبیس ۳۲۴ محال جمع ۱۳۳۷۰۰۰۰ روپیہ ٹھٹھہ مین چار سرکار
چون ۵۴ محال جمع ۲۲۹۵۰۰۰ روپیہ آگرہ مین چودہ سرکار دوسو اڑسٹھ
محال جمع ۲۵۲۲۴۱۲۵ روپیہ بہار عرف پٹنا آٹھ سرکار
جمع ۸۵۵۵۰۰۰۰ روپیہ کابل ایک سرکار پینتیس ۳۵ محال جمع ۳۲۲۷۵۰۰۰ روپیہ
تلنگانہ مین دو سرکار جمع ۵۰۰۰۰۰ روپیہ قندھار ایک سرکار بارہ محال جمع ۷۵۴۵۰۰ روپیہ
اورنگ آباد دکھن نامعلوم اوجین گیارہ سرکار دوسو اکانوے محال جمع
۹۶۲۵۰۰ روپیہ برار ایلچپور تیرہ سرکار ایک سو اکانوے محال جمع ۵۸۳۲۵۰۰ روپیہ

حیدرآباد ستائیس سرکار جمع ... ۲۱۰۰ روپیہ احمدآباد گجرات نو سرکار ایکسو نوی
محال جمع ... ۱۳۳۹۵۰۰۰ روپیہ برہان پور خاندیس تین سرکار ایک سو تیس محال
جمع ... ۱۷۹۴۵۰۰ روپیہ کشمیر چھیالیس محال یک سرکار جمع ۲۵۱۵۰۳۵ روپیہ بھکر نا معلوم
سوال ہندوستان مین بشمار حاکمان انگریزی کسقدر آدمی ہونگے **جواب**
بنگال حاطبہ ...... ۴۴ آدمی اودھ ...... ۱۱ آدمی مدراس ...... ۴۳ آدمی
اضلاع مغربی ...... ۳۱ آدمی بمبئی ...... ۲۵ آدمی پنجاب ...... ۲۲ آدمی
صوبجات وسطی ... ۹ آدمی برہما ...... ۲۵ آدمی سیام ...... ۲۵ آدمی
متفرقات ... ۳۸۰۰ آدمی

بحث ششم در سوالات قواعد حساب دانی بآسانی و دیگر سوالات

سوال حسابات روزمرہ کے لگانے کے گر یعنی قاعدہ کس طرح سے ہے کہ جسمین بآسانی حساب معلوم ہوجاوے **جواب** **تفصیل حسابات**

حساب اگر کوئی دریافت کرے ایک سیر کی قیمت اسقدر ہے تو یکمن کی کسقدر ہوئی تو جوابدہ کو چاہیے کہ اوسی سیر کی قیمت کو ڈھائی گونا کرے جو حاصل ضرب ہووے وہی قیمت من کی ہوئی مثلاً فی آثار ۱۲ روپیہ فی من بحساب ڈھائی ۳۰ یہی قیمت من کی ہوئی **حساب** اگر کوئی دریافت کرے کہ اسقدر غلہ ماہانہ مقرر ہے ایکروز کا کیا ہوا جوابدہ کو چاہیے کہ جسقدر ماہانہ ہو اوسکا سوم حصہ اوسی ماہانہ کی رقم پر اینزاد کرے دونون ملکر جو رقم حاصل ہوا اوسیقدر سیر ہووے سیر ونکی من کرکے بتادیوے مثلاً ۱۰ ماہانہ سوم حصہ ۳⅓ جملہ دونونکا ۱۳⅓ سیر ہوے اسکے تین سیر ہوے **حساب** اگر کوئی دریافت کرے کہ اسقدر سالانہ غلہ ہے ایکروز کا کیا ہوا تو جوابدہ کو چاہیے کہ جسقدر سالانہ ہو اوسکی موافق آثار تصور کرے اوسکا نہم حصہ دریافت کرے اوسیقدر سیر ایک روز کے ہوے مثلاً ۹۰ سالانہ ۹۰ سیر ہوے نہم حصہ ۱۰ آثار ہووے یہی یومیہ ہوا **حساب** اگر کوئی دریافت کرے کہ اسقدر غلہ یومیہ ہے ماہانہ کیا ہوا تو جواب دہ اوس یومیہ غلہ کو پونا سے ضرب دے جو حاصل آوے

اوسیقدر من ہوے مثلاً ۲ ۱ اثار کا یومیہ ہے پونا سے ضرب دے تو بارہ ہوے
اس حاصل ضرب کو من تصور کرکے بارہ من بتا دیوے فقط حساب اگر دریافت کرے
کہ اسقدر یومیہ غلہ ہے ایک سال کا کیا ہوا تو جوابدہ اسکا قاعدہ نو کا سمجھکر اوس یومیہ کو نوسے ضرب دیوے
جو حاصل آوے اوسقدر من ہوئے مثلاً ۸ اثار یومیہ کو نوسے ضرب دی ۷۲ حاصل ضرب ہوئی اسیقدر من غلہ ہوے
حساب اگر کوئی سوال کرے کہ اسقدر سیر ہین انکے من کسقدر ہونگے تو جوابدہ اون سیرونکو
ہندسہ مین لکھے ایک صفر دور کردے یعنی منہا کردے جو کہ باقی رہے اوسکی
نصفی کرڈالے اوس نصفی کی پھر نصفی کرے اوسیقدر من ہوے مثلاً ۱۰۰۰ سیر ہین
یکصفر منہا باقی ۱۰۰ نصفی ۵۰ نصفی دوم ۲۵ پس ہزار سیر کے پچیس من ہوے
حساب اگر کوئی سوال کرے کہ اسقدر پنسیرے ہین اسکے من کسقدر ہوے
تو جوابدہ اول اون پنسیریونکو ہندسہ مین لکھے اوسمین سے ایک صفر دور کردے
باقی کو نصف کرڈالے اوس نصف کو اڑھائی سے ضرب دے حاصل ضرب من ہوے
مثلاً ۱۰۰ پنسیرے یکصفر منہا باقی ۱۰ نصف ۵ بضرب اڑھائی ۱۲ من ہوے
حساب اگر کوئی سوال کرے کہ اسقدر آنہ یومیہ ہے ماہانہ کیا ہوا تو جوابدہ
آنہ یومیہ کو دونا کرے اوسکو روپیہ تصور کرے اوسمین سے اوسیقدر آنہ نکالڈالے
باقی جو رہے وہی ماہانہ ہے مثلاً ۸ یومیہ دونا ۱۶ روپیہ ہوے ۱۶ یعنی ایکروپیہ
سولہ روپیہ سے نکالڈالے باقی پندرہ روپیہ ماہانہ ہوا حساب اگر دریافت کرنا
چاہے کہ اسقدر یومیہ نقدی ہے ایکسال کا کیا ہوا تو جوابدہ یومیہ کو نوسے ضرب دے حاصل ضرب کو اڑھائی سے
ضرب دے اسکا حاصل ضرب سالانہ ہوا مثلاً ۸ یومیہ نوسے ضرب ۷۲ ہوے ۷۲ کو اڑھائی سے
ضرب دے حاصل ضرب ایکسو اسی ۱۸۰ روپیہ سالانہ ہوے حساب اگر کوئی دریافت کرے
کہ فی تولہ اسقدر ہے ایک رتی کا کیا ہوا تو جوابدہ قیمت تولہ کو المضاعف کرے
جسقدر ہوا اوسکو انگریزی پائی آنونکی تصور کرے جسقدر پائی ہون اونکی آنہ کرکے
بتا دیوے مثلاً فی تولہ ۱۶ روپیہ دونا اسکا ۳۲ یہی بتیس ۳۲ پائی انگریزی ہوئی جسکی
۲ ۸ پائی قیمت ایک رتی کی ہوئی قاعدہ حساب اگر کوئی دریافت کرے

کہ فی تولہ اسقدر قیمت یک وزن چاول کی کسقدر ہے جوابدہ قیمت تولہ کی چہارم
حصہ کو پائی انگریزی تصور کرکے بتادیوے کہ اسقدر قیمت وزن یک چاول کی ہوئی
مثلاً ۱۸ روپیہ تولہ حصہ چہارم نیم یعنی ساڑھے چار پائی انگریزی قیمت ایک برنج کی
ہوئی **حساب** اگر کوئی سوال کرے کہ فی بیگھہ اسقدر لگان ہے ایک بسوہ کا کیا ہوا
تو جوابدہ کو چاہیے کہ لگان بیگھہ کو ساتھہ تعداد بسوہ کے ضرب دیوے حاصل ضرب
جو ہووے وہی قیمت بسوہ ہے مثلاً فی بیگھہ ڈیڑھ بسوہ حاصل ضرب تیس انک
ہوئے فی آنہ بیس انک از روے قاعدہ انتخاب کے ڈیڑھ آنہ ہوا فقط **ایضاً**
جسقدر بیگھہ کا لگان ہوا اوسیقدر فی بسوہ ٹکے تصور کرے اون ٹکونکو بسوہ سے
ضرب دے حاصل ضرب ٹکونکا بحساب فی روپیہ بیس ٹکا حسب قاعدہ کا نکہ جسقدر ہو
بتادیوے مثلاً فی بیگھہ تین روپیہ پانچ بسوہ کا کیا ہوا فی بسوہ تین ٹکے تصور کرے
پانچ سے ضرب دے ۱۵ ٹکے ہوئے فی روپیہ بیس ٹکے حسب قاعدہ ۱۵ ٹکے کے
۱۲ آنہ ہوئے **ایضاً** لگان بیگھہ کو تعداد بسوہ سے ضرب دے جو حاصل ضرب ہو
اونکو آنہ تصور کرے اوسمین سے پانچوان حصہ دور کردے باقی جسقدر آنہ رہجاوین
وہی قیمت بسوہ ہے مثلاً فی بیگھہ آٹھہ روپیہ پانچ بسوہ کا کیا ہوا حاصل ضرب
بیگھہ اور بسوہ چالیس ہوئے اسکو آنہ تصور کرکے پانچوین حصے کے آٹھہ ہوئے
چالیس مین سے آٹھہ دور کردے باقی رہے ۳۲ بتیس آنہ کے دو روپیہ ہوئے یہ
پانچ بسوہ کی عہ ہوئے **حساب** اگر کوئی وزن انبار غلہ کا کہ جو زمین پر پڑا ہو
بلا وزن دریافت کرنا چاہے تو کیا حساب ہے محاسب کو چاہیے کہ جو غلہ گندم
و ماش ہو تو اوسکی انبار کی محیط کو ہاتھون سے پیمایش کرلیوے جسقدر ہاتھہ
پیمایش کے ہوں اوسمین سے چھٹا حصہ نکال کے اوسکو دوچند کرے پھر
اوسکو دوچند کرے اوسیقدر من غلہ اوس انبار مین ہوگا مثلاً محیط انبار کا ۶۰ ہاتھہ
چھٹا حصہ ۱۰ کا دس ہاتھہ دس کا دسگونا ۱۰۰ اسکا چھہ گونا ۶۰۰ چھہ سو من غلہ ہوگا
جو زمین برابر پر ہوگا فقط **حساب دانستن وزن تربوز** پہلے خطوط تربوز کے

شمار کرکے اسّی سے ضرب دے حاصل ضرب دانہ برآمد ہونگے و النستن وانہ پوست
پہلے پہلو کو کنارے کے شمار کرکے چارسو چھیالیس سے ضرب دے حاصل ضرب
دانہ ہونگے فقط حساب دریافتن چونا بھٹھی اگر کوئی دریافت کرے کہ چونی
بھٹھی کا چونہ کسقدر ہے تو محاسب اول طول و عرض پیمایش کرکے ضرب دے
حاصل ضرب جو ہوا اوس سے حصہ چہارم منہا کرکے باقی جو رہے اوسکو ارتفاع سے
ضرب دے حاصل ضرب جو ہوا اوسکو فی درعہ مکسر گیارہ من پندرہ سیر چونہ جو مقررہ
امتحانی ہے اسکی رو سے جسقدر من ہو بتا دے مثلاً طول بھٹھی ۱۰ درعہ عرض ۱۰ درعہ
مکسر ۱۰ درعہ ہوا منہائی حصہ چہارم ۲۵ درعہ باقی ۷۵ درعہ فیدرعہ مقررہ امتحانی
۱۱ من ۱۵ آثار چونہ اس حساب سے ۸۵۳ من ۵ سیر ہوے حساب اگر کوئی سوال کرے
کہ تالاب کا پانی کسقدر وزن مین ہوگا تو محاسب اول طول عرض پیمایش کرکے
ضرب دے حاصل ضرب جو ہوا اوسکو عمق سے ضرب دے جو حاصل ضرب ہو
فی درعہ ۲۷ من کے حساب جوڑکے بتا دیوے کہ اسقدر وزن پانی تالاب کا ہے
مثلاً طول درعہ عرض درعہ مکسر ارتفاع درعہ فی درعہ ۲۷ من تین درعہ کا ۸۱ من ہوا
حساب دریافت وزن آب چاہ اول طول و عرض پیمایش کرکے ضرب دے
حاصل ضرب سے ششم حصہ حق درمنہا کرکے باقی جو رہی اوسکو عمق سے ضرب دے
جو حاصل ضرب ہوا اوسکو فیدرعہ ۲۶ من مقررہ امتحانی کی رو سے حساب کرکے بتا دیوے
مثلاً طول درعہ عرض درعہ مکسر منہا ششم حصہ حق در یعنی گولائی باقی ۲۰ عمق چاہ درعہ مکسر
فیدرعہ ۲۶ من اسکا ۵ ۶ من پانی ہوا
حساب و الستن وزن چوب مفصلہ ذیل از روے پیمایش مقررہ
چوب نیب فیدرعہ مکسر ۱۲ من ۳۴ سیر چوب انبہ فیدرعہ مکسر ۱۶ من چوب مردوانہ
۱۵ من چوب بیر فیدرعہ ۲۳ من ۸ سیر چوب ببل فیدرعہ ۱۰ من چوب ساگھو فیدرعہ
چوب شیشم ۲۲ من ۸ سیر منجملہ ان لکڑیوں کے جسکا سوال ہو حساب کرکے بتا دیوے
حساب وزن سنگ از روے پیمایش بقدر ماسے امتحان کیا

وزن سنگ مرمر فیدرعہ مکسر ۵ من سنگ سرخ فیدرعہ مکسر ۳۲ من سنگ موسی فیدرعہ ۶۰ من سنگ مریم فیدرعہ ۱۰۰ من سنگ یشب فیدرعہ ۱ من سنگ خارا کا وزن ٹھیک پہونچتا

سوالات امتحان مبتدیان

سوال ایک شخص بزاز نے ایک روز بیس گز پارچہ ایک روپیہ کا خرید کیا اور بیچا سولہ گز بیچا اور پھر ایک روپیہ کا بحساب سولہ گز کا خرید کیا اور بیس گز بیچا تو کیا فائدہ ہوا شخص جوابدہ ابتدا میں یہی کہتا ہے کچھ فائدہ نہوا برابر رہا مگر نہیں اوسکو پونے انہ فائدہ ہوا اسطرح پر ہے

حساب خرید و فروخت

حساب خرید و فروخت

فروخت

فائدہ

حساب مغالطہ یعنی دھوکھا

روایت ہے کہ دو نرہ فروش یعنی کپڑے بازار میں نیبو بیچتے تھے دونوں کے پاس تیس تیس نیبو تھے ایک کپڑا بضرورت کہیں جانے لگا دوسرے سے کہہ گیا کہ میرے نیبو بحساب فی فلوس دو دو بیچ رکھنا ایک خریدار آیا اوسنے دونوں ڈالیوں کے نیبو کی تعداد وقیمت کپڑے سے پوچھی اوسنے جواب دیا کہ اس ڈالی کے تین اوس ڈالی کے دو خریدار نے کہا کہ دونوں ڈالیوں میں ساٹھ نیبو ہیں ٹکے کے پانچ نیبو فیصلہ ہوئے اس حساب سے خریدار حریف نے بحساب بارہ بیچے ساٹھ کے بارہ ٹکے پیسا اوسکو دیکے

نیبو سب لیگیا جسوقت وہ کبڑہا آیا اوسوقت کبڑیے صاحب حساب کرنے لگے
دو ہرے کی جائداد کی بابت ساڑہے سات ٹکہ یعنی ۵ پیسے ہوے سو اوسکو حوالہ کیے
اب گھر کے حساب مین ایک پیسے کی کسر پڑی معلوم ہوا کہ حریف بڑے نیبو بحساب
چھوٹے نیبو کے حرافت سے لیگیا فقط

حساب خانہ شطرنج

اگر خانہ اول سے تا خانہ شصت و چہارم چاولون کو المضاعف کرتا جاوے اوسکی
کل جمع ازروے حساب کے چونتیس ۳۴ کھرب بارہ ارب تینتالیس کرور بیس لاکھ
چھتیس ہزار تین سو چھپن من دو سیر ۱۳ ماشہ ہوے اور کوڑیون کے حساب سے
سات پدم چونتیس نیل چورانوے کھرب آٹھ کرور ایک لاکھ چار ہزار دو سو چھپن روپیہ
ہوتے ہین فقط

سوالات متفرق

سوال آگ توپ کسنے اختراع کی جواب حسب تحقیقات اکبری الکھزار سات سو
برس ہوئے کہ چینیون نے اختراع کی فقط سوال لیلی و مجنون کس بادشاہ کے
زمانہ مین اور کس سنہ محمدی مین تھے جواب لیلی مجنون زمانہ شاہ ہشام بن عبدالملک
مین سنہ ہجری محمدی مین تھے سوال سیمرغ جو رستم کا اوستاد تھا یہہ قسم طیور سے تھا
یا کیا تہا جواب سیمرغ نام جگہ کا ہے و سردہ [illegible] تھا سکونت اوسکی گوشہ تنہائی
کوہ قاف مین تھی وہ انسان تھا سوال ماہ نخشب مشہور ہے یہہ کس زمانہ مین
کسنے ظاہر کیا جواب یہہ ماہ سنہ ۱۲۹ ہجری محمدی مین بترکیب عطا بن مقنع کی ظاہر ہوا
سوال مومیائی کیا چیز ہے وجہ تسمیہ کیا ہے جواب ملک ایران مین ایک قریہ ہے
اوسکا نام بائی ہے یہہ نیچے پہاڑ کے واقع ہے اس موضع مین پہاڑ سے موم ٹپکتا ہے
اور جمع ہوتا ہے یہانسے یعنی بائی سے سب کہین جاتا ہے لہذا موم بائی مشہور ہے
یہہ کافی ہے سوال غرق خطہ یونان کی کیا کیفیت ہے بروے تواریخ جواب کل خطہ
یونان قائم مگر کیفیت یہہ ہوئی کہ حکماے یونان بزور دانشمندی مطیع سکندر شاہ مقدونیا کی

نہ تھے لہذا اسکندر رومی نہایت عاجز ہوکر انکی ہلاکت مین ارسطو سے مصلحت چاہی
یہ تدبیر حکیم ارسطو کے سکندر رومی نے دارالریاست یونان کو کہ نشیب مین تھی سمندر سے
نہر لا کے دارالریاست حکما کو غرق کر دیا انکار فان حکما ہوا سوال دنیا مین
کون چار آگ ہین جمیع حیمین سے ایک آگ تو کھاتی پیتی ہے اور سیر نہین ہوتی اور
دوسری آگ کھاتی ہے پیتی نہین اور تیسری آگ پیتی ہے کھاتی نہین چوتھی
نہ کھاتی ہے نہ پیتی جواب جو آگ کھاتی ہے پیتی نہین وہ آگ دنیا کی ہے جس سے
سب کام ہوتے ہین جو آگ پیتی ہی کھاتی نہین وہ آگ آفتاب کی ہے اور جو آگ کھاتی پیتی ہے
وہ جملہ انسان وحیوان کے بدن کے اندر جو کھانا ہضم کرتی ہے اور جو آگ نہ کھاتی
نہ پیتی ہے وہ آگ چاندکی ہے فقط سوال وہ کون شخص ہے جو سر کٹواتا ہی
اور قبر مین سوتا ہے جب پانی پیتا ہے تب چلتا ہے اوسکی چال و ملاش سے
ایک جہان کی حالات دریافت ہوتے ہین نہ مردہ ہے نہ زندہ ہے جس قبر سے
نکلتا ہے بعد فراغت کام کے اوسی قبر مین سو رہتا ہے لوگ اوسکا مونہہ کالا کرتے ہین
وہ نیک نیت لوگونکے دل کا حال روشن کرنیوالا ہے پچھلے حال بتانے والا ہے
جواب وہ قلم مشکین رقم ہے سوال قیام نطفہ کا رحم عورت مین اور ترتیب ہونا
صورت انسانی کا حکما نے کس طرح سے بیان کیا ہے جواب جسوقت مادہ جانبین
عورت و مرد کا باہم مخلوط ہو کے رحم عورت مین جاتا ہے مثل پنیر کے بستہ ہوجاتا ہی
دو ہفتہ تک رحم مین چرخ کھایا کرتا ہے تیسرے ہفتہ مین پارہ گوشت کا بنجاتا ہے
ازبس نازک ہوتا ہے اسکے چار حصہ ہوجاتے ہین یعنی دل و دماغ و شکم و بست و پا پیا ہین
روز مین کامل پتلا بنجاتا ہے اگر مادہ عورت کا غالب ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہی جو مادہ
مرد کا غالب ہوا تو لڑکا پیدا ہوتا ہے بعض حکما کا قول ہے کہ رحم عورات مین
تین سوراخ ہوتے ہین اگر مادہ جانبین کا ملکر نطفہ مرد کا قوت و رہو کے جانب راست مین
پڑا تو لڑکا بہادر پیدا ہوگا اگر نطفہ قوت و رعورت کا ہے تو لڑکا زنانہ وار ہوگا
خوفناک و محجوب اگر مادہ مرد کا غالب خانہ چپ مین پڑا تو لڑکی مردانہ وار ہوگی اگر

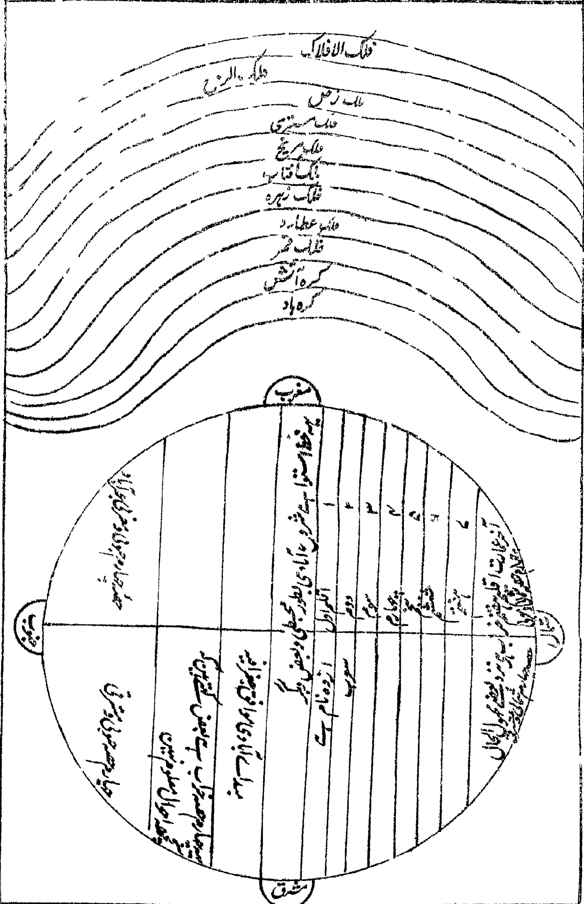
مادہ عورت کا غالب ہے تو لڑکی بہت باحیا و شرمگین پیدا ہوگی اگر شاذ و نادر بادہ عجائب شمس کی
اوس تیسرے خانہ وسطی میں جو بہت چھوٹا و باریک دونون سے ہوتا ہے
پڑ گیا تو اوس خانہ سے خنثی پیدا ہوتا ہے جسمین علامات مردی و زنی دونون
موجود ہوتی ہیں فقط سوال نقشہ جات روے زمین اہل یونان و اہل ہند
و اہل یورپ نے کسطرح پر لکھے ہین جواب جو نقشہ جنبودیپ کا اہل ہند نے
لکھا تھا فی زمانہ اوسکی حدود کا پتہ و ٹھکانا حکما ے حال کو نہیں ملتا اور نہ روایات انکی
قریب القیاس حکما ے حال ہین اور بیان حکما ے قدیم یونانیان کا بھی علی ہذا
لیکن بیان قدما کا لکھنا واجب ہے کس واسطے کہ بلا ثبوت کامل کسیکے بیان کو
بالکل تردید کرنا عقل عدالت پسند پسند نہیں کرتی یا سوا اسکے حکما حال کے ہنوز تلاش
و تحقیقات مین مصروف ہین کیا کیا ملک برآمد ہوتے جاتے ہین شاید اسی تلاش مین بیانات
خلاف قیاس اہل ہند بھی پیدا ہوجاوین تو شرمندگی ہو لہذا مختصر لکھا جاتا ہے
بتصریح مع نقشہ کے بیان اہل ہند کا ہے کہ آبادی کل انسان و حیوان وغیرہ کی ایک سے ...
اہل ہند ہر درجہ آسمانی کو بمقابل چودہ جوجن کے قرار دیتے ہین اس حساب سے
باون درجہ کے سات سو اٹھائیس جوجن ہوے فی جوجن چار کوس اسکے دو ہزار
نو سو بارہ کوس ہوے جسکے کچھ کم چار ہزار میل انگریزی ہوے ہر چہار حدود آبادی کی
چار شہر قرار دیے ہین جنکی چار دیواری طلا کی خشت یعنی سونے کی اینٹ سے بنی ہے
پورب کی حد کی شہر کا نام جمکوٹ ہے پچھم مین روملک دکھن مین لنکا اوتر مین سد پور
علی ہذا حکما ے یونان بھی حد طول عالم کنگ دز یعنی جمکوٹ جسکی چار دیواری
زرین خشت کی ہے لکھتے ہین نشان نہین ملے ابتک ان چارون شہر مین ۹۰ درجہ کے
در درمیان مین ایک سونے کا پہاڑ ہے تا حد قطب شمالی چارون شہر پر دائرہ معدل النہار
یعنی بہومی مدہی بھگوت برت وہ دائرہ سمت الراس ہر چہار شہر کے گذرتا ہے آفتاب
تمام سال مین دو مرتبہ سمت الراس پر آتا ہے رات دن برابر ہوتا ہے نہایت بلندی کا
آفتاب ۹۰ درجہ دکھن لنکا سے روملک مین پچھم آتا ہے وہان سے اوتر سد پور

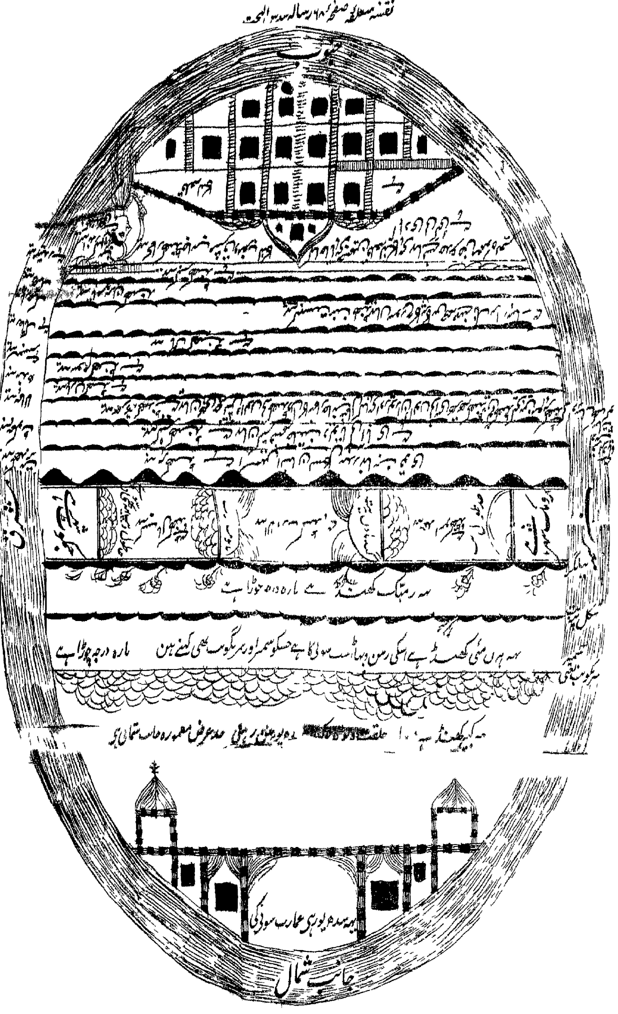
سدھ پور سے جمکوٹ وہانسے پھر لنکا جب جمکوٹ مین نصف روز کا وقت ہوتا ہی
لنکا مین طلوع ہوتا ہے اور سدھ پور مین غروب اور رومک مین آدھی رات
جب لنکا مین دو پہر گذرتے ہین رومک مین طلوع ہوتا ہے اور جمکوٹ مین غروب
اور سدھ پور مین آدھی رات جب رومک نصف روز ہوتا ہے سدھ پور مین
طلوع لنکا مین غروب جمکوٹ مین نیم شب جب نصف النہار سدھ پور مین ہوتا ہی
جمکوٹ مین طلوع رومک مین غروب اور لنکا مین آدھی رات غرض کہ ان چارون
شہر مین باہم تفاوت پندرہ گھڑی یعنی چھ گھنٹہ کا رہتا ہے لنکا کے اوتر
تین پہاڑ ہین ہمالا و ہمکوٹ ونکھد یہ تینون پہاڑ پورب سے پچھم سمندر کی
حد تک چلے گئے ہین سدھ پور مین بھی تین پہاڑ ہین سرنگونت و سنکل و
نیل اور ایک پہاڑ درمیان جمکوٹ و حد قطب شمالی کی ہے مالونت نام متصل
نکھد کے اور ایک پہاڑ درمیان رومک و حد قطب تک اوسکا نام گندھ مادن
اسکے دونون سرے دو پہاڑونسے ملے ہین اہل ہند اس مقام پر بہت نادرات
بیان کرتے ہین بہشت آسا غرض کہ اب تفصیل کھنڈون کی یہہ ہے لنکا سے
ہمالا تک اس مابین کو بھرت کھنڈ کہتے ہین ہمالا سے ہمکوٹ کے بیچ کو کنتر
کھنڈ بارہ درجہ چوڑا ہی مابین ہمکوٹ ونکھد کے ہر کھنڈ ہے غرض ۱۲ درجہ مابین
سرنگونت و سدھ پور کے کر کھنڈ چوڑائی ۲۵ درجہ مابین سرنگونت یعنی سمیر
و سنکل کی ہرن مئی کھنڈ یعنی زمین طلائی بارہ درجہ چوڑا مابین سنکل و نیل کی رمیاک
کھنڈ ہے ۱۲ درجہ عرض ہے درمیان جمکوٹ و مالونت کے بھدراسو کھنڈ ہے
۲۷ درجہ چوڑا مابین رومک و گندھ مادن کے کیت مال کھنڈ ۲۷ درجہ چوڑا ہے
جو زمین درمیان چار پہاڑو نکے ہے یعنی مالونت و گندھ مادن ونکھد و نیل کے
اوسکو الاورت کھنڈ کہتے ہین ہر چار سمت متصل چارون شہر کے چار پہاڑ ہین
جمکوٹ مین مرنام پہاڑ ہے لنکا مین سکند بریت رومک مین نیل سدھ پور مین
سمیار سو یہہ چارون پہاڑ اٹھارہ ہزار جوجن سطح زمین سے بلند ہین اہل ہند نے

درجۂ آسمانی کو بمقابلہ چودہ جوجن زمینی قرار دیا ہے لنکا سے ہمالا تک ۴۵ درجہ
آباد ہے ۴۹ غیر آباد ہین چار بوجہ شدت برف کم آباد بحساب جوجن ۴۲۵ درجہ کے
سات سو اٹھائیس جوجن ہوے اب دوسری تقسیم موجب پران کی بھرت کھنڈ مین
تھی نو حصہ تقسیم کیے گئے ہین جو حصہ خاص بھرت کھنڈ کا ہے اوسمین پچاس دیس تقسیم ہو
تفصیل ہر ایک کھنڈ یعنی حصۂ بھرت کھنڈ کی اس بھرت کھنڈ مین سات پہاڑ
اور بھی لکھتے ہین مشرق مغرب تک یہہ پچھلے پہاڑون سے بہت چھوٹے ہین
اونکا نام یہہ ہین مہندر سکل ملی رچھک پارجاتر شنیج بندھ
میان لنکا و مہندر کے اندر کھنڈ درمیان مہندر و سوکل کو کیر کھنڈ ہے میان سوکل
و ملی تامر برن میان و رچھک ملی کے گبہست منت درمیان رچھک پارجاتر کی
لفظ گبہستمنت بمعنے روشن
ناگ کھنڈ ہے درمیان پارجاتر و شنیج کے سوم کھنڈ ہے میان شنیج
و بندھ کے بارن کھنڈ ہے حد آبادی کے پورب و پچھم کے حصہ مین کمار کھنڈ ہے
نوان حصہ خاص بھارت کھنڈ ہے جسکی تقسیم پچاس دیس پر ہے



نقشه روی زمین حسب بیان یونانیان وغیره

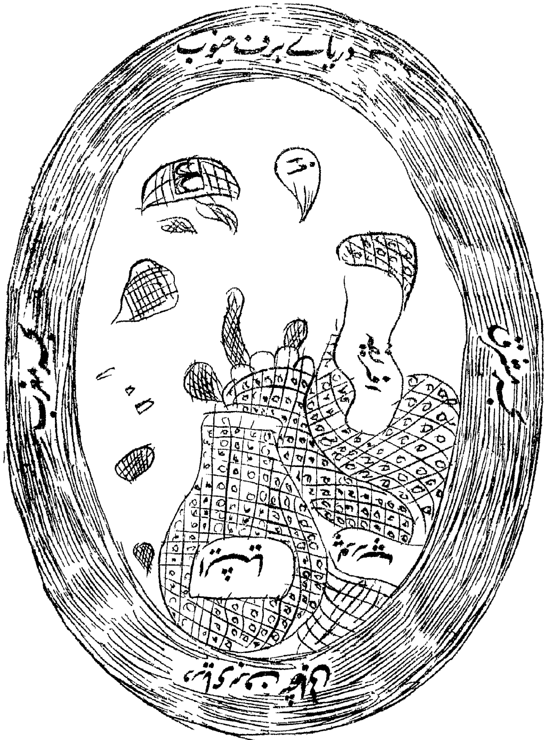




نقشہ متعلقہ صفحہ ۶۸ رسالہ سدھ البحث
جنوب
یہہ ہرن مئی کھنڈ ہے اسکی زمین وہاں سب سونے کا ہے جسکو سمیر اور سمیر گوسب بھی کہتے ہیں
یہہ سدھ پوری عمارت سونے کی
جانب شمال
یہہ مرکھنڈ ہے اسمیں انسان بستا ہے نہایت قوی
یہہ گنیہ کھنڈ ہے یہان اکثر قسم خلقت دیوتا کی آبادی ہے
یہہ بارن کھنڈ ہے
یہہ سوم کھنڈ ہے
یہہ گبہست منت کھنڈ یہاں سورج کا پرکاس چھہ مہینے تک رہتا ہے
یہہ نامبرن کھنڈ
یہہ کسیر کھنڈ ہے
یہہ کمار کھنڈ جانب مشرق و مغرب لنکا
قلعہ لنکا

نقشہ روے زمین مرتبہ ہندسان یورپ

اس نقشہ کا رواج عام ہے لہذا حلقہ کھینچ کر کچھ علامت تقسیم لکھ دی گئی



سوال مردمان زمانہ حال کا یہہ قول ہے کہ روز بروز ہر امر کی ترقی ہوتی جاتی ہے اور
سابقین کا قول ہے کہ روز بروز کمتر ہوتا جاتا ہے پس کون قول صحیح ہی جواب
دونون قول صحیح ہین ان معنون سے کہ خالق برحق نے ہر ایک کی فروغ مفسدیم کو
ہر وقت مختلف پر منحصر رکھا ہے ہر شخص اپنے اپنے وقت پر ثمرہ نیک و بد کا حاصل کرتا ہے
چنانچہ ابتدا ئی زمانہ ہندوستانیان کا کیسا کیسا ترقی پر ہوئے ہوے کمال کو پہونچا
سر کمال راز والے اب کل یوم ہوا بتر علی ہذا زمانۂ یونانیان و اسلامیان کا بھی کمال کو
پہونچکر اب زوال پر ہے ان سب صاحبونکا قول ہے کہ اب روز بروز تنزل ہی صحیح ہی
اور حکماے حال کہ جنکا زمانہ زمانہ سابق مین بہت خراب تھا یعنی خرفی عادات انسانی
تھی اب یوماً فیوماً ترقی پر ہے فی الحقیقت انکا بھی کلام صحیح ہی سو اسواسطے کہ اب
زمانہ حال کے لوگونکا بیان ہے کہ ہم لوگ بہ نسبت تربیت اندھون و بہرون و گونگونکو
تربیت مین معلمان ماسبق سے سبقت لیگئے ہین اگلے لوگ دل کو اوسی طرف
رجوع کرتے تھے کہ جسمین ترقی ملک و مال کی ہوا و راندھون و بہرون و گونگونکو بجز
پرورش لنگر خانہ کی اور کوئی تدبیر نہ سوجھی کہ یہہ بھی زندگی کا لطف اوٹھانے کا لایق ہین
چنانچہ خانہ مین ماسوائے تاریکی چشم تاریک دل یعنی بداطوار ہوجاتے ہین اور یہہ خیال
کسی ماسبق نے نفرمایا کہ اگر یہہ لوگ قوت روحانی و جسمانی سے صحیح و سالم ہین
اگر عقل ایک رستہ سے نہین جاسکتی تو دوسرے رستہ سے اوسکا تلاش ہوسکتا ہے
اسواسطے کہ بغیر انکھون کے حافظہ سے بھی ویسا ہی کام ہوسکتا ہے اور لامسہ بھی
بخوبی مدد دے سکتا ہے پس ان مصیبت زدون پر تاسف نکرنا بعید از اخلاق
و تہذیب ہے اور علم سے اونکو بے بہرہ رکھنا اور اونکی زندگی خراب کرنا کون انصاف ہی
ورنہ یہہ لوگ علم حساب مین اچھی مہارت پا سکتے ہین کسواسطے کہ اس علم و علم شاعری مین
واسطے فکر کے انکھیں بند کرنا واجب ہوتی ہین لہذا ان علمونکو بخوبی حاصل کرسکتے ہین
اسپر مثالین بہت ہین چنانچہ ایک شخص میلریح نامے مہندس دنکو مکان کی کھڑکیان
بند کرکے واسطے فکر و غور کے بیٹھتا تھا اور مسمی ڈیبوکرٹس مہندس نی نہایت عقلی کی

یعنی واسطے غور و فکر کے اپنی آنکھین نکلوا ڈالین اور بہت سی روایت اندھونکی مثل روپیہ پرکھہ لینے کے قوت سامعہ مدد دیتی ہے یعنی آواز سے نیک و بد پہچان لیتا ہے علی ہذا بذریعہ قوت لامسہ اکثر اندھے رنگ فرد گنجیفہ کا بہ لمس انگلیون کی بتا سکتے ہین مسمی سانڈرسن جو لڑکپن کا اندھا تھا اوسنے بزور قوت حافظہ یونانی زبان مین لیاقت کامل حاصل کی علم حساب کو خوب سمجھتا تھا اشکال پیچدار اقلیدس کی اوسکے دل مین جمے رہتے تھے بذریعہ قوت لامسہ اوسنے واسطے دریافت اشکال کے چند تختیان جو بجاے نقطون کے تھین تھوڑی تھوڑی فاصلہ پر رکھہ لیتا تھا اور چند میخین گاڑ کر اونمین تاگا باندھ کر اشکال اقلیدس کی بتاتا تھا اور مسمی اپلر مہندس نے بعد نابینا ہونے کے کئی کتابین تصنیف کین اور مسمی مونر نے خلقت کے بیان مین نابینائی مین کتاب تصنیف کی شاعرونکو بھی نابینائی سے بہت فائدہ فکر و غور کا ہوتا ہے لہذا نابینا لوگ مشہور بینا شاعر ہوتے ہین چنانچہ ہند مین سورداس اسیطرح سے دانشمند مثل اوس درخت کے ہے کہ جو دوسرے کے سایہ کی وجہ سے بڑھ نہین سکتا تو وہ دوسری جانب سے اپنا پھیلاو کرتا ہے علی ہذا اندھونکا اگر ایک رستہ بند ہے تو دوسرا رستہ بھی نکل سکتا ہے غرضکہ ایسے ایسے امر نو ایجاد ہوتے جاتے ہین تا ترقی کامل یہہ بھی اپنے کمال پر مثل سابقین کے ہو جاوینگے اور یہ لوگ اپر اعتراض کرینگے قدرت خدا ہے ہر ایک کا زمانہ ہے فقط

سوال یہہ مرکب دخانی نو ایجاد اہل یورپ یعنی ریل اس ۱۸۶۸ء تک کسقدر زمین پر جاری ہے فقط جواب ازروے گزٹ آف انڈیا نمبر ۲۴ مرقومہ ۱۹ جون ۱۸۶۸ء اسطرح پر ہے ایسٹ انڈیا ریلوی ۰۰۵ امیل جاری ہے ایسٹرن بنگال ۸۵ امیل جاری ہے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے ۲۴ ۵ میل جاری ہے پنجاب دہلی ریلوے پانسو چون میل انگریزی سندھ ریلوے ۶.۱ امیل کلکتہ موسہ ایسٹرن اسٹیٹ ریلوی ۸ ۳ میل راجپوتانہ اسٹیٹ ریلوے ۲ ۷ امیل ہولکر اسٹیٹ ریلوے ۶ ۳ میل مدراس ریلوے ۷ ۵ ۸ میل گرنٹ آف انڈیا مین پنشولا ریلوے

۱۴۴۴ میل یعنی مروده ایسٹ گریٹ سنٹرل انڈیا ۴۴۴ میل ۱۸۷۵ع تک چهه سو نوے میل جاری

خاتمهٔ کتاب بفضله یهه رساله مسمی به **سدس البحث** مؤلفه بنده راده‌ی لال ولد موہن لال ساکن قصبه موہان ضلع اوناو ۱۸۷۵ع عیسوی سمت ۱۹۳۲ ہندی ۱۲۹۲ محمدی مین اختتام کو پہونچا خدمت مین ناظرین باتمکین سے عرض گذار ہے کہ اگر سہو وخطا که لازمهٔ انسانیت ہے سرزد ہوئی ہو بنظر اصلاح ترمیم فرماوین واگر ناپسند ہو تو بھی میری مشقت وجانفشانی پر لحاظ فرماکی زبان کو بیان لعن وطعن سے دہان مین بند رکھین فقط

خاتمة الطبع

شکر بے پایان اوس خداوند دوجہان کا که جسنے انسان ضعیف البنیان کو کیا سو جیسه بوجه تجلی عقل کی عطا کی که جسکے ذریعه سے صد ہا عقدے مالاینحل نکات علوم کو بناخن فکر کھولتا ہے اور مطلب اصلی کو پہونچتا ہے اوسی کی تائید وامداد سے ان دنون رساله نافع جسکا **سدس البحث** ہے جسمین چهه قسم کی بحث ہے علم ریاضی اور علم ہیئت کے عمده عمده مسائل اور جغرافیه الکشور بلاد کا اور مباحث سوالاتی ملل ونحل ہر قسم کے اور فوائد تقسیم وزن وجواہر وتابغیرات غله جات ومنقولات وتاریخی حالات راجگان ہندوستان وشاہان ایران وسوالات حسابی نادر نادر که جو عند الامتحان بہت کارآمد ہین اور اسی مجموعه کے ساتهه نقشه روی زمین موافق مجوزهٔ حکماے یونان وایضاً نقشه روے زمین مرتبه مہندسان یورپ جسکو ماہر فن ریاضی وجغرافیه بڑے فن تاریخ کے واقف منشی **رادھے لال صاحب** باشندهٔ موہان متعلقه لکھنو نے خوب ترتیب دیا جوکه یه رساله متعلمین کو بہت نفع بخش تھا دیدنے لائق ہے۔ اور تعلیم کے قابل لہذا ببذل ہمت علیه سحاب کرم جناب منشی **نولکشور** صاحب دام اقباله مطبع نامی مقام لکھنو مین بماه اپریل ۱۸۷۸ع مطابق ماه ربیع الآخر ۱۲۹۵ ہجری حلیهٔ طبع سے آراسته ہوا خداوند کریم مرغوب عالم فرماوے بمنه وکرمه

قطعه تاریخ طبع از منشی چھوٹو لال صاحب مترجم جنتری

شش جہت مین ہوا شہره اوسکا	چھپکے نکلی جو یہان سدس البحث	کہی تاریخ خدا حافظ نے	چھپی مشہور جہان سدس البحث
			۱۲۹۴ھ